بھگود گیتا
اصلی صورت میں
از
کرشن کرپہ مورتی
اے۔ سی بھگتی ویدانت سوامی پربھوپاد
بانی آچاریہ بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور

اس کتاب کے مضمون کے پڑھنے والوں کو بین الاقوامی سوسائٹی
برائے کرشن شعور کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے کہ وہ دنیا میں
اسکان کے مندرجہ ذیل کسی بھی سینٹر پر رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔
(ان سینٹروں کی فہرست کتاب کے پیچھے شائع کی گئی ہے) یا خط و
کتابت کے ذریعے ان سینٹروں کے سیکریٹری سے رابطہ کریں۔

بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور
3764 واٹسکا ایونیو
لاس انجلیس، کیلیفونیا 90034، یو.ایس.اے

بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور
پی.او. بکس 262، بوٹنی، این.ایس.ڈبلیو 2019
آسٹریلیا

بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور
پی.او. بکس 56003، چیسٹورتھ، 4030
ساؤتھ. افریقہ

بھگود گیتا اصلی صورت میں اردو، انگریزی، عربی، بنگالی، چینی،
ڈینش، فینش، ڈچ، ہنگیرین، فرنچ، جرمن، گجراتی، ہندی،
اٹالین، جاپنیز، پوٹوگیز، پولش، رشین، اسپینش، سوڈیش
اور دیگر 29 زبانوں میں شائع کی گئی ہے۔

معنون

نام

شریٖلہ بلدیَو وِدّیا بھُوشن

جنھوں نے ویدانت فلسفہ پر

گووند بھاشیہ نام کی شرح

بہت عمدہ طور سے پیش کی۔

فہرست

(بھگتی میں کرم کرنا)

اس مادی دنیا میں ہر انسان کو کسی نہ کسی طرح کے کرم میں لگنا پڑتا ہے لیکن یہی کرم اسے اس دنیا میں باندھتے یا مکت کراتے ہیں۔ نشکام بھاؤ (بے لوث ارادہ) سے پرمیشور کی خوشی کے لئے کرم کرنے سے انسان کرم کے اصولوں سے چھوٹ سکتا ہے۔ اور اسطرح آتما اور برہم کے بارے میں روحانی گیان حاصل کرسکتا ہے۔

شاشوت سمبندھ (دائمی تعلق) رکھتے ہیں۔ شدھ بھگتی کو جگا کر انسان شری کرشن کے پرم دھام کو واپس جاتے ہیں۔

طریقہ بھگتی یوگ ہے۔ اس عظیم راہ پر چلنے والوں میں روحانی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

171

ادھیائے تیرھواں
پرکرتی پرم پرش وویک یوگ
(پرکرتی پرش اور چیتنہ)

جو انسان جسم، آتما اور ان سے بھی دور پرماتما کے بھید کو سمجھ لیتا ہے، اسے اس مادی سنسار میں مکتی حاصل ہوتی ہے۔

180

ادھیائے چودھواں
ترگن وبھاگ یوگ
(مادی پرکرتی کی تری گنی مایہ)

سارے جاندار پرکرتی کے تین گنوں کے زیر اثر ہیں-- یہ ستوگن، رجوگن اور تموگن ہیں۔ بھگوان کرشن بتاتے ہیں کہ یہ گن کیا ہیں؟ یہ ہم پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟ کوئی ان کو کیسے پار کر سکتا ہے؟ اور دیویہ پد (روحانی راہ) کو حاصل شدہ انسان کی کون کون سی خوبیاں ہیں۔

187

ادھیائے پندرھواں
پرشوتم یوگ
(پرم پرش کا یوگ)

ویدک گیان کا آخری مقصد اپنے آپ کو مادی دنیا کے جال سے الگ کرنا اور شری کرشن کو بھگوان ماننا ہے۔ جو شری کرشن کے پرم روپ کو سمجھ لیتا ہے، وہ انکی شرن

لے کر انکی بھگتی میں لگ جاتا ہے۔

193

ادھیائے سولھواں

دیو اسر سنپدی وبھاگ یوگا

(دیوی اور اسوری سبھاؤ)

شاستروں کے اصولوں پر عمل نہ کر کے من مانی کرتے ہوئے زندگی گذارنے والے اور اسوری گنوں والے انسان ادھم یونیوں (نچلے درجے کے اجسام) کو حاصل کرتے ہیں اور آگے بھی بھوبندھن (مادی سرگرمیوں) میں پڑتے ہیں۔ لیکن دیوی گنوں میں ملبوس اور شاستروں کو سہارا مان کر اصولوں سے زندگی گذارنے والے لوگ روحانی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

199

ادھیائے سترھواں

شردھا تریوی وبھاگ یوگ

(شردھا کے تین بھید)

مادی پرکرتی کے تین گنوں میں سے تین طرح کی شردھا پیدا ہوتی ہیں۔ رجو گن اور تمو گن میں شردھا کے ساتھ کئے گئے کرم سے عارضی پھل حاصل ہوتے ہیں، جب کہ شاستروں کے ذریعے ستوگن میں رہ کر مکمل دل کو شدھ کراتے ہیں یہ بھگوان شری کرشن کے لئے شدھ شردھا اور بھگتی پیدا کرنے والا ہے۔

ادھیائے اٹھارواں

207

موکش سنیاس یوگ

(سنیاس کی سدھی)

کرشن ویراگیہ کا مطلب انسانی شعور اور کرم پر پرکرتی کے گنوں کا اثر سمجھتے ہیں۔ وہ

دیباچہ

اَوْمْ اَجْنَانَہ۔ تِمر اَندَھسیَہ جْنَانانْجَنَہ۔ شَلَاکَیَہ
چَکشُرْ اُنمِیلِتَم یینَہ تَسمَئی شری۔ گُروے نَمَح

میں جہالت کے گہرے اندھیرے میں پیدا ہوا اور میرے روحانی گرو نے گیان کی روشنی سے میری آنکھیں کھولیں۔ میں ان کو عقیدت و احترام کے ساتھ نمسکار پیش کرتا ہوں۔

بھگود گیتا سنسکرت زبان کے دو الفاظوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی بھگود گیتا۔ بھگود کے معنی ہیں "بھگوان" اور لفظ گیتا کے معنی "کا گیت"۔

بھگود گیتا جو کہ اٹھارہ ادھیائیوں (CHAPTER) پر مشتمل ہے اور ہر ادھیائے مختلف تعداد کے شلوکوں (TEXT) پر مشتمل ہے اور یوں پوری بھگود گیتا میں کل سات سو شلوک درج ہیں۔

بھگود گیتا ایک نہایت ہی اعلیٰ ترین روحانی کتاب ہے کیونکہ یہ براہ راست بغیر کسی واسطے کے بھگوان اور اس کے بندے کے درمیان یعنی شری کرشن اور ارجن کے درمیان ہم کلامی پر مشتمل ہے۔ بھگود گیتا کی یہ بڑی خوبی ہے کہ اس میں بھگوان نے براہ راست اپنے بھگت سے مخاطب ہو کر اسے گیان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔

بھگود گیتا انسان کو مایوسی، کاہلی، بزدلی اور احساس کمتری جیسے تنزلی کے پہلوؤں سے نجات دلا کر امنگوں اور جوش و ولولے سے سرشار کر دیتی ہے۔ بھگود گیتا وہ روشنی ہے جو جہالت کے اندھیروں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ بھگود گیتا کا ایک ایک لفظ بھگوان کے مقدس ہونٹوں سے نکلا ہوا امرت ہے اور بھگود گیتا ایسی بہتی ہوئی امرت دھارہ ہے جو مہاپاپی انسان کے پاپوں کو بھی اپنی پوترتا سے دھو دیتی ہے۔ ارجن جیسا عظیم یودھا بھی جب مایوسی اور ممتا کے ہاتھوں شکست پذیر ہوا تو یہی بھگود گیتا کے علم کی طاقت تھی جس نے اسے مہابھارت کا فاتح جنگ بنا کر بہادری اور شجاعت

کا ابدی نمونہ بنادیا۔

اس شریمد بھگود گیتا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لوگ با آسانی بھگود گیتا کے صحیح پیغام کو سمجھ سکیں، خاص کر ہمارا نوجوان طبقہ!

بہت عرصے سے اردو میں کسی ایسی بھگود گیتا کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو بھگود گیتا کی صحیح ترجمانی کرسکتی ہو۔ بھگود گیتا ہمارے لئے اس کائنات میں بھگوان کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔ یہ وہ تحفہ ہے جو بھگوان کا اپنے بھگتوں سے پریم کے رشتے کو ظاہر کرتا ہے۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ ابھی تک ہم لوگوں سے بھگود گیتا کی افادیت پوشیدہ رہی ہے۔ اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نام نہاد پنڈتوں اور پرچاریکوں نے بھگود گیتا کو اپنے ذاتی یا گروہی نظریات کو پھیلانے کا ذریعہ بنایا ہے اور بھگود گیتا کو ان لوگوں نے اپنے اپنے ذہنی یا گروہی نظریات کے تحت ہی لوگوں کو سمجھایا ہے۔ ان نام نہاد پنڈتوں، پرچاریکوں اور مہنتوں کی اکثریت نے بھگود گیتا کی اصل روح یعنی شری کرشن کی حیثیت و مرتبے کو نہایت غلط طریقے پر پیش کیا ہے اور زیادہ تر ان لوگوں نے بھگوان شری کرشن کی حقیقی حیثیت کے متعلق لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔

لہٰذا ان ہی لوگوں کی وجہ سے عام لوگوں کے ذہنوں میں بھگود گیتا کے فلسفے کے متعلق کئی طرح کی غلط فہمیاں اور الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔

بھگود گیتا ایک نہایت اعلیٰ ترین اور مکمل فلسفۂ زندگی کا نام ہے، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے سماج کے کئی نام نہاد پنڈتوں اور گوروں نے اس عظیم کتاب کو محض رسمی کتاب یا پیسہ کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

ہم لوگوں کے لئے کتنے دکھ کی بات ہے کہ ہم ہر بات سوچے سمجھے بغیر بھگود گیتا سے منسوب کردیتے ہیں اور کئی من گھڑت سنی سنائی باتوں کو گیتا کے نام پر لوگوں کے ذہنوں پر تھوپ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اکثر یہ دیکھا ہوگا کہ ایک پنڈت گیتا کے متعلق کچھ کہتا ہے تو دوسرا پنڈت کچھ، لہٰذا یوں ہمارا آج کا نوجوان بھگود گیتا کے گیان کے سلسلے میں شدید الجھن کا شکار ہے۔

بھگود گیتا کی بنیادی تعلیمات کا مقصد شری کرشن کی بھگتی کرنا ہے۔ دیگر لفظوں میں بھگود گیتا کا حقیقی مقصد ہی شری کرشن کی اعلیٰ ترین ہستی کو تسلیم کرنا

ہے۔ کیونکہ بھگود گیتا کے خالق ہی شری کرشن ہیں۔ یہ بات بار بار بھگود گیتا میں دہرائی گئی ہے۔(9.34)

مَنْ۔ مَنا بھو مَدْ۔ بھکتو مَدْ۔ یاجی مام نمسکرُو

مام اَیو ئیشیسی یُکتوئیوَم آتمانم مَتْ۔ پرایَنَہ

''اپنے من کو ہمیشہ میری سوچ میں لگاؤ، میرے بھگت بنو، میری پوجا کرو اور مجھے نمسکار پیش کرو۔ اس طرح مجھ میں پورے طور پر دھیان لگاتے ہوئے تم یقیناً مجھے پاؤ گے''۔

بھگود گیتا کو کیسے سمجھنا چاہئے یہ ایک بنیادی سوال ہے اور اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں بھگود گیتا ایسے سمجھنی ہے جیسے کہ ارجن نے سمجھی۔ یعنی ارجن نے گیتا کو ویسے ہی سمجھا جیسے کہ شری کرشن نے ان کو سمجھایا۔ دیگر لفظوں میں ارجن نے بھگوان شری کرشن کی ذات مقدس پر بغیر کسی شک و شبے کے جو کچھ بھگوان نے کہا ارجن نے اسے جوں کا توں قبول کرلیا یا یوں کہئے کہ ارجن کا شری کرشن کے گیان پر پکا اعتماد تھا اور اسی اعتماد اور وشواس نے ارجن کو مہابھارت کی جنگ میں نہایت منفرد اور ابدی مقام بخشا۔

بد قسمتی سے ابھی تک ہم لوگوں کی اکثریت بھگود گیتا کے گیان کے متعلق اندھیرے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھگود گیتا جیسی عظیم کتاب ہونے کے باوجود ہم لوگوں نے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا، کیونکہ بھگود گیتا کے گیان پر ہم میں سے کئی لوگوں کا نہایت کمزور وشواس ہے اور اس کمزور وشواس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے حقیقی طور پر بھگود گیتا کی اہمیت کو جانا ہی نہیں ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ کوئی برہمن کل میں ہی پیدا ہو کر بھگود گیتا کو پڑھ سکتا ہے؛ جیسے ہم بہت سے لوگوں کو بھگود گیتا پڑھنے کا کہتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ یہ تو برہمنوں کا کام ہے، لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ منوشیہ جیون کا مطلب ہے بھگود گیتا کے ذریعے مکتی کو پراپت کرنا ہیں۔ جیون بسر کرنے کے لئے اور اپنے بچوں کی پرورش کے لئے تو جانور بھی محنت کرتے ہیں اور اپنا پریوار بھی بناتے ہیں تو ہم بھی وہی کر رہے ہیں۔ پھر ہم میں اور جانوروں میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ ہم انسان ہے اور ہمیں بھگوان نے عقل دی ہے کہ ہم جیون کے لکش کو سمجھ کر بھگوان کی شرن لیں۔ چوراسی لاکھ

یونیوں کے بعد ہمیں یہ منوشیہ جیون ملتا ہے، لیکن ہم اس منوشیہ جیون کو جانوروں کی طرح دنیا کے کاموں میں لگاکر آخرت کے لئے ہمیں جو کرنا ہے اس کو بھول جاتے ہیں اور ہم اس فریب میں رہتے ہیں کہ یہ میرا ہے، یہ میرا گھر ہے، یہ میرا پریوار ہے، یہ میرا بچہ ہے، یہ میری بیوی ہے، یہ میری ماں، بہن، اور یہ میرا پیتا ہے اور سارا جیون اس فریب میں کھو دیتے ہیں، کیونکہ انسان اس دنیاوی رنگینیوں میں اتنا الجھ جاتا ہے کہ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اسے یہ سب دنیاوی چیزیں چھوڑ کر ایک دن اکیلے جانا ہے۔ پاپی سے پاپی شخص بھی بھگوان کی شرن لیتا ہے تو بھگوان اسکے سارے پاپ معاف کردیتے ہیں اور اپنی شرن میں لے لیتے ہیں۔ جیسے گیتا میں بتایا ہے، "تم سب کرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آجاؤ میں تمیں سب پاپوں سے مکت کردونگا، ڈرو مت"۔ جیسے شریمد بھگود پران سے اجامل کی مثال لے سکتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹے نارائن کو پکار رہا تھا، لیکن نارائن نام کی وجہ سے بھگوان نے اسکو مکتی دی، کیونکہ اسکے بیٹے کا نام نارائن تھا اور بھگوان کا ایک نام نارائن بھی ہے۔ بھگوان کے بہت سے نام ہیں، لیکن کوئی بھی نام کو یاد کرکے مکتی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کلی یوگ میں شری چیتنیہ مہاپربھو نے بتایا کہ

ہرہرنام، ہرہرنام، ہرہرنام ایوکیولم
کلوناستیوناستیوناستیوگتھی انیتھا۔

"بھگوان کا نام لے لو، بھگوان کا نام لے لو، بھگوان کا نام لے لو، بھگوان کے نام کے سوا اس کلیوگ میں پاپ سے بچنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے، کوئی راستہ نہیں ہے اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں"۔

بولئے اور خوش ہوجائیں

ہرے کرشن ہرے کرشن، کرشن کرشن ہرے ہرے
ہرے رام ہرے رام، رام رام ہرے ہرے

تعارف

اَوم اَجنانَہ۔ تِمر اَندھسیَہ جناناننجنَہ۔ شلاکیَہ
چکشُر اُنمیلتم ییَنہ تسمئی شری۔ گُروے نمح

شری۔ چئیتنیَہ۔ منو۔ بھشتمْ ستھاپتم ییَنہ بھُو۔ تلے
سویَم رُوپح کدا مہیَمْ دداتی سوہ۔ پداَنتِکمْ

میں جہالت کے گہرے اندھیرے میں پیدا ہوا اور میرے روحانی گرو نے گیان کی روشنی سے میری آنکھیں کھولیں۔ میں ان کو عقیدت و احترام کے ساتھ نمسکار پیش کرتا ہوں۔

شریلہ روپ گوسوامی پربھوپاد کب مجھے اپنے کنول چرنوں میں پناہ دیں گے جنہوں نے اس مادی دنیا میں شری چیتنیہ مہاپربھو کی تمنا پوری کرنے کے لئے تحریک قائم کی ہے؟

وندے، ہم۔ شری گُروح شری۔ یُتہ۔ پدہ۔ کملم شری۔ گُرون وَیشنوامش چہ
شری۔ رُوپم ساگرجاتم سہہ۔ گنّہ۔ رگھناتھانوِتم تم سہ۔ جیوم
سادوئیتم ساودھتم پرِجنہ۔ سہتم کرشنَہ۔ چئیتنیہ۔ دیوم
شری رادھا کرشنَہ۔ پادان سہہ۔ گنّہ۔ للِتا۔ شری۔ وشاکھانوِتامش چہ

میں اپنے روحانی گرو کے کنول چرنوں میں اور تمام ویشنوؤں کے چرنوں میں احترام کے ساتھ نمسکار پیش کرتا ہوں۔ میں شریلہ روپ گوسوامی کے ساتھ ان کے بڑے بھائی سناتن گوسوامی کے کنول چرنوں میں اور اس کے ساتھ ساتھ رگھوناتھ داس، رگھوناتھ بھٹ، گوپال بھٹ اور شریلہ جیو گوسوامی کے کنول چرنوں میں بھی احترام سے نمسکار پیش کرتا ہوں۔ میں شری کرشن چیتنیہ مہاپربھوح، نیتیہ نندا پربھو، ادوئیتہ آچاریہ، گدادھار، شری واس اور دوسرے ساتھیوں کو نمسکار پیش کرتا ہوں۔ میں شریمتی رادھارانی، شری کرشن اور ان کے ساتھیوں شری للیتا اور وشاکھا کی سیوا میں بھی نمسکار پیش کرتا ہوں۔

ہے کرشنَہ کرُنا۔ سندھو دینَہ۔ بندھو جگت۔ پتے
گوپیشہ گوپکا۔ کانتہ رادھا کانتہ نمو، ستُوتے

اے میرے پیارے کرشن، آپ بیکسوں کے دوست ہیں اور تخلیق کا

سَہ ایواَیَم مَیا تےَ 'دیَہ یَوگَح پرَوکتَح پراتَنَح
بھَکتوٗ سی مےَ سَکھا چیتی رَہسیَم ہییتدا تّمَم

یہاں بھگوان شری کرشن ارجن کو آگاہ کرتے ہیں کہ یوگا کا یہ نظام یعنی بھگود۔گیتا' پہلے سورج دیوتا کو سنائی گئی' سورج دیوتا نے اسے منو کو سمجھایا اور منو نے اکشواکو کو بتایا اور اس طرح گرو پرم پرا کے ذریعے یہ یوگا کا نظام چلتا رہا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ نظام لوگوں کے ذہنوں سے او جھل ہوگیا نتیجتاً بھگوان کو اسے دوبارہ اس مرتبہ کروکشیتر کے میدان جنگ میں ارجن کو سنانا پڑا۔

شری کرشن ارجن سے فرماتے ہیں کہ یہ عظیم راز تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم میرے بھگت اور دوست ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھگود۔گیتا وہ قول ہے جو خاص طور پر بھگوان کے بھگتوں کیلئے مخصوص ہے۔ ماورا پرستوں کے تین طبقے ہیں' یعنی 'گیانی (لاشخصیت پرست) یوگی (دھیان لگانے والا) اور بھگت (بھگوان کا بے لوث خدمت گار)۔ یہاں پر بھگوان شری کرشن ارجن کو صاف طور پر بتاتے ہیں کہ وہ اسے اس نئی پرم پرا کا پہلا پیغام پانے والا بنا رہے ہیں' کیونکہ پرانی پرم پرا ٹوٹ چکی ہے۔ للذا یہ بھگوان کی مرضی تھی کہ اسی گیان کی نئی پرم پرا قائم کی جائے جوکہ سورج دیوتا سے دوسروں تک پہنچی ہے' اور یہ ان کی تمنا تھی کہ انکے گیان کو ارجن دوبارہ نئے سرے سے پھیلائے۔ بھگوان چاہتے تھے کہ ارجن گیتا کو سمجھنے سے بااختیار ہوجائے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ارجن کو بھگود۔گیتا کی تعلیم خاص کر اس لئے دی گئی کہ ارجن بھگوان کے بھگت' شری کرشن کے براہ راست بھگت اور ان کے گہرے دوست تھے۔ اسلئے بھگود۔گیتا کو وہ شخص بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے' جس میں ارجن جیسی خوبیاں موجود ہوں' یعنی اس کو براہ راست رشتے میں بھگوان کا بھگت ہونا چاہئے۔ جونہی کوئی بھگوان کا بھگت بن جاتا ہے اسکا بھگوان سے براہ راست رشتہ قائم ہوجاتا ہے۔ یہ ایک بڑا تفصیلی مضمون ہے۔ لیکن مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ بھگت کا پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے پرم پرش بھگوان سے رشتہ ہوتا ہے۔

1۔ غیر متحرک حالت میں۔ (شانت رس)

۲۔ سرگرم حالت میں۔ (داسیہ رس)
۳۔ دوست کی حیثیت سے۔ (سکھیہ رس)
۴۔ والدین کی حیثیت سے۔ (وات سلیہ رس)
۵۔ محبوب کی حیثیت سے۔ (مادھوریہ رس)

ارجن کا بھگوان کے ساتھ دوستی کا رشتہ ہے۔ یقیناً اس دوستی اور مادی دنیا میں پائی جانے والی دوستی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ ایک ایسی روحانی دوستی ہے جو ہر ایک کو نہیں مل سکتی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر ایک کا بھگوان کے ساتھ ایک خاص رشتہ ہوتا ہے جو بھگتی سیوا کی تکمیل سے ہی اجاگر ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ حالت میں ہم نہ صرف بھگوان کو بلکہ بھگوان کے ساتھ اپنے دائمی رشتے کو بھی بھول چکے ہیں۔ اربوں کھربوں جانداروں میں سے ہر ایک کا بھگوان کے ساتھ ایک مخصوص دائمی رشتہ ہوتا ہے، اسے سوَرُوپ کہا جاتا ہے۔ بھگتی یوگا سے اس سوَرُوپ کو دوبارہ اجاگر کیا جاتا ہے اور اسی مرحلہ کو سوَرُوپ سِدھی کہا جاتا ہے، یعنی کسی کی اصلی حیثیت کی تکمیل۔ پس ارجن بھگت تھے اور دوست کی حیثیت سے ہی ان کا بھگوان سے تعلق تھا۔

ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ارجن نے بھگود گیتا کیسے قبول کی۔ اس کا ذکر دسویں ادھیائے (۱۰۔ ۱۲ تا ۱۴) میں کیا گیا ہے۔

ارجنہ اُواچہ

پَرَمْ بْرَہْمَہ پَرَمْ دھامَہ — پَوِتْرَمْ پَرَمَمْ بھَوانْ
پُرُشَمْ شاشْوَتَمْ دِوْیَمْ — آدی۔ دیوَمْ اَجَمْ وِبھُمْ
آہُسْ تْوامْ رِشَیَحْ سَرْوے — دیوَرْشِرْ نارَدَسْ تَتھا
اَسِتو دیوَلو وْیاسَحْ — سْوَیَمْ چَیْوَہ بْرَوِیشی مے
سَرْوَمْ اَیْتَدْ رِتَمْ مَنْیے — یَنْ مامْ وَدَسی کیشَوَہ
نَہ ہی تے بھَگَوانْ وْیَکْتِمْ — وِدُرْ دیوا نَہ دانَواح

ارجن نے کہا: اے پرم پرش بھگوان آپ عظیم ترین ہستی ہیں، آپ ہی پرم دھام اور پرم ستیہ ہیں۔ آپ پاکیزہ ترین، اصلی، سناتن، اویناشی اور کبھی پیدا نہ ہونے والی روحانی شخصیت ہیں۔ آپ ہی پرم ایشور ہیں۔ نارد، است، دیول اور ویاس جیسے

بڑے بڑے رشی (خدا شناس) بھی آپکے متعلق اس سچائی کی تصدیق کرتے ہیں اور اب آپ بھی مجھے اسی حقیقت کو اعلانیہ واضح کررہے ہیں۔ اے کرشن، آپ نے جو کچھ بھی مجھے بتایا ہے میں اس کو مکمل طور پر سچ مانتا ہوں۔ اے بھگوان: نہ تو دیوتا اور نہ ہی راکشش آپ کی شخصیت کو جان سکتے ہیں"۔

پرم پرش بھگوان سے بھگود۔گیتا سنکر ارجن نے شری کرشن کو پَرَم بَرہمہ یعنی اعلیٰ ترین برہم مان لیا۔ ہر جاندار برہم ہے، لیکن اعلیٰ ترین جاندار یعنی پرم پرش بھگوان اعلیٰ ترین برہم ہیں۔ پَرَم دھامہ کا مطلب ہے کہ بھگوان ہر چیز کا اعلیٰ ترین سہارا یا مسکن ہیں۔ پَوِترَم کا مطلب ہے کہ وہ پاک یعنی مادی آلودگی سے بالکل محفوظ ہیں۔ پُرُشَم کا مطلب ہے کہ وہ اعلیٰ ترین لطف اٹھانے والے ہیں۔ شَاشوتَم کا مطلب ہے اولین، دِوْیَم، روحانی، آد۔ دیوَم، پرم پرش بھگوان اَجَمْ، اجنما (کبھی نہ پیدا ہونے والا) اور وِبھُم، عظیم ترین۔

کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ ارجن شری کرشن بھگوان کی خوشامد کرتے ہوئے یہ سب کچھ کہہ رہے تھے، کیونکہ وہ ان کے دوست تھے۔ لہٰذا بھگود۔گیتا کے قارئین کے ذہنوں سے اس قسم کا شبہ نکالنے کے لئے ارجن اگلے ہی شلوک میں ان تعریفوں کے ثبوت مہیا کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ شری کرشن کو بطور پرم پرش بھگوان کے صرف وہی نہیں بلکہ نارد، است، دیول اور ویاس دیو جیسے بااختیار ماہرین بھی قبول کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جو تمام آچاریوں سے تسلیم شدہ ویدک علم پھیلاتی ہیں۔ اسلئے ارجن شری کرشن کو بتاتے ہیں کہ جو آپ کہہ رہے ہیں، وہ اسے پوری طرح مکمل قبول کرتے ہیں۔ سَرْوَمْ ایتدرِتمْ مَنیے "آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں اسے سچ مانتا ہوں"۔ ارجن یہ بھی کہتے ہیں کہ بھگوان کی شخصیت کو سمجھنا بڑا مشکل ہے اور بڑے بڑے دیوتا بھی اسے نہیں جان سکتے۔ جب بھگوان کو انسان سے بڑی ہستیاں بھی نہیں سمجھ سکتی ہیں تو انسان شری کرشن کا بھگت بنے بغیر ان کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھگود۔گیتا کو بھگتی کے طور پر ہی قبول کیا جاتا ہے۔ شری کرشن کو اپنے برابر یا عام شخصیت کے طور پر سمجھنا تو دور کی بات ہے، انھیں صرف ایک نہایت عظیم شخصیت بھی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بھگوان شری کرشن

شخصیت اعظم (پرم پرش) اور ہستی برتر ہیں۔ یہ بات بھگود۔گیتا اور ارجن کے بیانات سے ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم بھی کم از کم نظریاتی طور پر شری کرشن کو پرم پرش بھگوان کے طور پر قبول کرلیں۔ اسی جذبہ انکسار سے ہم بھگود۔گیتا کو سمجھ سکتے ہیں۔ جب تک کوئی بھگود۔گیتا کا مطالعہ جذبہ انکسار سے نہیں کرتا، بھگود۔گیتا کو سمجھنا بڑا مشکل ہے کیونکہ یہ ایک عظیم راز ہے۔

حقیقت میں بھگود۔گیتا کیا ہے؟ انسان کو مادی وجود کی جہالت سے نجات دلانا ہی بھگود۔گیتا کا مقصد ہے۔ ہر انسان کئی طرح سے مصیبتوں میں مبتلا ہے جیسے ارجن بھی کروکیشتر کی لڑائی لڑنے کے لئے شش و پنج میں مبتلا تھے۔ ارجن نے اپنے آپ کو شری کرشن کے حوالے کردیا اور نتیجتاً انہیں بھگود۔گیتا کا پیغام دیا گیا۔ صرف ارجن ہی نہیں بلکہ ہم سب مادی وجود کی وجہ سے پریشانیوں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ ہمارا وجود ہی است (غیر موجود) کے ماحول میں ہے۔ در حقیقت ہماری اصلی حیثیت ایسی ہے کہ است ہمیں نہیں دھمکا سکتا۔ ہمارا وجود لافانی ہے، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے ہمیں اَستْ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ جس چیز کا وجود ہی نہیں ہوتا اس کو اَستْ یا عدم کہا جاتا ہے۔

ان گنت مصیبت زدہ انسانوں میں سے بہت کم ایسے ہیں جو دراصل اپنی موجودہ اور اصلی حالت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اس پریشان کن حالت میں کیوں ڈالا گیا ہے وغیرہ۔ جب تک کوئی شخص یہ نہیں پوچھتا کہ اس کے دکھوں کا سبب کیا ہے اور وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ دکھ نہیں چاہتا، بلکہ تمام دکھوں کو حل کرنا چاہتا ہے۔ تب تک اسے مکمل انسان نہیں کہا جاسکتا۔ من میں اس قسم کی کھوج پیدا ہونے پر ہی انسانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔ برہم سوتر میں اس قسم کی چھان بین کو بَرَہمَہ۔ججناَسَا کہا جاتا ہے۔ اَتھاتوبَرْہمَہ ججنَاسَا۔ ہر انسانی عمل اس وقت تک ناکام سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ پرم ستیہ کی کھوج نہیں کرتا۔ لہٰذا وہی بھگت بھگود۔گیتا کو سمجھنے کے لئے موزوں ہیں، جو ایسے سوالات پوچھا کرتے ہیں کہ وہ کیوں دکھی ہیں یا وہ کہاں سے آئے ہیں اور موت کے بعد وہ کہاں جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہر سچے بھگت کے دل میں پرم پرش بھگوان کے لئے بہت احترام بھی ہونا چاہئے۔ ارجن ایسے ہی بھگت تھے۔

جب کبھی انسان اس مقصد کو بھول جاتا ہے تو بھگوان شری کرشن خصوصاً زندگی کے اصلی مقصد کو پھر سے قائم کرنے کے لئے اوتار لیتے ہیں۔ پھر بھی کئی انسانوں میں سے جو (روحانی طور پر) بیدار ہوجاتے ہیں کوئی ایک ہی ایسا ہوتا ہے، جو دراصل اپنی حیثیت کو سمجھنے کا حقیقی جذبہ اپناتا ہے اور اسی کے لئے بھگود-گیتا کا پیغام دیا گیا ہے۔ حقیقت میں ہم سب انتہائی جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن بھگوان جانداروں خصوصاً انسانوں پر بہت مہربان ہیں۔ اس مقصد کے لئے اپنے دوست ارجن کو اپنا بھگت بناتے ہوئے گیتا سنائی گئی۔

بھگوان شری کرشن کے ساتھی ہوتے ہوئے ارجن تمام جہالت سے بالاتر تھے۔ لیکن کروکیشتر کے میدان جنگ میں ارجن کو لاعلمی میں رکھا گیا تھا، تاکہ وہ بھگوان شری کرشن سے زندگی کی الجھنوں کے بارے میں دریافت کرسکے اور بھگوان شری کرشن آنے والی نسلوں کے فائدے کے لئے ان کی تشریح اور زندگی کے منصوبے کی تشکیل کرسکیں۔ جس پر عمل کرکے انسان زندگی کے مقصد کی تکمیل کرسکے۔

بھگود-گیتا کے موضوع کو سمجھنے کے لئے پانچ بنیادی سچائیوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے بھگوان کے متعلق سائنس اور پھر جانداروں کی اصلی حیثیت کی تشریح کی گئی ہے۔ ایشور کا مطلب ہے منتظم اور جیو یعنی جاندار جن پر کنٹرول کیا گیا ہے۔ اگر جاندار کہتا ہے کہ وہ پابند نہیں بلکہ آزاد ہے تو وہ پاگل ہے۔ کم از کم اپنی پابند زندگی میں تو وہ ہر طرح سے کنٹرول میں ہے۔ پس بھگود-گیتا کا موضوع ایشور یعنی منتظم اعلیٰ اور جیو یعنی پابند جانداروں سے متعلق ہے۔ اس میں پرکرتی (مادی قدرت) وقت (کل کائنات یا ظاہری مادی قدرت کے وجود کی میعاد) اور کرم (عمل) پر بھی بحث کی گئی ہے۔ نظام کائنات مختلف سرگرمیوں سے لبریز ہے۔ تمام جاندار مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ بھگود-گیتا سے ہمیں لازماً سیکھنا ہے کہ بھگوان کیا ہیں؟ جاندار کیا ہیں؟ پرکرتی کیا ہے؟ نظام کائنات کیا ہے؟ یہ کس طرح سے وقت کے کنٹرول میں ہے؟ اور جانداروں کی سرگرمیاں کیا ہیں؟

یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بھگود-گیتا کے ان پانچ بنیادی عنوانات میں سے ہستی برتر یا شری کرشن یا برہما یا منتظم اعلیٰ یا پرماتما آپ جو بھی نام استعمال کریں۔

بھگوان اعلیٰ ترین ہیں۔ جاندار وصف میں منتظم اعلیٰ جیسے ہیں۔ مثال کے طور پر جیسا کہ بھگود۔ گیتا کے بعد کے ادھیاؤں میں تشریح کی جائے گئی کہ بھگوان ان مادی قدرت کے عالمگیر امور پر پوری طرح سے قادر ہیں۔ مادی قدرت خود مختار نہیں ہے۔ وہ بھگوان کی ہدایت کے تحت کام کرتی ہے۔ بھگوان شری کرشن کہتے ہیں: مَیادھیکشینَہ پرَکرتِح سُویَتےسَہ۔ چرَاچرَم "یہ مادی قدرت میری زیر ہدایت کام کرتی ہے"۔ ہمیں کائنات میں ہونے والے حیرت انگیز واقعات کو دیکھ کر یہ سمجھنا چاہئے کہ اس نظام کائنات کے پیچھے کوئی منتظم ضرور ہے۔ منتظم کے بغیر کوئی چیز بھی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ منتظم کو مد نظر نہ رکھنا بچکانہ پن ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بچہ موٹر گاڑی کو بغیر گھوڑے یا کسی دوسرے جانور کے چلتا دیکھ کر حیران ہو سکتا ہے' لیکن ایک باشعور آدمی اسکی انجینئرنگ سے واقف ہوتا ہے کہ مشینری کے پیچھے انسان یعنی ڈرائیور ہے۔ اسی طرح پرم پرش بھگوان ایک ایسے ڈرائیور ہیں جنکی زیر ہدایت ہر چیز کام کررہی ہے۔ بعد کے ادھیاؤں میں ہم دیکھیں گے کہ جیو یعنی جانداروں کو بھگوان اپنے انش کہتے ہیں۔ سونے کا ذرہ بھی سونا ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی کا قطرہ بھی نمکین ہوتا ہے اور اسی طرح ہم جاندار منتظم اعلیٰ (ایشور)' یعنی بھگوان شری کرشن کے انش ہونے کی وجہ سے مالک اعلیٰ کے تمام اوصاف رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم میں ان اوصاف کی معمولی مقدار ہے اس لئے ہمیں ماتحت ایشور کہا جاتا ہے۔ ہم قدرت پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں' جیسے آج کل ہم خلاء یا سیاروں پر کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور یہ رجحان ہم میں موجود ہے' کیونکہ یہ شری کرشن میں ہے۔ اگرچہ مادی قدرت پر تسخیر پانے کا یہ رجحان ہم میں موجود ہے مگر ہمیں جان لینا چاہئے کہ ہم منتظم اعلیٰ نہیں ہیں۔ بھگود۔گیتا میں یہ واضح کیا گیا ہے۔

مادی قدرت کیا ہے؟ گیتا میں اس کو بھی واضح کیا گیا ہے' کہ یہ ادنیٰ پرکرتی یعنی ادنیٰ قدرت ہے۔ جانداروں کو اعلیٰ پرکرتی کہہ کر واضح کیا گیا ہے۔ پرکرتی چاہے ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ہمیشہ پابند ہے۔ پرکرتی مونث ہے۔ اور بھگوان کو اس پر ایسے ہی اختیار حاصل ہے' جیسے بیوی کے کاموں پر اس کے خاوند کو حاصل ہوتا ہے۔ پرکرتی ہمیشہ ماتحت ہے۔ بھگوان یعنی حاکم اعلیٰ کا اس پر کنٹرول قائم ہے۔ جاندار ہو یا مادی

قدرت' یہ دونوں مالک کے ماتحت ہیں۔ گیتا کے مطابق جاندار بھگوان کے انش ہوتے ہوئے بھی پرکرتی سمجھے جاتے ہیں۔ بھگود۔گیتا کے ساتویں ادھیائے میں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اَپَرِ یَیَم اِتَس تْوَ نیام پْرَکْرِتِم وِدّھی مے پَرام، جیوہ بھوتام یعنی جاندار"۔

مادی قدرت خود تین گنوں پر مشتمل ہے۔ ستو گن (نیکی کی صفت)' رجو گن (ہوس کی صفت) اور تمو گن (جہالت کی صفت)۔ ان گنوں پر دائمی وقت حاوی ہے۔ قدرت کے ان گنوں کے ملاپ سے اور دائمی وقت کے قابو اور دائرے میں اعمال ہوتے ہیں' جنہیں کرم کہا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی ان اعمال کا چکر چل رہا ہے اور ہم اپنے اعمال کے پھلوں کا مزا چکھ رہے ہیں یا دکھ اٹھا رہے۔ فرض کریں کہ میں ایک تاجر ہوں اور میں نے اپنی عقل و محنت سے بنک میں بہت سا روپیہ اکٹھا کرلیا ہے' تب میں سکھی ہوجاتا ہوں۔ لیکن فرض کریں بعد میں مجھے کاروبار میں نقصان ہوا' پھر میں دکھی ہوجاؤں گا۔ اس طرح ہر شعبہ زندگی میں ہم اپنے کام کے پھل سے خوش ہوتے ہیں یا اسکے نتیجے سے دکھی ہوتے ہیں۔ اس کو کرم کہا جاتا ہے۔

بھگود گیتا میں ایشور (مالک اعظم بھگوان)' جیو (جاندار ہستی)' پرکرتی (قدرت)' کال (دائمی وقت) اور کرم (عمل) سب کی تشریح کی گئی ہے۔ ان پانچوں میں سے ایشور' جاندار' مادی قدرت اور وقت ابدی ہیں۔ پرکرتی کا مظاہرہ عارضی تو ہوتا ہے' لیکن یہ جھوٹا نہیں ہے۔ کچھ فلسفیوں کا کہنا ہے کہ مادی قدرت کا مظاہرہ جھوٹا ہے' لیکن بھگود۔گیتا کے فلسفہ کے مطابق یا ویشنوؤں کے فلسفہ کے مطابق ایسا نہیں ہے۔ اس مادی قدرت کا مظاہرہ جھوٹا نہیں مانا جاتا ہے' اس کو حقیقی لیکن عارضی مانا جاتا ہے۔ یہ ایک بادل کے مانند ہے جو آسمان کے پار گھومتا ہے یا موسم برسات کی طرح جو فصلوں کی نشوونما کرتا ہے۔ جونہی برسات ختم ہوتی ہے اور بادل اڑجاتے ہیں' تمام فصلیں سوکھ جاتی ہیں جن کی نشوونما بارش سے کی گئی تھی۔ اسی طرح یہ مادی مظاہرہ ایک مخصوص وقت پر ظاہر ہوتا ہے' کچھ دیر رہتا ہے اور پھر غائب ہوجاتا ہے۔ یہی پرکرتی کا چکر ہے۔ لیکن یہ چکر ہمیشہ چلتا رہے گا۔ اس لئے پرکرتی دائمی ہے۔ یہ جھوٹی نہیں ہے۔ بھگوان اسے "میری پرکرتی" کہتے ہیں۔ یہ

مادی قدرت بھگوان کی علیحدہ شکتی ہے اور اسی طرح جاندار بھی بھگوان کی شکتی ہیں' لیکن وہ جدا نہیں ہیں' ہمیشہ وابستہ ہیں۔ پس بھگوان' جاندار' پرکرتی اور وقت کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ ہے اور چاروں دائمی ہیں۔ البتہ پانچواں یعنی کرم دائمی نہیں ہے' کرم کے اثرات بہت ہی قدیم ہوتے ہیں۔ ہم زمانہ قدیم سے ہی اپنے اعمال کے نتائج کا مزہ لے رہے ہیں یا دکھ اٹھارہے ہیں۔ لیکن ہم اپنے کرم یعنی اعمال کے نتائج کو بدل سکتے ہیں اور یہ تبدیلی ہمارے علم کی تکمیل پر منحصر ہے۔ ہم مختلف مشاغل میں مصروف ہیں۔ بلاشبہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمیں اپنے ان اعمال اور ان کے رد عمل سے بچنے کے لئے کس طرح کے مشاغل اپنانے چاہئیں' لیکن یہ بھی بھگود۔ گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔

ایشور یعنی مالک اعلیٰ کی حیثیت اعلیٰ ترین شعور کی ہے۔ جیو یا جاندار بھی مالک کے انش ہونے کی وجہ سے باشعور ہیں۔ جاندار اور مادی قدرت دونوں کو پرکرتی کہا گیا ہے' یعنی بھگوان کی شکتی' لیکن دونوں میں سے ایک یعنی جیو باشعور ہے۔ دوسری پرکرتی باشعور نہیں ہے یہی فرق ہے۔ اس لئے جیو پرکرتی کو اعلیٰ کہا گیا ہے' کیونکہ جیو میں شعور ہے جو بھگوان کے شعور کی طرح ہے۔ البتہ بھگوان کا شعور اعلیٰ ترین ہے اور کسی کو یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہئے کہ جیو یعنی جاندار کا شعور بھی اعلیٰ ترین ہے۔ تکمیل کے کسی مرحلے پر بھی جاندار کا شعور اعلیٰ ترین نہیں ہوسکتا اور یہ نظریہ کہ اسکا شعور بھی ایسا ہوسکتا ہے' گمراہ کن نظریہ ہے۔ وہ باشعور تو ہوتا ہے لیکن اسکا شعور مکمل یا اعلیٰ ترین نہیں ہے۔

جیو اور ایشور میں کیا امتیاز ہے اسے بھگود۔گیتا کے تیرھویں ادھیائے میں بیان کیا جائے گا۔ بھگوان کشیتر ہ جنَہ یعنی باشعور ہیں' جیسے جاندار ہستی' لیکن جاندار کو صرف اپنے ہی جسم کا شعور ہے' جبکہ بھگوان کو تمام اجسام کا شعور ہے۔ کیونکہ وہ ہر جاندار کے دل میں رہتے ہیں اسلئے انہیں ہر ایک کی نفسیاتی حرکات کا شعور ہے۔ یہ بات ہمیں نہیں بھولنی چاہئے۔ اس کی بھی تشریح کی گئی ہے کہ پرماتما' پرم پرش بھگوان ہر ایک کے دل میں ایشور یعنی منتظم اعلیٰ کی شکل میں رہ رہے ہیں اور وہ جاندار کو ایسا کرنے کے لئے ہدایات دے رہے ہیں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔ جاندار یہ بھول جاتے ہیں کہ انھیں کیا کرنا چاہئے۔ سب سے پہلے وہ کسی خاص

طریقے سے کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور پھر وہ اپنے ہی اعمال اور انکے رد عمل میں پھنس جاتے ہیں۔ ایک قسم کا شریر چھوڑنے کے بعد وہ دوسری قسم کے شریر میں داخل ہوجاتے ہیں۔ جیسے ہم کپڑے پہنتے ہیں اور اتار دیتے ہیں' ویسے ہی آتما جسم بدلتے ہوئے اپنے پچھلے کرموں کے نتائج در نتائج بھگتتی رہتی ہے۔ یہ کرم بدلے جاسکتے ہیں جب جاندار ستوگنی اور درست مزاج ہو اور سمجھتا ہو کہ اسے کون سے مشاغل اپنانے چاہئیں۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تب اسکے پچھلے کرموں کے رد عمل کو بدلا جاسکتا ہے۔ نتیجتاً کرم دائمی نہیں ہیں۔ اسلئے ہم نے بیان کیا ہے کہ پانچ چیزوں (ایشور' جیو' پرکرتی' وقت اور کرم) میں سے چار دائمی ہیں جبکہ کرم دائمی نہیں ہیں۔

اعلیٰ ترین باشعور ایشور یوں جاندار کی طرح ہے: بھگوان کا شعور اور جاندار کا شعور دونوں روحانی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ شعور مادے کی شراکت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ یہ نظریہ کہ شعور مادی عناصر کے ملاپ سے بعض حالات کے تحت نشوونما پاتا ہے' بھگود-گیتا نے قبول نہیں کیا ہے۔ شعور حالات کے پس پردہ غلط طریقے سے منعکس ہوسکتا ہے جیسے روشنی رنگ دار شیشے میں سے منعکس ہوکر رنگ دار نظر آتی ہے' لیکن بھگوان کا شعور مادی طور پر متاثر نہیں ہے۔ بھگوان شری کرشن کہتے ہیں مَیادھیکشینَہ پرَکرِتیح۔ جب وہ مادی کائنات میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کا شعور مادے سے متاثر نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسے متاثر ہوتے تو وہ ماورائی موضوعات پر بولنے کے ناقابل ہوتے' جیسے کہ بھگود-گیتا میں بولتے ہیں۔ جب تک کوئی مادیت آلودہ شعور سے آزاد نہ ہو وہ ماورائی موضوعات کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پس بھگوان مادی طور سے آلودہ نہیں ہیں۔ البتہ ہمارا شعور موجودہ وقت میں مادی طور پر آلودہ ہے۔ بھگود-گیتا ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں اس مادی طور پر آلودہ شعور کو پاک کرنا ہے۔ خاص شعور میں ہمارے اعمال ایشور کی رضا کے ساتھ جوڑ دیئے جائیں گے اور یہ عمل ہمیں سکھی بنادے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ ہمیں تمام اعمال ختم کرنے ہوں گے بلکہ ہمیں اپنے اعمال پاک کرنے ہوں گے اور پاک اعمال بھگتی کہلاتے ہیں۔ بھگتی میں اعمال عام اعمال دکھائی دیتے ہیں' لیکن وہ آلودہ نہیں ہوتے۔ ایک لاعلم شخص ایسا سوچ سکتا ہے کہ بھگت عام آدمی کی طرح

کام کر رہا ہے یا عمل کر رہا ہے، لیکن ایسا شخص لاعلمی کی وجہ سے یہ نہیں جانتا کہ بھگت کے یا بھگوان کے مشاغل ناپاک شعور یا مادہ سے آلودہ نہیں ہیں۔ وہ پر کرتی کے تینوں گنوں سے بلند ہیں۔ البتہ ہمیں جاننا چاہیئے کہ اب ہمارا شعور آلودہ ہے۔

جب ہم مادی طور سے آلودہ ہوتے ہیں، ہمیں پابند کہا جاتا ہے۔ جھوٹا شعور اس تاثر سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں مادی قدرت کی پیداوار ہوں۔ اسے جھوٹی انا کہتے ہیں۔ جو جسمانی تصورات کے خیال میں کھویا ہوا ہے، اپنی حالت کو نہیں سمجھ سکتا۔ بھگود۔گیتا کی تعلیم زندگی کے جسمانی تصور سے آزاد کرانے کے لئے دی گئی اور ارجن نے بھگوان سے اس علم کو حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو اس حالت میں ڈھالا۔ ہمیں زندگی کے جسمانی تصور سے آزاد ہونا چاہیئے۔ روحانیت پرست کیلئے یہ ابتدائی عمل ہے۔ جو رہائی پانا چاہتا ہے اور آزاد ہونا چاہتا ہے اسے سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ وہ یہ مادی جسم نہیں ہے۔ مکتی یعنی نجات کا مطلب ہے مادی شعور سے رہائی۔ شریمد بھاگوتم میں بھی نجات کی واضح تشریح کی گئی ہے۔ مُکتِر ہِتو انیَتھا۔ رُوپم سْوَرُوپینَہ وِیَوَستھِتح۔ مکتی کا مطلب ہے اس مادی دنیا کے ناپاک شعور سے رہائی اور پاشعور میں قیام۔ بھگود۔گیتا کی تمام تعلیمات اس پاک شعور کو بیدار کرنے کی غرض سے ہیں اور اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بھگود۔گیتا کی تعلیمات کے آخری مرحلے پر شری کرشن ارجن سے پوچھ رہے ہیں کہ آیا وہ اب پاک شعور میں ہے یا نہیں۔ پاک شعور کا مطلب ہے بھگوان کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا۔ یہ پاک شعور کا پورا لب لباب (کُل اور نچوڑ) ہے۔ شعور پہلے سے موجود ہے، کیونکہ ہم مالک کے ذانش ہیں، لیکن ہم کمتر گنوں سے نسبتاً متاثر ہو سکتے ہیں۔ لیکن بھگوان اعلیٰ تر ہوتے ہوئے کبھی متاثر نہیں ہوتے۔ مالک اعلیٰ بھگوان اور چھوٹی انفرادی آتماؤں میں یہی فرق ہے۔

یہ شعور کیا ہے؟ یہ شعور ہے "میں ہوں"۔ پھر میں کیا ہوں؟ آلودہ شعور کی حد تک "میں ہوں" کا مطلب ہے، "میں تمام کا مالک ہوں۔ میں لطف اٹھانے والا ہوں"۔ ہر جاندار گردش میں ہے کیونکہ وہ یہ سوچتا ہے کہ وہ مادی دنیا کے مالک اور خالق ہے۔ مادی شعور کی دو نفسیاتی شاخیں ہیں۔ ایک یہ کہ میں خالق ہوں اور دوسرا [illegible]

خالق اور لطف اٹھانے والے بھی۔ اور جاندار مالک اعلیٰ کا انش ہونے کی وجہ سے نہ خالق ہے اور نہ لطف ہی اٹھانے والا ہے، بلکہ تعاون کرنے والا ہے۔ وہ مخلوق ہے اور ذریعہ لطف ہے۔ مثال کے طور پر مشین کا حصہ پوری مشین کے ساتھ تعاون کرتا ہے، جسم کا حصہ سارے جسم کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھیں اور ٹانگیں وغیرہ تمام جسم کے حصے ہیں، لیکن اصل میں وہ لطف اٹھانے والے نہیں ہیں لطف اٹھانے والا پیٹ ہے۔ ٹانگیں حرکت کرتی ہیں، ہاتھ کھانا دیتے ہیں، دانت چباتے ہیں اور جسم کے تمام حصے پیٹ کو مطمئن کرنے میں مصروف ہیں، کیونکہ پیٹ جسم کی پرورش کرنے والا سب سے بڑا عنصر ہے۔ اسلئے ہر ایک چیز پیٹ کو دی جاتی ہے۔ انسان جڑوں کو پانی دینے سے درخت کی اور پیٹ کو کھانا دینے سے جسم کی پرورش کرتے ہیں۔ اگر جسم کو صحت مند حالت میں رکھنا ہو تو جسم کے حصوں کو پیٹ کو کھلانے کیلئے ضرور تعاون کرنا چاہئے۔ اس طرح پرم پرش بھگوان لطف اٹھانے والے اور خالق ہیں اور ہم ماتحت جانداروں کا یہ فرض ہے کہ انہیں مطمئن کرنے کے لئے تعاون کریں۔ یہ تعاون دراصل ہمارے فائدے کے لئے ہے جیسے پیٹ کا کھانا جسم کے تمام حصوں کی مدد کرتا ہے۔ اگر ہاتھ کی انگلیاں یہ سوچیں کہ وہ کھانا پیٹ کو دینے کی بجائے خود کھالیں تو وہ مایوس ہوں گی۔ تخلیق اور لطف کا مرکز مالک اعظم بھگوان ہیں اور جاندار تعاون کرنے والے ہیں۔ تعاون کرنے سے وہ مسرت حاصل کرتا ہے۔ یہ رشتہ مالک اور نوکر کی طرح کا بھی ہے۔ مالک کے پوری طرح مطمئن ہو جانے سے نوکر بھی اپنے آپ مطمئن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بھگوان کو مطمئن رکھنا چاہیئے، حالانکہ جانداروں میں خالق بننے اور مادی دنیا کا لطف اٹھانے کا رجحان ہوتا ہے، کیونکہ اس کائنات کے خالق میں یہ رجحانات موجود ہیں۔

لہٰذا ہم بھگود۔گیتا میں پائیں گے کہ بھگوان ہی مکمل کل ہیں، جن میں عالیٰ ترین منتظم، پابند جاندار، نظام کائنات، دائمی وقت اور کرم یعنی عمل موجود ہے، اور بھگود۔گیتا میں یہ حقیقت واضح کردی گئی ہے۔ یہ سب مل کر مکمل کل ہوتا ہے اور یہی مکمل کل یا پرم ستیہ کہلاتا ہے۔ یہ مکمل کل اور پرم ستیہ مکمل پرم پرش بھگوان شری کرشن ہیں۔ تمام مظاہرے ان کی مختلف شکتیوں کیوجہ سے ہیں۔ وہ ہی مکمل کل ہیں۔

گیتا میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ نراکار (لاشخصی) برہم بھی مکمل پرم پرش یعنی شخصیت اعلیٰ کا ماتحت ہے۔ (بْرَہْمَنْوْ ہی پْرَتِشْٹھاہَم)۔ برہم سوتر میں برہم کو اور بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ سورج کی کرنوں کی طرح ہے۔ نرکار برہم پرم پرش بھگوان کی چمکتی ہوئی کرنیں ہیں۔ نراکار برہم قطعی کُل (پرم ستیہ) کا نامکمل احساس ہے اور ایسا ہی پرماتما کا تصور ہے۔ پندرہویں ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے کہ پرم پرش بھگوان یعنی پرشوتم، نراکار برہم اور نامکمل احساس والا پرماتما دونوں سے بالاتر ہیں۔ مالک اعلیٰ بھگوان کو سچ۔ چد۔ آنند ہ۔ وگرہ کہا جاتا ہے۔ برہما سمہیتا کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے۔ ایشورح پرمح کرشنح سچ۔ چد۔ آنندہ وگرہ انادر آدر گووندح سرو۔ کارنہ کارنم۔ "گووند یعنی شری کرشن سبب الاسباب (تمام وجوہات کی وجہ) ہیں۔ وہ اول سبب ہیں اور وہی ابدیت، گیان اور آنند کی اصلی صورت ہیں"۔ نراکار برہم ان کے "ست" (ابدیت) پہلو کا احساس ہے، پرماتما "ست۔ چت" (ابدی گیان) کا احساس ہے، لیکن شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن تو تمام روحانی پہلوؤں یعنی سَت، چت اور آنند ہ (ابدیت، گیان اور آنند) کے مکمل وگرہ (صورت) کا احساس ہے۔

کم عقل لوگ پرم ستیہ کو نراکار اور لاشخصی مانتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ ایک روحانی شخصیت ہیں اور اسکی تصدیق تمام ویدک شاستروں میں کی گئی ہے۔ نِتیو نِتیانام چیتنش چیتنانام (کٹھ اپنشد ۲-۲-۱۳)۔ جس طرح ہم تمام انفرادی جاندار ہستیاں ہیں اور اپنی اپنی انفرادیت رکھتی ہیں، اسطرح پرم ستیہ بھی بالاآخر ایک شخصیت ہیں اور بھگوان کی شخصیت کا احساس انکی مکمل صورت میں تمام روحانی پہلوؤں کا احساس ہے۔ مکمل کل بغیر شکل کے (نراکار) نہیں ہے۔ اگر وہ بغیر شکل کے ہے یا وہ کسی دوسری چیز سے کم ہے، تب وہ مکمل کل نہیں ہوسکتے۔ مکمل کل میں ہر وہ چیز ہونی چاہئے جو ہمارے دائرہ کار کے اندر یا باہر ہے، نہیں تو وہ مکمل نہیں ہوسکتا۔

مکمل کل یعنی بھگوان کی شخصیت کی بے پناہ شکتیاں ہیں (پَراسیہ شکتر ودھیوہ شرو یتے)۔ شری کرشن مختلف شکتیوں سے کیسے کام کرتے ہیں، یہ بھی بھگود۔گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ظاہری دنیا یعنی جس مادی دنیا میں ہم رہ رہے ہیں،

وہ خود بھی مکمل ہے' کیونکہ جن چوبیس عناصر سے یہ عارضی کائنات تخلیق کی گئی ہے' وہ سانکھیہ فلسفے کے مطابق اس کائنات کی برقراری اور وجود کے لئے مکمل وسائل سے مکمل طور پر ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ یہاں کچھ بھی غیر ضروری نہیں ہے اور نہ ہی کسی چیز کی کمی ہے۔ اس مظاہرے کا اپنا وقت ہے جو کہ اعلیٰ ترین کل کی شکتی نے مقرر کیا ہے اور جب اس کا وقت پورا ہوجاتا ہے' یہ عارضی مظاہرے کل کے مکمل انتظام سے نیست و نابود ہوجائیں گے۔ چھوٹے مکمل اداروں یعنی جانداروں کو کل کا پورا احساس کرنے کی پوری سہولت حاصل ہے۔ کل کا پورا گیان نہ ہونے کی وجہ سے ہی ہر طرح کی کمی نمودار ہوتی ہیں۔ اسلئے بھگود۔گیتا میں ویدک فلسفہ کا مکمل علم ہے۔

تمام ویدک گیان غلطی سے پاک ہیں اور ہندو' ویدک علم کو مکمل اور غلطی سے پاک مانتے ہیں۔ مثال کے طور پر گائے کا گوبر جانور کا پاخانہ ہے اور سمرتی یا ویدک فرمان کے مطابق اگر کوئی جانور کے پاخانے کو چھوتا ہے تو اسے اپنے آپ کو صاف کرنے کے لئے نہانا پڑتا ہے۔ لیکن ویدک شاستروں میں گائے کے گوبر کو پاکیزگی کا باعث مانا گیا ہے۔ کوئی اس کو متضاد مان سکتا ہے' لیکن یہ قبول کیا جاتا ہے' کیونکہ یہ ویدک فرمان ہے اور یقیناً اس کو قبول کرنے سے کوئی غلطی نہیں ہوتی ہے۔ بعد ازاں موجودہ سائنس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ گائے کے گوبر میں تمام جراثیم کش عناصر موجود ہیں۔ لہٰذا ویدک گیان مکمل ہے' کیونکہ یہ تمام غلطیوں اور شبہات سے پاک ہے اور بھگود۔گیتا تمام ویدک گیان کا نچوڑ ہے۔

ویدک علم پر تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تحقیقات نامکمل ہیں کیونکہ ہم اپنے نامکمل حواس سے تحقیق کررہے ہیں۔ ہمیں مکمل علم کو حاصل کرنا ہے جو پرم پرا (روایت در روایت) سے پیروکاروں کے ذریعے چلتا آرہا ہے جیسے کہ بھگود۔گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ ہمیں صحیح ذریعہ سے علم حاصل کرنا ہے جو شاگردانہ جانشینی میں اعلیٰ ترین روحانی گرو یعنی خود بھگوان سے شروع ہوکر روایت در روایت روحانی گروؤں کو پہنچایا جاتا ہے۔ ارجن نے شری کرشن سے بھگود۔گیتا سیکھی اور انھوں نے ان کی ہر بات کو بلا کسی تردد کے قبول کیا۔ پس کسی کو بھی بھگود۔گیتا کی کچھ باتوں کو ماننے اور کچھ کو نہ ماننے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ ہمیں بھگود۔گیتا کو بغیر کسی

مداخلت، کانٹ چھانٹ اور اپنی من مانی کے قبول کرنا چاہیئے۔ گیتا کو ویدک علم کا کامل ترین عکس ماننا چاہیئے۔ ویدک علم ماورائی ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے اور خود بھگوان نے یہ علم سب سے پہلے دیا۔ بھگوان کا دیا ہوا گیان اپورشیہ ہے یعنی یہ ایک ایسی ہستی نے دیا ہے جو دنیاوی لوگوں میں پائی جانے والی چار خامیوں سے مبرا ہیں۔ دنیاوی لوگ (۱)غلطیاں کرتے رہتے ہیں (۲)ہمیشہ وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ (۳)دوسروں کو دھوکہ دینے کا رجحان رکھتے ہیں اور (۴)نامکمل حواس رکھتے ہیں۔ ان چار خامیوں والا کبھی بھی روحانی گیان کی مکمل معلومات فراہم نہیں کرسکتا۔

ویدک گیان کا پرچار ایسے لوگوں سے نہیں ہو سکتا جو یہ چار خامیاں رکھتے ہیں۔ اسے سب سے پہلے مخلوق اول برہما کے دل میں اتارا گیا تھا اور پھر برہما نے وہی گیان اپنے بیٹوں اور شاگردوں میں پھیلایا جو اس نے ابتداء میں بھگوان سے حاصل کیا تھا۔ بھگوان پوُرنَم یعنی کامل ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ وہ مادی قدرت کے اصولوں کے زیر اثر آجائیں۔ لہٰذا ہم میں کم از کم اتنی عقل ہونی چاہیئے کہ ہم سمجھ سکیں کہ کائنات میں ہر شے کے مالک صرف بھگوان ہیں اور وہ ہی اصلی خالق بھی ہیں یعنی برہما کے بھی تخلیق کرنے والے۔ گیارہویں ادھیائے میں بھگوان کو پِرَپِتامَھَہ مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ برہما کو پِتامَھَہ یعنی دادا مخاطب کیا گیا ہے اور وہ دادا کے خالق ہیں۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں صرف وہی چیزیں قبول کرنی چاہئیں جو کہ بھگوان نے ہمیں برقرار رکھنے کے لئے ہماری قسمت میں لکھ دی ہیں۔

یہ چیزیں ہمیں کس طرح استعمال کرنی ہیں اس کیلئے بہت سی مثالیں دی گئی ہیں۔ یہ بھگود۔گیتا میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ ابتداء میں ارجن نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ کروکشیتر کی لڑائی نہیں لڑیں گے۔ یہ ان کا اپنا فیصلہ تھا۔ ارجن نے بھگوان کو بتادیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو مارنے کے بعد بخوبی بادشاہت نہیں کرسکیں گے۔ ان کا یہ فیصلہ جسمانی تصور پر مبنی تھا کیونکہ وہ سوچ رہے تھے کہ وہ جسم ہیں اور ان کے جسمانی رشتے ناطے انکے بھائی، بھتیجے، سالے، دادا وغیرہ ہیں، لہٰذا وہ اپنے جسمانی تقاضوں کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ اس سوچ کو بدلنے کے لئے بھگوان نے ارجن کو گیتا کا پیغام دیا اور بلا آخر ارجن نے بھگوان کی ہدایت کے مطابق لڑنے

کا فیصلہ کرلیا، جب انھوں نے یہ کہا: کَرِشیے وَچَنَم تَوَہ "میں آپ کے کہنے کے مطابق عمل کروں گا"۔

انسان کی تخلیق کتوں اور بلیوں کی طرح لڑنے کے لئے نہیں ہوئی ہے۔ ان کو انسانی زندگی کی اہمیت کا احساس ہونا چاہئے اور جانوروں کی طرح کے کرتوتوں سے بچنا چاہئے۔ انسان کو اپنی زندگی کے مقصد کا احساس ہونا چاہئے، جس کی ہدایت تمام ویدک شاستروں میں دی گئی ہے اور نچوڑ بھگود-گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ ویدک ادب انسانوں کے لئے ہے جانوروں کے لئے نہیں۔ جانور دوسرے جانوروں کو مارنے کے باوجود گناہگار نہیں ہوتا، لیکن انسان اگر اپنے بے قابو ذائقے کی تسکین کے لئے جانور مارتا ہے تو وہ ضرور قدرت کے قانون کو توڑنے کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ بھگود-گیتا میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ تین قسم کے اعمال قدرت کے مختلف گنوں کے تحت پائے جاتے ہیں، یعنی ساتوک (نیک) اعمال، راجسی (ہوسانہ) اعمال اور تامسی (جہالتی) اعمال۔ اسی طرح تین قسم کی خوراک ہیں، ستوگنی، رجوگنی اور تموگنی خوراک۔ یہ تمام واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ اگر ہم بھگود-گیتا کی ہدایات پر صحیح طور سے عمل پیرا ہوں تو ہماری پوری زندگی پاک ہوجائے گی اور آخرکار ہم اس منزل مقصود کو حاصل کرلیں گے جو کہ اس مادی آسمان سے بلند ہے۔ (یَدْگتوا نہ نِوَرتنتے تَدْ دھامَہ پَرَمَم مَمَہ)۔

اس منزل کو سناتن آسمان یعنی ابدی روحانی آسمان کہا جاتا ہے۔ اس مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک چیز عارضی ہے۔ یہ ظاہر ہوتی ہے، کچھ دیر ٹھہرتی ہے، کچھ چیزیں پیدا کرتی ہے، سمٹنے لگتی ہے اور بلا آخر غائب ہوجاتی ہے مثلاً یہ جسم، کوئی پھل یا کوئی بھی چیز۔ یہ مادی دنیا کا قانون ہے۔ ہمیں علم ہے کہ اس عارضی دنیا سے بھی بلند ایک اور دنیا ہے جس کا وجود دوسری قدرت سے ہوا اور جو سناتن یعنی دائمی ہے۔ بھگود-گیتا میں جیو کو بھی سناتن یعنی دائمی کہا گیا ہے اور گیارہویں ادھیائے میں بھگوان کو بھی سناتن بیان کیا گیا ہے۔ ہمارا بھگوان کے ساتھ قریبی رشتہ ہے، اور چونکہ وصف کے لحاظ سے ہم سب یعنی سناتن دھام یا آسمان، سناتن پرم پرش اور سناتن جاندار ہستیاں ایک ہیں، اسلئے ہمارے سناتن پیشے یعنی سناتن دھرم کو بیدار کرنا ہی بھگود-گیتا کا اصل مقصد ہے۔ ہم عارضی طور پر مختلف اعمال میں

مصروف ہیں، لیکن یہ تمام اعمال اس وقت پاک ہوسکتے ہیں جب ہم یہ تمام عارضی اعمال چھوڑ کر ان اعمال کو اپنالیں جو کہ بھگوان نے ہمارے لئے مخصوص کئے ہیں۔ حقیقت میں یہی ہماری پاک زندگی ہے۔

بھگوان اور ان کا پرم دھام دونوں سناتن ہیں اور یہی حیثیت جانداروں کی بھی ہے۔ بھگوان اور جانداروں کی سناتن دھام میں باہمی شرکت انسانی زندگی کی تکمیل ہے۔ بھگوان ہم پر بہت مہربان ہیں کیونکہ ہم ان کی اولاد ہیں۔ بھگوان شری کرشن گیتا میں فرماتے ہیں، سَروَ ہ- یونِشُ... اَہَم بِیجَہ- پِرَدَح پِتا "میں سب کا پِتا ہوں"۔ بلاشبہ جاندار اپنے کرموں کی بدولت ہر قسم کے جنم لیتے ہیں لیکن یہاں بھگوان دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان سب کے پتا ہیں۔ اسلئے بھگوان ان سب گری ہوئی پابند آتماؤں کو سدھارنے اور انہیں سناتن ابدی آسمان میں واپس لانے کیلئے اوتار لیتے ہیں تاکہ سناتن جاندار اپنی دائمی سناتن حیثیت کو بھگوان کے ساتھ دائمی سنگ میں پھر سے حاصل کرسکیں۔ پابند آتماؤں کو پھر سے پرم دھام میں لانے کیلئے بھگوان مختلف اوتار لیتے ہیں یا پھر اپنے قریبی خدمت گزاروں کو اولاد کی طرح یا اپنے ساتھیوں یا اچاریوں کو بھیجتے ہیں۔

لہٰذا سناتن دھرم کسی فرقہ وارانہ مذہبی سلسلے کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے۔ دائمی جانداروں کا دائمی مالک کے ساتھ رشتے میں یہ دائمی عمل ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، سناتن دھرم جاندار کے دائمی پیشے سے متعلق ہے۔ شری پاد رامانج آچاریہ نے لفظ سناتن کی وضاحت یوں کی ہے "جس کا نہ شروع اور نہ ہی آخر ہے"۔ اسلئے جب ہم سناتن دھرم کے متعلق کہتے ہیں تو ہمیں شری پادہ رامانجاچاریہ کی اس تعریف کو طے شدہ امر سمجھنا چاہئے کہ سناتن دھرم کا نہ ہی شروع ہے اور نہ ہی آخر۔

انگریزی لفظ "ریلیجن" (RELIGION) سناتن دھرم سے مختلف ہے۔ ریلیجن سے عقیدہ کا خیال پیدا ہوتا ہے اور عقیدہ بدل بھی سکتا ہے۔ کسی خاص طرز میں عقیدہ ہوسکتا ہے وہ یہ عقیدہ بدل بھی سکتا ہے اور دوسرا اپنایا جاسکتا ہے۔ لیکن سناتن دھرم اس عمل سے مراد ہے جو بدلا نہیں جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر پانی سے اس کی سیلانی کیفیت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ نہ آگ سے گرمی کو الگ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح دائمی جاندار کا دائمی عمل اس سے نہیں چھینا جا سکتا۔ سناتن دھرم دائمی طور سے جاندار میں سمویا ہوا ہے۔ اسلیئے جب ہم سناتن دھرم کے بارے میں کہتے ہیں تو شری پادرامانج آچاریہ کی تعریف کو طے شدہ امر سمجھنا چاہئے کہ سناتن دھرم کا نہ شروع ہے اور نہ ہی آخر۔ وہ جسکا کوئی شروع اور آخر نہ ہو فرقہ وارانہ نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ کسی حد سے محدود نہیں رہ سکتا۔ پھر بھی وہ جو کسی فرقہ وارانہ عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں، غلطی سے سوچیں گے کہ سناتن دھرم بھی فرقہ وارانہ ہے لیکن اگر ہم اس معاملے پر غور و خوض کریں اور اس پر موجودہ سائنس کی روشنی میں سوچیں تو ہمارے لئے یہ سمجھنا ممکن ہوگا کہ سناتن دھرم دنیا کے تمام لوگوں کا فریضہ ہے، بلکہ کائنات کے تمام جانداروں کا۔

ان تمام مذہبی عقائد کی جو کہ سناتن نہیں ہیں، انسانی تاریخ کے اوراق میں کوئی ابتداء ہوگی، لیکن سناتن دھرم کی تاریخ کی کوئی ابتداء نہیں ہے، کیونکہ یہ ہمیشہ سے ہی جانداروں کے ساتھ رہا ہے۔ جہاں تک جانداروں کا تعلق ہے مستند شاستر بیان کرتے ہیں کہ جاندار کا نہ جنم ہے اور نہ موت ہے۔ بھگود۔گیتا میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاندار کبھی پیدا نہیں ہوتا نہ وہ کبھی مرتا ہے۔ وہ دائمی اور لافانی ہے اور اس عارضی مادی جسم کے فنا ہو جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہتا ہے۔ سناتن دھرم کے نظریہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں دین کے نظریہ کو لفظ کے بنیادی سنسکرت معنی سے سمجھنا چاہئے۔ دھرم کا مطلب ہے "وہ صفت جو کسی شئے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے"۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ آگ کے ساتھ روشنی اور گرمی ہے، بغیر روشنی اور گرمی کے آگ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیں جاندار کے ضروری حصے کو کھوجنا چاہئے، اس حصے کو جو کہ اسکا ہمیشہ ساتھی ہے۔ وہ مسلسل ساتھی اسکا دائمی صفت ہے اور وہ دائمی صفت اس کا دائمی دھرم ہے۔

جب سناتن گوسوامی نے شری چیتنیہ مہاپربھو سے ہر جاندار کے سْوَرُوپَہ کے بارے میں معلوم کیا تو شری چیتنیہ مہاپربھو نے جواب دیا کہ جاندار کا سْوَرُوپَہ یعنی اسکی اصلی حیثیت پرم پرش بھگوان کی خدمت کرنا ہے۔ اگر ہم شری چیتنیہ مہاپربھو کے اس بیان کا تجزیہ کریں تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ہر جاندار دوسرے جاندار کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ ایک

جاندار دوسرے جاندار کی کئی طرح سے خدمت کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے جاندار زندگی کا لطف اٹھاتا ہے۔ ادنیٰ جانور انسانوں کی خدمت ایسے کرتے ہیں جیسے نوکر اپنے مالکوں کی۔ الف اپنے مالک ب کی خدمت کرتا ہے۔ ب اپنے مالک پ کی خدمت کرتا ہے۔ اور پ اپنے مالک ت کی خدمت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوست دوسرے دوست کی خدمت کرتا ہے' ماں بیٹے کے خدمت کرتی ہے' بیوی خاوند کی خدمت کرتی ہے۔ خاوند بیوی کی خدمت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہم اسی رو میں ڈھونڈھتے جائیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ انسانی سماج میں خدمت کرنے کے عمل سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ سیاستدان اپنا منشور عوام کو اپنی خدمت کی صلاحیت کا یقین دلانے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اسلئے ووٹر اپنا قیمتی ووٹ سیاستدان کو یہ سوچتے ہوئے دیتے ہیں کہ وہ سماج کی اچھی طرح خدمت کرے گا۔ دوکاندار گاہک کی خدمت کرتا ہے اور کاریگر سرمایہ دار کی خدمت کرتا ہے۔ سرمایہ دار خاندان کی خدمت کرتا ہے اور خاندان دائمی جانداروں کی دائمی حیثیت کے مطابق ریاست کی خدمت کرتا ہے۔ اسطرح سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی بھی جاندار دوسرے جانداروں کی خدمت کرنے سے مستثنیٰ نہیں ہے اور اسطرح سے ہم آسانی سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خدمت جاندار کا مسلسل ساتھی ہے اور خدمت کرنا جاندار کا دائمی دھرم ہے۔

پھر بھی انسان خاص وقت اور خاص حالات میں خاص قسم کے عقیدے سے تعلق رکھنے کا اعتراف کرتا ہے اور اس طرح ہندو' مسلم' عیسائی' بدھ یا کسی اور فرقے کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ایسے القاب غیر سناتن دھرم ہیں۔ ایک ہندو مسلم بننے کے لئے اپنے عقیدے کو بدل سکتا ہے یا ایک عیسائی ہندو بننے کے لئے اپنے عقیدے کو بدل سکتا ہے وغیرہ۔ لیکن ان تمام حالات میں مذہبی عقائد بدلنے سے دوسروں کی خدمت کرنے کے دائمی فریضے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہندو' مسلم' عیسائی ان تمام حالات میں کسی نہ کسی کا خدمت گار ہے۔ لہٰذا ایک خاص قسم کے عقیدے کا اعتراف کرنا' سناتن دھرم کا اعتراف کرنا نہیں ہے۔ خدمت کرنا ہی سناتن دھرم ہے۔

دراصل ہم خدمت کرنے میں بھگوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بھگوان عظیم

لطف اٹھانے والے ہیں اور ہم جاندار ان کے خدمت گزار ہیں' ہم ان کی خوشی کیلئے بنائے گئے ہیں اور اگر ہم پرم پرش بھگوان کے ساتھ اس دائمی لطف میں موجود ہوں گے تو ہمیں بھی خوشی ملے گی' ورنہ ہم خوش نہیں ہوسکتے۔ اپنے آپ خوش رہنا ممکن نہیں ہے' جس طرح جسم کا کوئی بھی حصہ پیٹ سے تعاون کئے بغیر خوش نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جاندار کے لئے بھی بھگوان کی روحانی پریم بھگتی سیوا کرے بغیر خوش رہنا ممکن نہیں ہے۔

بھگود۔گیتا میں مختلف دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنے یا انکی خدمت کرنے کو منظور نہیں کیا گیا ہے۔ ساتویں ادھیائے کے بیسویں شلوک میں بیان کیا گیا ہے:۔

کامَئیس تَئیس تَئیر ہْرِ تَہ۔ جِنَانَاح پْرَ پَدیَنتِے' نیَہ۔ دَیوتَاح
تم تم نِیَمَمْ آسْتھَایَہ پْرَکرْتیَا نِیَتَاح سَوَیَا

''وہ جن کے دماغ مادی خواہشات سے خراب ہوجاتے ہیں' اپنے آپکو دیوتاؤں کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی فطرت کے مطابق پرستش کرنے کے خاص قواعد اور قوانین کے تابع ہوتے ہیں''۔ یہاں پر یہ صاف کہا گیا ہے کہ جو نفسیاتی ہوس کے زیر اثر ہیں وہ بھگوان شری کرشن کی نہیں بلکہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ جب ہم شری کرشن کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کسی فرقہ وارانہ نام کا حوالہ نہیں دیتے۔ ''کرشن'' کا مطلب ہے سب سے بڑی خوشی اور یہ تصدیق شدہ ہے کہ بھگوان تمام خوشیوں کا خزانہ یا ذخیرہ ہیں۔ ہم سب خوشی کے تمنائی ہیں۔ آنَندَہ۔ مَیوْ' بْھیَاسَاتْ (ویدانتا سوترا ۱-۱-۱۲)۔ جاندار بھگوان کی طرح شعور سے بھرپور ہیں اور وہ خوشی کی متلاشی ہیں۔ بھگوان ہمیشہ خوش ہیں اور اگر جاندار بھگوان کی سنگت میں رہے' ان کے ساتھ تعاون کریں اور انکی سنگت میں حصہ لیں تو وہ بھی خوش رہیں گی۔

بھگوان اس فانی دنیا میں برندابن میں اپنی لیلائیں دکھانے کیلئے نمودار ہوئے' جو کہ خوشی سے بھرپور ہیں۔ جب بھگوان شری کرشن برندابن میں تھے تو انکے تمام اعمال اپنے گوالے دوستوں کے ساتھ' گوپیوں کے ساتھ' برندابن کے رہنے والوں کے ساتھ اور گئوں کے ساتھ خوش آمیز تھے۔ برندابن کی ساری آبادی شری کرشن کے سوا کچھ نہیں جانتی تھی۔ لیکن بھگوان شری کرشن نے اپنے

پتا نند مہاراج کو بھی اندر دیوتا کی پرستش کرنے سے باز رکھا' کیونکہ وہ اس حقیقت کو ثابت کرنا چاہتے تھے کہ لوگوں کو کسی دیوتا کی پرستش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں صرف بھگوان کی عبادت کرنی چاہئے' کیونکہ انکی آخری منزل شری کرشن کے دھام میں واپس جانا ہے۔

بھگوان شری کرشن کا دھام بھگود۔گیتا کے پندرہویں ادھیائے کے چھٹے شلوک میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

نَہ تَدْبَھاسَیَتے سُوْرْیو نَہ شَشانْکو نَہ پاوَکَح
یَدْگتْوا نَہ نِورْتنْتے تَدْ دھامَہ پَرَمَمْ مَمَہ

"میرا پرم دھام نہ سورج' نہ چاند' نہ آگ اور نہ ہی بجلی سے منور ہے۔ اور جو وہاں پہنچتے ہیں اس مادی دنیا میں کبھی واپس نہیں آتے"۔

یہ شلوک اس دائمی آسمان کا ذکر کرتا ہے۔ قدرتاً ہمارا آسمان کا نظریہ مادی ہے اور ہم اسکو سورج' چاند' ستاروں وغیرہ کی نسبت سے تصور کرتے ہیں' لیکن اس شلوک میں بھگوان بیان کرتے ہیں کہ دائمی آسمان میں سورج' چاند' بجلی یا کسی قسم کی آگ کی ضرورت نہیں پڑتی' کیونکہ روحانی آسمان پہلے ہی برہم جیوتی سے منور ہے۔ برہم جیوتی وہ کرنیں ہیں جو بھگوان سے پھوٹ رہی ہیں۔ ہم دوسرے سیاروں پر پہنچنے کی بڑی کوشش کررہے ہیں' لیکن بھگوان کے دھام کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔ یہ دھام گولوک کہلاتا ہے۔ برہم سمیتا (۵-۳۷) میں بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے' گولوکَ ایوَ نِوسَتیکھِلاتمَہ بھوتَح۔ بھگوان ہمیشہ ہی اپنے دھام یعنی گولوک میں رہتے ہیں' لیکن ان تک اس دنیا سے بھی پہنچا جاسکتا ہے اور اس مقصد کیلئے بھگوان اپنی اصلی صورت یعنی سَتْ - چِدْ- آنَنْدَ - وگْرَہَہ' ظاہر کرنے کیلئے آتے ہیں۔ جب وہ اس صورت کو ظاہر کرتے ہیں تو ہمارے تصور کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیسے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے قیاس کو روکنے کیلئے وہ آتے ہیں اور جیسے ہیں ویسے ہی شیام سندر کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے کم عقل لوگ انکی ہنسی اڑاتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے جیسے آتے ہیں اور انسان کیطرح ہمارے ساتھ کھیلتے ہیں۔ لیکن اس وجہ سے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ بھگوان ہم میں سے ایک ہیں۔ وہ اپنی بے انتہا طاقت سے اپنے آپکو ہمارے سامنے اصلی شکل

میں پیش کرتے ہیں اور اپنی لیلاؤں کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کہ ان لیلاؤں کا نمونہ ہے جو انکے پرم دھام میں ملتی ہیں۔

روحانی آسمان کی چمکدار کرنوں میں ان گنت سیارے تیر رہے ہیں۔ عظیم ترین پرم دھام کرشن لوک سے برہم جیوتی نکلتی ہے اور آنندہ۔ مَیَہ۔ چِنْ۔ مَیَہ سیارے جو کہ مادی نہیں ہیں ان کرنوں میں تیرتے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔ نہ تَدّ بَھاسَیَتے سُوْرْیو نہ شَشانکو نہ پاوَکح، یَدْ گتوا نہ نِور تنتے تَدْ دھامہ پرمم ممہ جو اس روحانی آسمان کو پاسکتا ہے پھر اسے مادی آسمان میں نہیں آنا پڑتا۔ مادی آسمان میں اگر ہم سب سے اونچے سیارے (برہم لوک) تک بھی پہنچ جائیں تو ہم زندگی کی وہی صورتیں پائیں گے یعنی پیدائش۔ موت۔ بیماری اور بڑھاپا۔ لٰہذا چاند کا کیا کہنا۔ مادی کائنات میں کوئی بھی سیارہ مادی ہستی کے ان چار اصولوں سے آزاد نہیں ہے۔

جاندار ایک سیارے سے دوسرے سیارے پر سفر کررہے ہیں، لیکن یہ ایسا نہیں ہے کہ ہم فقط مشینی اہتمام سے جس سیارے پر چاہیں جاسکتے ہیں۔ اگر ہم دوسرے سیاروں میں سفر کرنا چاہتے ہیں تو وہاں جانے کا بھی طریقہ ہے۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یانتی دیوہ۔ ورتا دیوانْ پتریْن یانتی پترْ ورتاح۔ اگر ہم دوسرے سیاروں میں سفر کرنا چاہتے ہیں تو کسی مشینی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے۔ گیتا ہدایت کرتی ہے: یانتی دیوہ۔ ورتا دیوانْ۔ چاند، سورج اور اعلیٰ سیاروں کو سورگ لوک کہا جاتا ہے۔ سیاروں کے تین مختلف درجے ہیں: اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنیٰ سیاروں کے نظام۔ دھرتی درمیانی سیاروں کے نظام سے تعلق رکھتی ہے۔ بھگود۔گیتا ہمیں بتاتی ہے کہ اعلیٰ سیاروں (دیو لوک) کے نظام پر کسطرح بڑے آسان قاعدے سے سفر کیا جاتا ہے۔ یانتی دیوہ۔ ورتا دیوانْ دیوان۔ صرف اس خاص سیارے کے خاص دیوتا کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے اور اس طریقہ سے چاند، سورج یا کسی اعلیٰ سیاروں کے نظام پر پہنچا جاسکتا ہے۔

مگر بھگود۔گیتا ہمیں اس مادی دنیا میں کسی بھی سیارے پر جانے کی نصیحت نہیں کرتی، کیونکہ اگر ہم سب سے اعلیٰ سیارے برہم لوک پر بھی کسی مشینی ایجاد سے چاہے چالیس ہزار سال سفر کرکے چلے بھی جائیں (اور اتنی لمبی زندگی کون جیئے گا؟) تو پھر بھی ہمیں پیدائش، موت، بیماری اور بڑھاپے کی مادی پریشانیاں ملیں

گی۔ لیکن جو اعلیٰ ترین سیارے' کرشن لوک پر یا روحانی آسمان کے کسی اور سیارے پر پہنچنا چاہتا ہے تو اسے ان مادی پریشانیوں سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔ روحانی آسمان کے تمام سیاروں میں سے ایک ہی اعلیٰ ترین سیارہ ایسا ہے جو گولوک برندابن کہلاتا ہے' جوکہ اولین شخصیت بھگوان شری کرشن کا پرم دھام ہے۔ یہ تمام معلومات بھگود۔گیتا میں دی گئی ہیں اور اسکی ہدایت کے ذریعے ہمیں یہ معلومات بھی دی گئی ہیں کہ اس مادی دنیا کو کیسے چھوڑیں اور سچی آنند بھری زندگی روحانی آسمان میں کیسے شروع کریں۔

بھگود۔گیتا کے پندرہویں ادھیائے میں مادی دنیا کی صحیح تصویر دی گئی ہے۔

وہاں یہ لکھا گیا ہے:

اُوردھو۔مُولَمَ اَدھح۔شَاکھَمْ   اَشْوَتھَمْ پَرا ہُر اَوْیَیَمْ
چھَنْدَامسی یَسْیَہ پَرنَانی   یَسْ تَمْ وِیدَہ سَہ وِیدَہ۔وِت

اس شلوک میں مادی دنیا کو درخت بتایا گیا ہے' جس کی جڑیں اوپر کی طرف اور شاخیں نیچے ہیں۔ ہمیں اس درخت کا تجربہ ہے جس کی جڑیں اوپر کی طرف ہیں۔ اگر کوئی دریا کے کنارے یا پانی کے تالاب کے کنارے کھڑا ہوتا ہے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ جن درختوں کا عکس پانی میں پڑتا ہے وہ الٹے نظر آتے ہیں یعنی وہ نیچے سے اوپر کی طرف ہیں' شاخیں نیچے کو جاتی ہیں اور جڑیں اوپر۔ اسی طرح یہ مادی دنیا روحانی دنیا کا عکس ہے۔ مادی دنیا حقیقت کا محض سایہ ہے۔ سائے میں کوئی حقیقت یا ٹھوس پن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن سائے سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ٹھوس پن یا حقیقت ہے۔ اسی طرح سے ریگستان میں پانی نہیں ہوتا' لیکن سراب سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ کوئی پانی جیسی چیز تو ہے۔ مادی دنیا میں پانی نہیں ہے' خوشی نہیں ہے' لیکن حقیقی خوشی کا اصلی پانی روحانی دنیا میں ہے۔

بھگوان مشورہ دیتے ہیں کہ ہم روحانی دنیا کو مندرجہ ذیل طریقے سے پائیں۔

(ب۔گ ۱۵-۵)۔

نِرمَانَہ۔مَوہَا جِتَہ۔سَنْگَہ۔دَوشَا   اَدھیاتمَہ۔نِتیا وِنِورتَہ۔کَامَاح
دْوَنْدْوَیرْ وِمُکتَاح سُکھَہ۔دُکھَہ۔سَمجْنَیرْ   گچھنتی اَمُوڈھاح پَدَمْ اَوْ
یَیَمْ تَتْ

اس پَدَمْ اَوْیَیَمْ یعنی دائمی دھام پر اس سے پہنچا جاسکتا ہے جو نِرْمَانَہ۔ مَوْہَہ ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے؟ ہم القاب کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ کوئی جناب بننا چاہتا ہے تو کوئی مالک بننا چاہتا ہے۔ کوئی صدر بننا چاہتا ہے' یا امیر یا بادشاہ یا کچھ اور۔ جب تک ہم ان القاب سے وابستہ ہیں تب تک ہم جسم سے وابستہ ہیں' کیونکہ القاب کا تعلق جسم سے ہی ہوتا ہے' جبکہ ہم یہ جسم نہیں ہیں اور اسکا احساس کرنا ہی روحانی تکمیل میں پہلی منزل ہے۔ ہم مادی قدرت کے تین گنوں سے وابستہ ہیں۔ لیکن ہمیں بھگوان کی بھگتی کے ذریعے ان سے ناوابستہ رہنا چاہئے۔ جب تک ہم بھگوان کی بھگتی سے وابستہ نہیں ہوتے ہیں تب تک ہم مادی قدرت کے گنوں سے کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ القاب اور موہ ہماری حرص و ہوس یعنی مادی قدرت پر تسلط جمانے کی خواہش کی وجہ سے ہیں۔ جب تک کہ ہم مادی قدرت پر تسلط قائم کرنے کا رجحان نہیں چھوڑتے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ ہم اعلیٰ ترین بادشاہت یعنی سناتن دھام میں واپس جاسکیں۔ صرف وہی شخص اس غیرفانی دائمی دھام کو آسانی سے حاصل کرسکتا ہے جو کہ جھوٹی مادی مسرتوں کی کشش میں الجھا ہوا نہیں اور جو بھگوان کی خدمت میں ثابت قدم ہے۔ وہ اس غیرفانی دائمی سلطنت تک باآسانی پہنچ سکتا ہے۔

گیتا (۸-۲۱) میں بیان کیا گیا ہے۔

اَوْیَکْتَوْ کْشَرَ اِتْیُکْتَسْ تَمْ آہُح پَرَمَامْ گَتِمْ
یَمْ پْرَاپْیَہ نَہ نِوَرْتَنْتے تَدْ دھامَہ پَرَمَمْ مَمَہ

اَوْیَکْتَہ کا مطلب ہے جو آشکار نہیں ہے۔ تمام مادی دنیا بھی ہمارے سامنے آشکار نہیں ہے۔ ہمارے حواس اتنے نامکمل ہیں کہ اس مادی کائنات کے اندر ہم تمام ستاروں کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ ویدک شاستروں میں ہمیں تمام سیاروں کے متعلق بہت سی معلومات مل سکتی ہیں اور ہم اس پر یقین کریں یا نہ کریں۔ ویدک شاستروں میں خاص کر شریمد بھاگوتم میں تمام اہم سیاروں کا ذکر کیا گیا ہے اور روحانی دنیا کو جو کہ اس مادی دنیا سے پرے ہے' اَوْیَکْتَہ بیان کیا گیا ہے یعنی وہ جو آشکار نہیں ہے۔ ہمیں اس اعلیٰ ترین دھام کی آرزو یا جستجو کرنی چاہئے کیونکہ جب ہم اس دھام کو پالیں گے تو ہمیں پھر اس مادی دنیا میں واپس آنا نہیں پڑے گا۔

اسکے بعد کوئی یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ بھگوان کے اس پرم دھام تک پہنچنے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس کی جانکاری آٹھویں ادھیائے میں یوں دی گئی ہے۔

اَنْتَہ۔ کالے چہ مام ایوہ سمَرَنْ مُکتوا کلیورم
یہ پریاتی سہ مَد۔ بھاوم یاتی ناستیترہ سَنشیَح

"جو کوئی بھی زندگی کے خاتمے پر اپنے جسم کو مجھے یاد کرتے ہوئے چھوڑتا ہے' فوراً میری قدرت کو پالیتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے"۔ (ب-گ ۸-۵) مرتے وقت جو کوئی شری کرشن کو یاد کرتا ہے' شری کرشن کے پاس جاتا ہے۔ اسے شری کرشن کی صورت کو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ اگر وہ اس صورت کو یاد کرتا ہوا اپنے جسم کو چھوڑتا ہے تو وہ روحانی دھام کو پالیتا ہے۔ مَد۔ بھاوم پرم پرش کی قدرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پرم پرش سَت۔ چد۔ آنندہ۔ وگرہ ہے یعنی اس کی صورت دائمی اور علم و آنند سے بھرپور ہے۔ ہمارا موجودہ جسم سَت۔ چد۔ آنندہ نہیں ہے۔ یہ اَسَت ہے' سَت نہیں۔ اس کو بقاء نہیں فنا ہے۔ یہ چت یعنی گیان سے بھرپور نہیں ہے' بلکہ جہالت سے بھرپور ہے۔ ہمیں روحانی دھام کا کوئی گیان نہیں ہے نہ ہمیں اس مادی دنیا کا مکمل علم ہے۔ یہاں ہم بہت سی چیزوں سے بے خبر ہیں۔ جسم نِرانندہ بھی ہے۔ آنند کے بجائے یہ دکھ سے بھرا ہوا ہے۔ جن تمام مصیبتوں کا ہم مادی دنیا میں سامنا کرتے ہیں' سب جسم سے پیدا ہوتی ہیں لیکن جو اس جسم کو پرم پرش بھگوان شری کرشن کو یاد کرتا ہوا چھوڑتا ہے' ایک دم سَت۔ چت۔ آنندہ جسم کو پالیتا ہے۔

اس جسم کو چھوڑنے اور مادی دنیا میں دوسرے جسم کو اپنانے کا طریقہ بھی ترتیب شدہ ہے۔ انسان مرتا ہے یہ طے ہونے کے بعد کہ وہ آئندہ زندگی میں کونسی قسم کا جسم اختیار کرے گا۔ اعلیٰ اختیار ہستیاں نہ کہ خود جاندار یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اس زندگی میں اپنے اعمال کے مطابق ہم ابھرتے ہیں یا ڈوبتے ہیں۔ یہ زندگی آئندہ زندگی کی تیاری کے لئے ہے۔ لہٰذا اگر ہم اس زندگی میں بھگوان کے دھام میں ترقی پانے کی تیاری کرتے ہیں' تب یقیناً اس مادی جسم کو چھوڑنے کے بعد ہم بھگوان کیطرح روحانی جسم اپنائیں گے۔

جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے مختلف قسم کے روحانیت پرست ہیں' یعنی برہم

وادی، پرماتما وادی اور بھگت، اور برہم جیوتی (روحانی آسمان) میں بے شمار روحانی سیارے ہیں۔ ان سیاروں کی گنتی اس مادی دنیا کے تمام سیاروں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ یہ مادی دنیا انداز تخلیق کا ایک چوتھائی ہے (اَیکا مشینَنہ ستِھتو جَگَت)۔ اس مادی ٹکڑے میں کروڑوں اربوں کائناتیں اور کھربوں سیارے، سورج، ستارے اور چاند موجود ہیں۔ لیکن یہ پوری مادی تخلیق کل تخلیق کا صرف ٹکڑا ہے۔ تخلیق کا زیادہ حصہ روحانی آسمان میں ہے۔ جو کوئی بھی اعلیٰ ترین برہم کے وجود میں مل جانا چاہتا ہے تو وہ ایک دم پرم پرش بھگوان، کی برہم جیوتی میں منتقل کردیا جاتا ہے اور اس طرح وہ روحانی آسمان کو پالیتا ہے۔ وہ بھگت جو بھگوان کی صحبت کا لطف اٹھانا چاہتا ہے، ویکنٹھ سیاروں میں داخل ہوتا ہے جو بے شمار ہیں۔ وہاں پرم پرش بھگوان اپنے مکمل پھیلاؤ سے چار ہاتھوں اور مختلف ناموں سے جیسے پردیمن، انی رودھ، گووندا، وغیرہ نارائن کے روپ میں انکی سنگت کرتا ہے۔ للٰذا روحانیت پرست زندگی کے اختتام پر برہم جیوتی، پرماتما یا پرم پرش بھگوان شری کرشن کو یاد کرتے ہیں۔ ان تمام حالتوں میں وہ روحانی آسمان میں داخل ہوتے ہیں، لیکن صرف بھگت یعنی جو بھگوان کے ذاتی رابطہ میں ہے، ویکنٹھ سیاروں یا گولوک برندابن میں داخل ہوگا۔ بھگوان اس کے متعلق مزید کہتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں"۔ اس پر پکا یقین کرنا چاہئے۔ ہمیں اس کو رد نہیں کرنا چاہئے جو ہمارے خیال سے نہ ملتا ہو، ہمارا رویہ ارجن جیسا ہونا چاہئے کہ "جو کچھ بھی آپ نے کہا ہے مجھے اس پر یقین ہے"۔ للٰذا جب بھگوان کہتے ہیں کہ موت کے وقت جو کوئی بھی ان کو برہم، پرماتما یا بھگوان کے روپ میں یاد کرتا ہے، یقیناً روحانی آسمان میں داخل ہوجاتا ہے۔ تب اس پر یقین نہ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

بھگود۔گیتا وہ عام اصول بھی بیان کرتی ہے جس سے موت کے وقت پرم پرش کو یاد کرنے سے روحانی سلطنت میں داخل ہونا ممکن ہوجاتا ہے۔

یَم یَم وَاپی سمَرَنْ بھاوَمْ تیَجَ تیَنتیے کلیوَرَمْ
تَم تَم اَیوَئیتی کَونتیَیہ سَدَا تَدبَھاوَ بھاوِتَح

"اے کنتی کے بیٹے! جسم چھوڑتے وقت انسان جس جس حالت کو یاد کرتا ہے، وہ یقیناً اسی حالت کو حاصل کرتا ہے"۔ اب ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مادی

قدرت بھگوان کی بہت سی شکتیوں میں سے ایک کا مظاہرہ ہے۔ وشنو پران (۶-۷-۶۱) میں بھگوان کی تمام شکتیوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

وِشنُو- شَکتِح پَرَا پَرو ٗکتَا کشیترَہ- جنَاکھیَا تتھاپَرَا
اَوِدیَا- کَرمَہ- سَمجنَانیَا ترِتییَا شَکتِرِا شیَتے

بھگوان کی مختلف اور بے شمار شکتیاں ہیں جو ہمارے تصور سے بھی ماورا ہیں، البتہ عظیم رشی یا مکت آتماؤں نے ان شکتیوں کا مطالعہ کیا ہے اور انکا تین حصوں میں تجزیہ کیا ہے۔ یہ تمام شکتیاں وشنُو شَکتی ہیں، یعنی وہ بھگوان وشنو کی ہی مختلف شکتیاں ہیں۔ اولین شکتی پَرَا یعنی روحانی ہے۔ جاندار بھی اعلیٰ شکتی سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ پہلے واضح کیا جاچکا ہے۔ دوسری شکتیاں یعنی مادی شکتیاں تموگن میں ہیں۔ مرتے وقت یا تو ہم اس مادی دنیا کی ادنیٰ شکتی میں رہ سکتے ہیں یا ہم روحانی دنیا کی شکتی میں منتقل ہوسکتے ہیں۔ اس لئے بھگود گیتا (۸-۶) کہتی ہے۔

یَم یَم وَاپی سمرَن بَھاوَم تیَجَ تیَنتے کَلیوَرَم
تَم تَم اَیوئیتی کَونتَییَہ سَدَا تَد- بَھاوَہ- بَھاوِتح

"اے کنتی کے بیٹے! جسم چھوڑتے وقت انسان جس جس حالت کو یاد کرتا ہے، وہ یقیناً اسی حالت کو حاصل کرتا ہے"۔

زندگی میں ہم مادی یا پھر روحانی شکتی کے بارے میں سوچنے کے عادی ہوگئے ہیں تو ہم اپنی توجہ کو مادی شکتی سے ہٹاکر روحانی شکتی کی طرف کیسے منتقل کرسکتے ہیں؟ ایسی بہت سی تصانیف ہیں جو ہمارے خیالوں کو مادی شکتی سے بھر دیتی ہیں جیسے اخبار، رسائل، ناول وغیرہ۔ ان تصانیف میں کھوئی ہوئی ہماری سوچ کو ویدک تصانیف کی طرف منتقل کرنی چاہئے۔ اسلئے عظیم رشیوں نے بہت سی ویدک تصانیف لکھی ہیں جیسے کہ پران وغیرہ۔ پران فرضی نہیں ہیں وہ تاریخی تحریریں ہیں۔ چیتنیہ چرت امرت (مدھیہ ۲۰-۱۲۲) میں مندرجہ ذیل شلوک ہے:

مَایَا- مُگدھہ جیویرہ نَاہی سوَتح کَرشنَہ- جنَانہ
جیویرَے کَرپَایَہ کَیلا کَرشنَہ ویدَہ- پرَانَہ

فراموش کار جاندار یعنی پابند آتمائیں بھگوان سے اپنا رشتہ بھول چکی ہیں اور

مادی مشاغل کی فکر میں کھو گئی ہیں۔ محض اس کی سوچنے کی شکتی کو روحانی آسمان کی طرف منتقل کرنے کیلئے کرشن-دوائیپاینہ ویاس نے ہمیں بہت سی تصانیف دی ہیں۔ پہلے انھوں نے ویدوں کو چار حصوں میں بانٹ دیا۔ پھر ان کو پرانوں میں واضح کیا ہے اور کم قابل لوگوں کے لئے انھوں نے مہابھارت لکھی۔ مہابھارت میں بھگود-گیتا دی گئی ہے۔ پھر تمام ویدک ادب کا خلاصہ ویدانت سوتر میں کیا گیا ہے اور مستقبل کی رہنمائی کے لئے انھوں نے ویدانت سوتر کا قدرتی تبصرا یعنی شریمد بھاگوتم دی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اپنے دماغ کو ان ویدک تصانیف کو پڑھنے میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ بالکل جیسے مادیت پرست اپنے دماغ کو اخبارات، رسائل اور بہت سی مادی تصانیف کے پڑھنے میں مصروف رکھتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی توجہ کو ان تصانیف کی طرف منتقل کرنا چاہیئے جو کہ ویاس دیو نے ہمیں دی ہیں۔ اس طریقہ سے ہمارے لئے بھگوان کو موت کے وقت یاد رکھنا ممکن ہو جائے گا۔ بھگوان نے صرف یہی راستہ تجویز کیا ہے اور وہ نتیجے کے ضامن ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں"۔

تَسمَاتْ سَرْوِیشُو کَالیشُو مَامَ اَنُسمَرَہ یُدھیہ چہ
مَیْرپِتہ-مَنو-بُدھِر مَامَ اَیو ئیشْیَسَمْشیَح

"لہذا اے ارجن! تمھیں ہمیشہ کرشن روپ کو یاد کرنا چاہیئے، اور ساتھ ہی جنگ کرنے کے مقررہ فرض کو بھی نبھانا چاہیئے، پھر اپنے کرموں کو مجھے ارپن کرکے اور اپنے من اور عقل کو مجھ پر جما کر بے شک تم مجھے حاصل کرو گے" (ب گ ۸--۷)۔

بھگوان ارجن کو یہ نصیحت نہیں کرتے ہیں کہ وہ صرف انہیں یاد کرے اور اور کام کو چھوڑ دے۔ نہیں۔ بھگوان کبھی ایسی چیز تجویز نہیں کرتے جو ناقابل عمل ہو۔ اس مادی دنیا میں جسم کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں کام کرنا پڑتا ہے۔ انسانی سماج کو تقسیم کار کے مطابق معاشرے کے چار طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ برہمن، کھشتری، ویشیہ اور شودر۔ طبقہ یعنی عقل مند طبقہ ایک طرح کا کام کر رہا ہے، کھشتری یعنی انتظامی طبقہ دوسری طرح کا کام کر رہا ہے اور تاجر اور مزدور طبقہ اپنے اپنے خاص فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انسانی سماج میں چاہے کوئی مزدور

ہے' تاجر ہے' ناظم ہے یا کسان یا اگر کوئی اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کہ ادیب' سائنسدان یا عالم' ان سب کو اپنے بقائے وجود کیلئے کام کرنا پڑتا ہے۔ بھگوان اسلئے ارجن کو بتاتے ہیں کہ اپنے کام کو نہیں چھوڑنا چاہئے' لیکن جب وہ کام میں مصروف ہو تو اسے کرشن کو یاد رکھنا چاہئے (مَامَ اَنسمَرَ ہ)۔ جب وہ جینے کے لئے جدوجہد کررہا ہے' اگر وہ شری کرشن کو یاد کرنے کی مشق نہیں کرتا ہے تو پھر موت کے وقت بھی شری کرشن کو یاد کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ شری چتینیہ مہاپربھو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ بھگوان کے ناموں کو گانے کی مشق کرنی چاہئے (کِیرْ تَنِییَح سدَا ہَرِ ح) بھگوان کے نام اور بھگوان مختلف نہیں ہیں اسلئے بھگوان شری کرشن کی ارجن کو ہدایت "مجھے یاد کرو" اور شری چیتنیہ مہاپربھو کا فرمان کہ "ہمیشہ بھگوان شری کرشن کا نام لے لو" ایک ہی ہدایت ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ شری کرشن اور شری کرشن کے نام الگ نہیں ہیں۔ ایک خود مختار روحانی رتبے میں (جس میں دوئی نہیں) تعلق اور متعلق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں ہمیشہ دن کے چوبیس گھنٹے بھگوان کو یاد رکھنے کی مشق کرنی چاہئے' جس کے لئے ہمیں انکا نام لینا چاہئے اور اپنی زندگی کے اعمال کو اسطرح سے ڈھالنا چاہئے کہ ہم ہمیشہ ان کو یاد رکھ سکیں۔

یہ کیسے ممکن ہے؟ آچاریوں نے مندرجہ ذیل مثال دی ہے۔ اگر شادی شدہ عورت کسی دوسرے مرد کی طرف راغب ہے یا کسی مرد کا اپنی بیوی کے بجائے دوسری عورت کی طرف لگاؤ ہے تب یہ لگاؤ بہت مضبوط مانا جاتا ہے۔ ایسے لگاؤ والا ہمیشہ اپنے محبوب کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ بیوی جو اپنے عاشق کو یاد کرتی ہے' اپنے گھر کا کام کرتے ہوئے بھی ہمیشہ اس سے ملنے کی آرزومند رہتی ہے۔ دراصل وہ اپنے گھر کا کام کاج اور بھی دھیان سے کرتی ہے تاکہ اسکے شوہر کو اسکے لگاؤ پر شک نہ ہوجائے۔ اسی طرح ہمیشہ اعلیٰ عاشق شری کرشن کو یاد رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی اپنے مادی فرائض بھی نہایت عمدہ طریقے سے سرانجام دینے چاہئیں۔ یہاں پیار کے مستحکم جذبے کی ضرورت ہے۔ اگر بھگوان کے لئے ہم پیار کا مستحکم جذبہ رکھتے ہیں تب ہم اپنا فرض نبھاتے ہوئے انہیں یاد رکھ سکتے ہیں۔ بس ہمیں پیار کے اس جذبے کی پرورش کرنی چاہئے۔ مثال کے طور پر ارجن ہمیشہ شری کرشن کو یاد کرتے

رہتے تھے۔ وہ شری کرشن کے مستقل ساتھی تھے اور ساتھ ہی وہ جنگجو سپاہی بھی تھے۔ شری کرشن نے انہیں یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ لڑائی چھوڑ کر دھیان لگانے کے لئے جنگلوں میں چلے جائیں۔ جب بھگوان کرشن ارجن کو یوگا نظام کی وضاحت کرتے ہیں تو ارجن کہتے ہیں کہ اس نظام کی مشق میرے لئے ممکن نہیں ہے۔

اَرجُنَہ اُواچَہ

یَو' یَم یَوگَس تْوَیَا پْرَوکْتَح سَامْیِینَہ مَدھُسُودَنَہ

اَیتَسْیَاہَم نَہ پَشْیَامِی چَنْچَلتْوَاتْ سْتِھتِم سْتِھرَامْ

''ارجن نے کہا' اے مدھوسودن! آپ نے جس یوگا کے طریقے کا خلاصہ بیان کیا ہے' مجھے ناقابل عمل اور ناقابل برداشت لگتا ہے' کیونکہ من بیقرار اور چنچل ہے''۔ (ب۔گ۔۶۔۳۳)

لیکن بھگوان کہتے ہیں۔

یَوگِنَامْ اَپِی سَرْوَیشَامْ مَدْ۔گَتیناَنْتَراتْمَنَا

شْرَدّھَاوَانْ بَھجَتِے یَو مَامْ سَہ مَے یُکْتَتَمو مَتَح

''تمام یوگیوں میں سے جو یوگی پورے یقین کے ساتھ ہمیشہ مجھ میں رہتا ہے' میرے بارے میں سوچتا ہے اور میری روحانی پریم بھگتی کرتا ہے وہ یوگی سب سے زیادہ مجھ سے جوڑا ہوا ہے اور سب سے عظیم ہے۔ یہ میری رائے ہے''۔(ب۔گ۔۶۔۴۷) لہٰذا وہ جو ہمیشہ بھگوان کو یاد کرتا ہے سب سے اعلیٰ ترین یوگی ہے' عظیم ترین گیانی ہے اور ساتھ ہی اعلیٰ ترین بھگت بھی ہے۔ بھگوان ارجن کو بتاتے ہیں کہ کھشتری ہوتے ہوئے وہ لڑنا نہیں چھوڑ سکتا' لیکن اگر شری کرشن کو یاد کرتے ہوئے ارجن لڑتے ہیں تب وہ مرتے وقت بھی شری کرشن کو یاد کر سکیں گے۔ البتہ ہمیں اپنے آپ کو پوری طرح بھگوان کی روحانی پریم بھگتی سیوا کے حوالے کر دینا چاہئے۔

دراصل ہم اپنے جسم سے کام نہیں کرتے' بلکہ من اور بدھی (عقل) سے کرتے ہیں۔ اسلئے اگر بدھی اور من ہمیشہ بھگوان کو یاد کرنے میں مصروف رہتے ہیں تب قدرتی طور پر حواس بھی انکی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ سطحی طور پر کم سے کم' حواس کی سرگرمیاں وہی رہتی ہیں' لیکن شعور بدل جاتا ہے۔ بھگود۔گیتا

ہمیں سکھاتی ہے کہ کسطرح من اور بدھی کو بھگوان کے خیال میں مشغول رکھنا چاہئے۔ ایسی مشغولات ہمیں بھگوان کے دھام میں منتقل کرنے کے قابل بنادے گا۔ اگر من شری کرشن کی خدمت میں مصروف ہے' تب حواس خود بخود انکی خدمت کرنے میں مصروف ہونگے۔ یہی فن ہے اور یہی بھگود۔گیتا کا راز ہے: شری کرشن کے خیال میں مکمل طور پر مشغول رہنا۔

موجودہ انسان نے چاند پر پہنچنے کے لئے بڑی سخت جدوجہد کی ہے' لیکن اس نے اپنے آپکو روحانی طور پر بلند کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ اگر انسان کی زندگی کے پچاس سال باقی ہیں تو اسے اس مختصروقت کو پرم پرش بھگوان کو یاد کرنے کی مشق میں صرف کردینا چاہئے۔ یہ مشق ہی بھگتی کا طریقہ ہے۔

شْرَوَنَمْ کِیرْتَنَمْ وِشْنوح سمَرَنَمْ پادہ سیونَمْ
ارْچَنَمْ وَنْدَنَمْ داسیَمْ سَکھیَمْ آتمہ۔نِویدنَمْ

(شریمد بھاگوتم ۷۔۵۔۲۳)

ان نو طریقوں میں سے شْرَوَنَمْ یعنی بھگود۔گیتا کو عارف کامل انسان سے سننا سب سے آسان ہے' شْرَوَنَمْ سے ہمارا من پرم پرش کے خیال کی طرف مڑجائے گا' اسے بھگوان کی طرف راغب کرے گا اور جسم چھوڑنے پر اسے روحانی جسم پانے کے قابل بنادے گا' جوکہ بھگوان کی سنگت کے لئے موزوں ہے۔

بھگوان آگے چل کر کہتے ہیں:۔

ابھیاسہ۔یوگہ۔یکتینہ چیتسا نانیہ۔گامنا
پرمَمْ پرشَمْ دویَمْ یاتی پارتھانچنتینْ

"اے پارتھ! جو شخص اپنے من کو مجھے یاد کرنے میں ہیشہ لگائے رکھ کر اس راستے سے بھٹکے بغیر' پرم پرش بھگوان کے روپ میں میرا دھیان کرتا ہے وہ یقیناً مجھے حاصل کرتا ہے"۔ (ب۔گ۔۸۔۸)

یہ بڑا مشکل طریقہ نہیں ہے۔ تاہم انسان کو اسے تجربہ کار شخص سے سیکھنا چاہئے۔ تدوِجنانارتھم سہ گرُم ایوابھیگچھیت ہمیں اس شخص کے پاس پہنچنا چاہئے جو پہلے ہی ریاض کررہا ہو۔ من ہیشہ ادھرادھر بھٹکتا رہتا ہے' لیکن ہمیں من کو پرم پرش بھگوان شری کرشن کی صورت پر یا انکے نام کی آواز پر ہیشہ مرکوز کرنے

کی مشق کرنی چاہئے۔ من قدرتاً بے چین ہے۔ ادھر ادھر بھٹکتا ہے۔ لیکن شری کرشن کی آواز کے ارتعاش ہی سے چین سے رہ سکتا ہے۔ اس طرح ہمیں ہمیشہ روحانی دھام یعنی روحانی آسمان میں پرم پرش بھگوان پَدَ مَمْ پُدْ سْمَ پر دھیان لگانا چاہئے اور اس طرح انہیں پانا چاہئے۔ آخری تکمیل یعنی خود شناسی کی آخری منزل حاصل کرنے کے طریقے بھگود۔گیتا میں بیان کئے گئے ہیں اور اس گیان کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں، کسی کو ممانعت نہیں ہے۔ تمام جماعتوں کے انسان بھگوان شری کرشن کو یاد کرنے سے انکے قریب پہنچ سکتے ہیں، کیونکہ انکے بارے میں سننا اور انکو یاد کرنا ہر ایک کے لئے ممکن ہے۔

آگے چل کر بھگوان کہتے ہیں (ب۔گ ۹۔۳۲ تا ۳۳)

مَام ہی پَارتھہ وِیپَاشْرِ تیَہ یٔے' پی سیُح پَاپَہ۔ یَونیَح
سْتْرِیَو وَیشیَاسْ تَتَھا شُودْرَاسْ تیٔے' پی یَانْتی پَرَامْ گَتِمْ

کِمْ پُنَر بْرَاہْمَنَاح پُنْیَا بَھکْتَا رَاجَرْ شَیَسْ تَتَھا
اَنِتیَمْ اَسُکھَم لَوکَمْ اِمَمْ پْرَاپیَہ بَھجَسْو مَامْ

بھگوان کہتے ہیں کہ تاجر، گری ہوئی عورت یا مزدور یا حقیر ترین طبقے کے انسان بھی پرم ستیہ کو پاسکتے ہیں۔ کسی کو زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ جو کوئی بھگتی یوگا کے اصول کو قبول کرتا ہے اور بھگوان کو زندگی کی آخری منزل مقصود یعنی سب سے اونچا ہدف مانتا ہے، روحانی آسمان میں بھگوان کے قریب پہنچ سکتا ہے۔ اگر کوئی بھگود۔گیتا میں بیان کئے گئے اصولوں کو اپناتا ہے وہ اپنی زندگی کو مکمل کرسکتا ہے اور زندگی کے تمام مسائل کو ہمیشہ کے لئے حل کرسکتا ہے۔ یہ تمام بھگود۔گیتا کا لب لباب ہے۔

حرف آخر یہ کہ بھگود۔گیتا روحانی ادب ہے، جسے بڑے غور سے پڑھنا چاہئے۔

گِیتَا۔ شَاسْتْرَمْ اِدَمْ پُنْیَمْ یح پَٹھیتْ پْرَیَتح پُمَانْ

اگر کوئی بھگود۔گیتا کی ہدایت پر اچھی طرح سے عمل کرتا ہے تو وہ زندگی کے تمام تفکرات اور مصائب سے چھٹکارہ پاسکتا ہے۔ بَھیَہ۔ شَوکَادی۔ وَرْجِتح۔ وہ

شخص اس زندگی کے تمام خوف و ہراس سے رہا ہو جائے گا اور اسکی آئندہ زندگی روحانی ہو جائے گی۔ (گیتا۔ ماہا تمیہ ا)

اور ایک مزید فائدہ یہ بھی ہے۔

گیتا دھیایَنَہ۔ شیلسیَہ پرَاناَیمَہ۔ پرَسیَہ چَہ
نَیوَ سنتی ہی پاپانی پورو۔ جنمہ۔ کرتانی چَہ

"اگر کوئی شخص بھگود۔گیتا کا مطالعہ خلوص اور سنجیدگی سے کرے تو بھگوان کی کرپا سے اسکے پچھلے برے کرموں کے ردعمل کا اثر نہیں ہوگا"۔ (گیتا ماہاتمہ ۲)

بھگوان نے بھگود۔گیتا کے آخری حصے میں اعلانیہ کہا ہے۔ (ب۔گ۔ ۱۸-۶۶)

سَروَ۔ دھرمان پرتیجیَہ مام ایکم شرنم وَرج
اہم توام سَروَ۔ پاپیبھیو موکشیشیامی ما شچَہ

"سب دھرموں (فرائض) کو چھوڑ کر، میری شرن میں آجاؤ۔ میں تمھیں سب پاپوں سے مکت کرودنگا، ڈرو مت"۔ اسطرح بھگوان اس کی تمام ذمہ داری لیتے ہیں جو اپنے آپکو انکے حوالے کردیتا ہے۔ اور وہ اسکے گناہوں کے تمام ردعمل کی تلافی کردیتے ہیں۔

مالنیَ موچنم پنسام جلَہ۔ سنانم دنیَ دنیَ
سکرد گیتامرتہ۔ سنانم سمسارہ۔ ملَہ۔ ناشنم

کوئی ہر روز پانی میں نہا کر اپنے آپ کو صاف کرسکتا ہے، لیکن اگر کوئی بھگود۔گیتا کے پوتر گنگا جل میں ایک بار بھی نہالیتا ہے تو مادی زندگی کی تمام گرد اس سے مٹ جاتی ہے۔ گیتا مہاتما۳)

گیتا سو۔گیتا کرتویا کم انییح شاسترہ۔ وستریح
یا سویم پدمانابھسیَہ مکھہ۔ پدماد ونحسرتا

کیونکہ بھگود۔گیتا کا پیغام پرم پرش بھگوان نے دیا ہے، لہٰذا کسی اور ویدک ادب کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھگود۔گیتا کو باقاعدہ توجہ سے سننے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں لوگ دنیاوی سرگرمیوں میں اتنا کھوئے ہوئے ہیں کہ انکے لئے تمام ویدک شاستر کو پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اسکی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ ایک کتاب بھگود۔گیتا کافی ہے، کیونکہ یہ ساری ویدک شاستروں کا

نچوڑ ہے اور خاص کر کیونکہ خود پرم پرش بھگوان نے پیغام دیا ہے (گیتا ماہا تمیہ-۴)
جیسے کہ کہا گیا ہے:

بَھارَتامِرْتَہ- سَرْوَسْوَمْ وِشْنُو- وَکْتْرادْوِنِحسْرِتَمْ
گِیتَا- گَنْگوْدَکَمْ پِیتْوا پُنَرْجَنْمَہ نَہ وِدْیَتے

"جو گنگا جل پیتا ہے، مکتی پالیتا ہے۔ لیکن جو بھگود-گیتا کا امرت پیتا ہے اس کا کہنا ہی کیا؟ گیتا مہابھارت کا امرت ہے اور خود بھگوان شری کرشن سناتے ہیں جو اصلی وشنو ہیں" - (گیتا ماہا تمیہ-۵) بھگود-گیتا پرم پرش بھگوان کے منہ سے نکلی ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ گنگا بھگوان کے کنول چرنوں سے نکلی ہے۔ یقیناً پرم پرش بھگوان کے منہ اور پاؤں میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن غیر جانب دارانہ رویہ سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بھگود-گیتا گنگا جل سے بھی زیادہ اہم ہے۔

سَرْوو پَنِشَدوْ گَاوو دوگْدھا گوپَالَہ- نَنْدَنَح
پَارتھو وَتسَح سُو- دھیرْ بھوکْتَا دُگْدھَمْ گِیتَامِرْتَمْ مَہَتْ

"یہ گیتوپنشد یعنی بھگود-گیتا جو تمام اپنشدوں کا نچوڑ ہے گائے کی مانند ہے اور بھگوان کرشن جو کہ گوالے کی حیثیت سے مشہور ہیں اس گائے سے دودھ نکال رہے ہیں۔ ارجن بچھڑے کی مانند ہے، جبکہ عالم اور شدھ بھگت بھگود-گیتا کا امرت بھرا دودھ پیتے ہیں۔ (گیتا ماہا تمیہ۶)

اَکَمْ شَاسْتْرَمْ دیوَکِی- پُتْرَہ- گِیتَمْ اَکوْ دیوْ دیوَکِی- پُتْرَہ ایوَ
اَکوْ مَنْتْرَسْ تَسْیَہ نَامَانی یَانی کَرْمَا پِییکَمْ تَسْیَہ دیوَسْیَہ سیوَا
(گیتا مہا تمیہ ۷)

موجودہ وقت لوگ ایک شاستر، ایک ایشور، ایک دھرم اور ایک پیشے کے لئے نہایت شوقین ہیں۔ لہٰذا اَیکَمْ شَاسْتْرَمْ دیوَکِی- پُتْرَہ- گِیتَمْ- : صرف ایک شاستر بھگود گیتا ہو جو پوری دنیا کے لئے ہو۔ اَیکوْ دیو وْ دیوَکِی- پُتْرَہ ایوَہ : پوری دنیا کے لئے ایک ہی ایشور ہو -- شری کرشن۔ اَیکوْ مَنْتْرَسْ تَسْیَہ نَامَانی۔ : اور ایک منتر، ایک پراتھنا ہو -- انکے نام کا کرتن: ہرے کرشن ہرے کرشن کرشن کرشن ہرے ہرے / ہرے رام ہرے رام رام رام ہرے ہرے۔ کرم اپییے اَیکَمْ تیسیے دیوسیہ سیوا: اور صرف ایک ہی عمل ہو -- پرم پرش بھگوان کی سیوا۔

گرو پرم پرا

اَیوَم پَرَمپَرا- پَراپتَم اِمَم راجَرشیَو وِدُہ

(بھگود- گیتا 2.4) بھگود- گیتا اصلی صورت میں ورثہ بہ ورثہ ہم تک اس گرو پرم پرا کے ذریعے پہنچی ہے-

1- شری کرشن
2- برہما
3- نارد
4- ویاس
5- مدھو
6- پدم نابھ
7- نرہری
8- مادھو
9- اکشوبیہ
10- جے تیرتھ
11- گیان سندھو
12- دیاندھی
13- ودیاندھی
14- راجندر
15- جے دھرم
16- پرشوتم
17- برہمنیاتیرتھ
18- ویاس تیرتھ
19- لکشمی پتی
20- مادھویندر پوری
21- ایشور پوری (نیتیہ نند' ادویت)
22- شری چیتنیہ مہاپربھو
23- روپ' (سوروپ' سناتن)
24- رگوناتھ' جیو
25- کرشن داس
26- نروتم
27- وشواناتھ
28- بلدیو' جگناتھ
29- بھکتی ونود
30- گور کشور
31- بھکتی سدھانت سرسوتی
32- اے- سی- بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد

ادھیائے پہلا

ارجن وشادیوگ

(کروکشیتر کے میدان جنگ میں سینا کا منظر)

شلوک 1

دھرتراشٹرہ اواچہ

دھرمہ کشیترے کروکشیترے سماویتا یُیتسوح
مامکاح پانڈواش چئیوہ کم اکروتہ سنجیہ

دھرت راشٹر نے کہا، اے سنجے! دھرم بھومی کروکھیشتر میں جنگ کی خواہش سے جمع ہوئے میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا؟

شلوک 2

سنجیہ اواچہ

درشٹوا تو پانڈوانیکم ویوڈھم دریودھنس تدا
آچاریم اپسنگمیہ راجا وچنم ابرویت

سنجے نے کہا، اے راجہ! اس وقت پانڈو کے ذریعے رچی ہوئی سینا کو دیکھ کر راجہ دریودھن نے اپنے گرو درون آچاریہ کے پاس جاکر یہ کہا۔

شلوک 3

پَشیَیتَام پَانْڈُو۔ پُترانَام آچاریہ مہتیمْ چموْمْ
ویُوڈهَامْ دُرپَدہ۔ پُتریئہ تَوہ شِشْیینَہ دھیمتا

اے آچاریہ! آپ کے ذہین شِشیہ دروپد کے بیٹے دھرشٹ دیمن کے ذریعے مورچہ بند کھڑی پانڈو کے بیٹوں کی اس سینا (فوج) کو دیکھئے۔

شلوک 4

اَتْرَہ شُورا مہیشْوا سَا بھِمَارْجُنَہ۔ سَمَایُدھی
یُیُدھَانو وِراٹش چَہ دُرپَدش چَہ مہا۔ رتھح

اس پانڈو سینا میں بھیم، ارجن کے برابر عظیم دھنش دھاری اور بہت سے بہادر ہیں۔ جیسے ۔یویودھان، وراٹ اور مہار تھی راجہ درپد وغیرہ۔

شلوک 5

دھرشْٹَکیتُش چیکِتانَح کَاشِراجَش چَہ ویرْیوَانْ
پُرُجِتْ کُنْتِبھوجَش چَہ شَیبْیَش چَہ نَرہ۔ پُنْگوح

انکے علاوہ دھرشٹ کیتو، چیکِتان، کاشی راج، پروجت، کنتی بھوج، شیبیہ جیسے اور بھی عظیم جنگجو بہادر اس سینا میں شامل ہیں۔

شلوک 6

یُدھامَنْیُش چَہ وِکْرانْتَہ اُتَّموءجَاش چَہ ویرْیوَانْ
سَوءبَھدرو دْروءپَدییَاش چَہ سَروَہ ایوہ مہا۔ رتھاح

یودھامنیو اور بلوان اُتموج، سبھدرا کا بیٹا ابھیمنیو اور دروپدی کے پانچوں بیٹے، یہ سبھی مہار تھی ہیں۔

شلوک 7

اَسْمَاکَمْ تُو وِشِشْٹَایے تَانْ نِبُودھہ دْوِجوتَّمَہ
نَایَکا مَمَہ سَینْیَسیَہ سَمجْنْارتھمْ تَانْ بْرَوِیمی تے

اے براہمنوں میں عظیم! آپ کے جاننے کے لئے، ہماری سینا میں جو جو سیناپتی ہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں۔

شلوک 8

بھوان بھیشمش چہ کرنش چہ کرپش چہ سمتن [illegible] ج
اشوتھاما وکرنش چہ سومدتس [illegible]

ہماری سینا میں خود آپ، پتامہا بھیشم، کرن، کرپ آچاریہ اور اشوتھاما، وکرن اور سوم دت کا بیٹا بھوری شروا وغیرہ ہیں۔ یہ سبھی جنگ میں ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

شلوک 9

انیے چہ بہوح شورا مد۔ ارتھے تیکتہ۔ جیوتاح
نانا۔ ششترہ۔ پرہرناح سروے یدھہ۔ وشارداحے

اور بھی بہت سے بہادر طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس، میرے لئے زندگی کو قربان کردینے والے بھی جنگ میں تیار ہیں۔

شلوک 10

اپریاپتم تدسماکم بلم بھیشمابھر کشیتم
پریاپتم تودم ایتیشام بلم بھیمابھر کشیتم

بھیشم پتامہا کے زیر نگرانی ہماری یہ سینا کی طاقت بلاشک لامحدود ہے جب کہ بھیم کی محتاط نگہبانی میں پانڈووں کی سینا کی طاقت محدود ہے۔

شلوک 11

اینیشو چہ سروینشو یتھا۔ بھاگم اوستھتاح
بھیشمم ایوابھر کشنتو بھونتح سروہ ایوہی

اسلئے تمام مورچوں پر اپنی اپنی جگہ کھڑے رہتے ہوئے آپ سب لوگوں کو بلاشک بھیشم پتامہا کی حفاظت کرنی چاہیے۔

شلوک 12

تَسْیَہ سَنْجَنَیَنْ ہَرْشَمْ کُرُو۔ ورِدْھَح پِتَامَہَح
سِمْہَہ۔ نَادَمْ وِنَدْیَوْچَّیْح شَنْکھَمْ دَدھموءِ پرتَاپَوَانْ

پھر کرو خاندان کے عظیم اور طاقتور بزرگ۔ بھیشم پتامہا نے دریودھن کو خوش کرتے ہوئے شیر کیطرح گرجدار آواز میں اپنا شنکھ بجایا۔

شلوک 13

تَتح شَنْکھَاش چہ بھیرْیَش چہ پَنَوَانَکہ۔ گومُکھَاح
سَہَسَیْوابھےہَنیَنْتہ سہ شَبْدَس تُملُو بھوتْ

اسکے بعد شنکھ، نقارے، ڈھول، مردنگ، مرسنگھے اور باجے ایک ساتھ بج اٹھے، انکی یہ آواز بہت خوف ناک تھی۔

شلوک 14

تَتح شْویتیزْ ہَیَیْرْیُکْتے مَہَتی سَیَنْدَنے سِتھتَوء
مَادھوح پَانْڈَوشْ چَیْوہ دِوْیَوء شَنْکھَوء پْرَدَدھمَتح

اسکے بعد سفید گھوڑوں والے شاندار رتھ میں بیٹھے ہوئے بھگوان شری کرشن اور ارجن نے بھی اپنے اپنے دیویہ (روحانی) شنکھ بجائے۔

شلوک 15

پَانْچَجَنْیَمْ ہْرِشِیکیشَوْ دَیْوَدَتَّمْ دھنَنْجَیَح
پَوءنْڈْرَمْ دَدھموء مَہَا۔ شَنْکھَمْ بھِیمَہ۔ کَرْمَا وِرْکَوْدَرَح

بھگوان شری کرشن نے اپنا پنچ جنیہ اور ارجن نے اپنا دیووت نام کا شنکھ بجایا۔ اعلیٰ کام کرنے والے اتم بھوجی (زیادہ کھانے وللا) بھیم نے اپنے پونڈر نام کا بھینکر آواز والا شنکھ بجایا۔

شلوک 16-18

اَنَنْتَوِجَیَمْ رَاجَا ...نْتی۔ پُتْرَو یُدھشْٹھِرَح

نَکُلح سہدیوش چہ سُگھوشَ- مَنِپُشپکوء
کاشیش چہ پرمینشوَ- آسح شِکھنڈی چہ مہا- رتھح
دھرشٹد یمنو وراٹش چہ ساتیکِش چاپرا جتح
درپدو دروءپدییاش چہ سَروشح پرتھوی- پتے
سوءبھدرش چہ مہا- باہح شنکھان ددھمح پرتھک پرتھک

اے راجہ! کنتی کے بیٹے، راجہ یدھشٹر نے اپنا اننت وجے نام کا شنکھ، نکُل اور سہدیو نے سکھوش اور منی پشپک نام کے شنکھ بجائے۔ شاندار دھنُش والے کاشی کے راجہ، مہارتھی شکھنڈی، دھرشٹ دیمن، وراٹ، اجے ساتیکی، درپد، دروپدی کے بیٹے اور سبھدرا کا بیٹا مضبوط بازو والے ابھیمنیو ان سب نے اپنے اپنے شنکھ بجائے۔

شلوک 19

سہ گھوشو دھار تراشٹرانام ہردیانی ویدارییت
نبھش چہ پرتھوینم چئیوہ تملو بھینُنادین

ان شنکھوں کی گرجدار آواز نے دھرتی اور آسمان کو گونجاتے ہوئے، دھرت راشٹر کے بیٹوں کے دلوں کو چیر کر رکھ دیا۔

شلوک 20

اتھہ ویوستھتان درشٹوا دھار تراشٹران کپی- دھوجح
پرورتے شستر- سمپاتے دھنر ادیمیہ پانڈوح
ہرشیکیشم تدا واکیم ادم آہہ مہی- پتے

اے راجہ، اس وقت شری ہنومان کے پرچم والے رتھ پر بیٹھے ہوئے ارجن نے دھرت راشٹر کے بیٹوں کو دیکھتے ہوئے دھنُش اٹھا کر بھگوان ہرش کیش شری کرشن سے کہا۔

شلوک 21-22

اَرجنہ اُواچہ

سَینیورُا بھیورْمدھیے رتھم ستھاپیہ مےِ' چیتہ
یاودائیتان نِریکشے' ہم یودھو۔ کامانا وستھتان
کَیرْمیاسہہ یودھویم اسمِن رنہ سمدیمے

ارجن نے کہا! اے اچیوت (بے خطا)' میرے رتھ کو دونوں سیناؤں کے درمیان کھڑا کیجئے' تاکہ میں جنگ کی خواہش سے کھڑے لوگوں کو اچھی طرح دیکھ سکوں' جن کے ساتھ اس عظیم جنگ میں مجھے مقابلہ کرنا ہے۔

شلوک 23

یوتسیمانان اویکشے' ہم یہ ایتے' ترسماگتاح
دھارتراشٹرسیہ دربدھیر یدھے پریہ۔ چکیرشوح

میں ان یودھاؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں جو دھرت راشٹر کے بداندیش بیٹے کو خوش کرنے کی خواہش سے یہاں لڑنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

شلوک 24

سنجیہ اُواچہ

ایوم اُکتو ہرشیکیشو گڈاکیشینہ بھارتہ
سینیورُا بھیورْمدھیے ستھاپیتوا رتھوتمم

سنجے نے کہا' اے بھرت ونشی دھرت راشٹر! ارجن کی اس بات کو سن کر شری کرشن نے دونوں سیناؤں کے درمیان شاندار رتھ کو کھڑا کر دیا۔

شلوک 25

بھیشمہ۔ درونہ۔ پرمکھتح سروپشام چہ مہی۔ کشتام
اُواچہ پارتھہ پشیئیتان سمویتان کرونِتی

بھیشم' دروناچاریہ اور دنیا کے تمام راجاؤں کے سامنے' بھگوان ہری کیش نے کہا' اے پارتھ! یہاں اکٹھے ہوئے کوروؤں کو دیکھ۔

شلوک 26

تَترا پشیَت سِتھِتان پارتھح پِترِین اتھ پِتامہان
آچاریان ماتُلان بھراترِین پُتران پوتران سکھینس تتھا
شوشُران سُہردش چَیو سینیور ُبھیورَاپی

ارجن نے ان دونوں طرف کی سیناؤں میں کھڑے اپنے باپ کے برابر گروجن' داداؤں' آچاریوں' ماماؤں' بھائیوں' بیٹوں' پوتوں' دوستوں' سسرال والوں اور خیر خواں کو بھی دیکھا۔

شلوک 27

تان سمیکشیہ سہ کونتیح سروان بندھون اوستھتان
کرپیا پرَیا وِشٹو وِشیدن اِدم ابرَوِیت

ان تمام دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھ کر گھرے رحم میں ڈوبے ہوئے ارجن نے اس طرح کہا۔

شلوک 28

ارجن اُواچہ

درشٹویمم سوہ- جنم کرشن یُیتسُم سمُپ ستھِتم
سیدنتی ممہ گاترانِی مُکھم چہ پرِ شُشیتی

ارجن نے کہا' میرے پیارے کرشن! جنگ کے لئے میرے سامنے کھڑے ہوئے ان دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھ کر میرا جسم کانپ رہاہے اور میرا منہ سوکھ رہا ہے۔

شلوک 29

ویپتھش چہ شریرے مے رومہ- ہرشش چہ جایتے
گانڈیوم سرمستے ہستات توک چَیو پرِدہیتے

میرا جسم کانپ رہا ہے اور میرے رو نگٹے کھڑے ہو رہے ہیں- میری گانڈیو دھنش میرے ہاتھ سے گر رہی ہے اور میری جلد جل رہی ہے۔

شلوک 30

نَہ چَہ شَکنومیو ستھاتُم — بھرمتیوہ چہ مے منح
نِمتّانی چہ پشیامی — وپریتانی کیشوہ

اب میں زیادہ دیر یہاں کھڑا نہیں رہ سکتا کیونکہ میں اپنے آپ کو بھولتا جا رہا ہوں' میرا من چکرا رہا ہے۔ اے کیشو! مستقبل میں مجھے برے آثار نظر آ رہے ہیں۔

شلوک 31

نَہ چَہ شریو' نپشیامی — ہتواسوہ۔ جنم آہوے
نہ کانکشے وجیم کرشنہ — نہ چہ راجیم سکھانی چہ

اس جنگ میں اپنے ہی رشتہ داروں کو مارنے سے مجھے کوئی بھلائی نظر نہیں آتی ہے اور اے گووند! نہ ہی مجھے جیت سے حاصل راج پاٹ یا سکھ کی خواہش ہے۔

شلوک 32-35

کم نو راجیینہ گووندہ — کم بھوگئیر جیو تینہ وا
ییشام ارتھے کانکشیتم نو — راجیم بھوگاح سکھانی چہ
تمامے' وستھتایدھے — پرانانس تیکتوا دھنانی چہ
آچاریاح پترح پتراس — تتھئیوہ چہ پتامہاح
ماتلاح شوشراح پوترا ح — شیالاح سمبندھنس تتھا
ایتان نہ ہنتم اچھامی — گھنتو' پی مدھسودنہ
اپی تریلوکیہ۔ راجیسیہ — ہیتوح کم نو مہی۔ کرتے
نہتیہ دھارتراشٹران نح — کا پریتح سیاج جنار دنہ

اے گووند! راج پاٹ' سکھ حتیٰ کہ' یہ زندگی بھی ہمارے کس مقصد کی' کیونکہ جن کے لئے ہم یہ سب کچھ چاہتے ہیں وہی اس جنگ کے میدان میں ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ اے مدھو سودن! یہ گروجن' پتاجن' دادوں' ماموؤں' سسروں' بیٹوں' سالوں اور رشتے دار بھی میرے سامنے اپنی جائداد اور جانوں کو داؤ پر لگانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے بھی ان کو مارنے کی خواہش میں

نہیں کر سکتا ہوں۔ اے جناردھن! تینوں لوکوں کے راج کے لئے بھی میں ان رشتے داروں سے جنگ نہیں کرنا چاہتا' تو پھر زمین کے راج کے لئے کیا کہنا۔

شلوک 36.

پَاپَم اَیوَاشرَیِیدَ اسمَانْ ہَتوَئیتَانْ آتتَایِنَح
تَسمَانْ نَارہَا وَیَم ہَنتُم دھَارتَراشٹرَانْ سَہ۔ بَاندھوَانْ
سوَہ۔ جَنَم ہِی کَتھَم ہَتوَا سُکھِنَح سیَمَہ مَادھوَہ

اے مادھو! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار کر بھی ہمیں کیا خوشی ہوگی۔ ان ظالموں کو مار کر تو ہمیں پاپ ہی لگے گا' اسلئے اے جناردھن! ہمیں اپنے بھائیوں دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنا ٹھیک نہیں ہے' کیونکہ اپنے خاندان کو مار کر' ہم کس طرح خوش ہوں گے۔

شلوک 37۔38

یَدَیَپیَتے نَہ پَشیَنتِی لوبھوپَہتَہ۔ چیتَسَح
کُلَہ۔ کشیَہ۔ کرِتَم دوشَم مِتر۔ دروہے چَہ پَاتَکَم
کَتھَم نَہ جنیَیَم اَسمَابھِح پَاپَاد اَسمَانْ نِوَرتِتُم
کُلَہ۔ کشیَہ۔ کرِتَم دوشَم پرَپَشیَدبھِر جَنَاردَنَہ

اے جناردھن! حالانکہ لالچ نے انکے خیالات کو بھٹکا دیا ہے جس کی وجہ سے خاندان اور دوستوں کو مارنے میں بھی انھیں کوئی برائی نظر نہیں آتی' لیکن ہم اسے پاپ جانتے ہیں' لہٰذا ہم اس پاپ کرم میں کیوں شامل ہوں۔

شلوک 39

کُلَہ۔ کشیَے پرَنَشیَنتِی کُلَہ۔ دھرمَاح سَنَاتَنَاح
دھرمے نَشٹے کُلَم کرِتسنَم اَدھرمو' بھِبھَوتیُتَہ

کیونکہ خاندان کے نشٹ ہونے سے سناتن کل دھرم ختم ہو جاتے ہیں' اس طرح باقی خاندان ادھرم کے کرم کا شکار ہو جاتا ہے۔

شلوک 40

ادھرمابھبھواتکرشنہ پردشینتی کلہ۔ ستریح
ستریشودشٹاسو وارشنیہ جایتے ورنہ۔ سنکرح

اے بھگوان کرشن! ادھرم میں اضافہ ہوجانے سے خاندان کی عورتیں بدکار ہوجاتی ہیں اور اے ورشنی کے بیٹے! عورت کے بدکار ہوجانے پر ناجائز اولاد پیدا ہوتی ہے۔

شلوک 41

سنکرو نرکایئیوہ کلہ۔ گھناناں کلسیہ چہ
پتنتی پترو ہیشاں لپتہ۔ پنڈودکہ۔ کریا

ناجائز اولادوں کے بڑھنے سے خاندانوں کو نسل در نسل نرک (دوزخ) میں جانا پڑتا ہے' ایسے گرے ہوئے خاندانوں میں پتروں (گذرے ہوئے بزرگ) کے لئے پنڈودک کریہ (شرادھ) ختم ہوجاتی ہیں' جنکی وجہ سے انکے پتر بھی گر جاتے ہیں۔

شلوک 42

دوشیراتیح کلہ۔ گھناناں ورنہ۔ سنکرہ کارکیح
اتسادینتے جاتی۔ دھرماح کلہ۔ دھرماش چہ شاشوتاح

ان ناجائز اولادوں کی وجہ سے سناتن دھرم اور جاتی دھرم بھی نشٹ ہو جاتے ہیں۔

شلوک 43

اتسنہ۔ کلہ۔ دھرماناں منشیاناں جناردنہ
نرکے نیتم واسو بھوتیت ینششرمہ

اے جناردھن! جن کا کل دھرم ختم ہوجاتا ہے وہ لوگ ایک لمبے عرصے تک نرک میں رہتے ہیں' میں نے گرو پرم پرا سے ایسا سنا ہے۔

شلوک 44

اہوبتہ مہت پاپم کرتم ویوستا ویم
یدراجیہ۔ سکھہ۔ لوبھینہ ہنتم سوہ جنم ادیتاح

آہ! افسوس ہے کہ ہم لوگ سمجھدار ہو کر بھی اتنا بڑا پاپ کرنے کو تیار ہیں، جیسے کہ راجیہ اور سکھ کے لالچ میں اپنے خاندان کو مارنے کے لئے بھی تیار ہو گئے ہیں۔

شلوک 45

یَدی مَامْ اَپْرَتیکَارَمْ اَشَسْتْرَمْ شَسْتْرَ۔ پَانَیح
دَھارتَراشْٹْرا رَنے ہَنْیُسْ تَنْ مَے کْشَیمَتَرَمْ بَھوینتْ

اگر مجھ نہتے (بغیر ہتھیار) کو میدان جنگ میں بغیر مقابلہ کئے دھرت راشٹر کے بیٹے اپنے ہتھیاروں سے جنگ میں مار ڈالیں تو وہ مرنا بھی میرے لئے بہتر ہی ہو گا۔

شلوک 46

سَنْجَیَہ اُوَاچَہ

اَیوَمْ اُکْتْوَارْ جُنح سَنْکْھیے رَتھو پَسْتَھہ اُپَاوِشاتْ
وِسْرْجْیَہ سَہ۔ شَرَمْ چَاپَمْ شَوکَہ۔ سَمْوِگْنَہ۔ مَانَسَح

سنجے نے کہا! میدان جنگ میں بے پناہ غمزدہ ہو کر ارجن نے دھنُش وان چھوڑ دیئے اور رتھ کے پچھلے حصے میں جا بیٹھا۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "ارجن وشاد یوگ" نامی پہلا ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے دوسرا

سانکھیہ یوگ
(گیتا کے مضامین کا خلاصہ)

شلوک 1

سَنجَیَہ اُواچَہ

تَم تَتھاکرِپیاوِشٹَم اَشرُو۔پورناکُلیکشَنَم
وِشِیدَنتَم اِدَم واکیَم اُواچَہ مَدھُسُودَنہ

سنجے نے کہا! کہ اس طرح غمزدہ اور آنسوؤں بھری آنکھوں والے، ارجن سے بھگوان مدھوسودن نے کہا۔

شلوک 2

شری بھَگَوانُ اُواچَہ

کُتَس توا کَشمَلَم اِدَم وِشَمے سَمُپَستھِتَم
اَنارِیَہ۔جُشٹَم اَسوَرگیَم اَکیرتی۔کَرَم اَرجُنَہ

پرم پرش بھگوان نے کہا، اے ارجن! تمہیں جنگ کے میدان میں یہ بزدلی کس وجہ سے آئی ہے؟ جو زندگی کی قدر جانتے ہیں یہ انھیں زیب نہیں دیتا۔ یہ اونچے لوکوں کی طرف نہیں بلکہ بدنامی کی طرف لے جاتا ہے۔

شلوک 3

کلَیبیَم ما سمہ گمح پارتھہ نَیتَت تو یپیَدیتے
کشُدرم ہِردیہ۔ دوءربلیَم تیکتو و تشٹھہ پرنتپہ

اسلئے اے ارجن! اس بزدلی کو چھوڑ دو' یہ تمہیں زیب نہیں دیتا۔ دل کی اس ادنیٰ کمزوری کو چھوڑ کر جنگ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

شلوک 4

ارجنہ اواچہ

کتھم بھیشمم اہم سنکھیے درونم چہ مادھسودنہ
اشبھح پرتیو تسیامی پوجارہاوا ری۔ سودنہ

ارجن نے کہا' اے مدھوسودن! میں میدان جنگ میں کسطرح بھیشم پتامہا اور درونا چاریہ پر تیر چلا کر لڑ سکوں گا' کیونکہ اے مدھو سودن (دشمنوں کو مارنے والا) وہ دونوں ہی میرے لئے پوجا کے قابل ہیں۔

شلوک 5

گرونہ اہتوا ہی مہانبھاوان شریَیو بھوکتم بھیکشیم اپیہہ لوکے
ہتوار تھہ کامامس تو گرون اہیوہ بھنجیَیہ بھوگان ردھرہ پردگدھان

ان عظیم گرووں کو مارنے کی خواہش سے دنیا میں بھیک مانگ کر کھانا بہتر ہے' چاہے کیوں نہ وہ دنیاوی چیزوں کے خواہشمند ہو' لیکن وہ ہے تو عظیم گورو جن ہی۔ اگر ان گرووں کو مارنے سے دولت اور عیش و عشرت ملے بھی تو میرے لئے بیکار ہے۔

شلوک 6

نہ چَیتَد و دمح کترن نو گریَیو یدوا جَیَیمہ یدوا نو جَیَیح
یان ایوہ ہتوا نہ جحیوشامس تیء' وستھتح پرمکھے دھار تراشٹراح

ہم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے لئے کیا کرنا بہتر ہے' ان پر فتح حاصل کرنا یا ان سے شکست کھانا۔ اگر ہم دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار دیں تو ہم بھی زندہ نہیں رہ سکتے' ابھی تو وہ میدان جنگ میں ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔

شلوک 7

کارپنیہ۔ دوشو پہتہ۔ سوبھاوح پرچھامِ توام دھرمہ۔ سموڈہ چیتاح
یچ چھریہ سیاں نشچتم بروہی تن مے شِشیس تے ہم شادھی مام توام پرپنم

میں اپنے فرض کے متعلق الجھا ہوا ہوں' اور ساری طاقت کھو چکا ہوں' ایسے حالات میں میں آپ سے پوچھ رہا ہوں جو میرے لئے بہتر ہو وہ مجھے اچھی طرح سے بتائیں' اب میں آپ کا شاگرد ہوں اور آپ کی پناہ میں ہوں۔ مہربانی کرکے مجھے ہدایات دیں۔

شلوک 8

نہ ہی پرپشیامی ممآپندیاد یچ چھوشم اچھوشنم اندریانام
اواپیہ بھوماوءاسپتنم ردھم راجیم سرانام اپی چادھپتیم

مجھے کوئی ایسا ذریعہ نظر نہیں آرہا' جو اس غم سے نجات دلائے جس سے میرا ذہن خشک ہو رہا ہے۔ اگر مجھے دشمنوں اور رکاوٹوں سے خالی دولت سے بھرے راجیہ یا دیوتاؤں کے برابر راجیہ بھی مل جائے' تب بھی میں اس غم سے نجات حاصل نہیں کرسکتا۔

شلوک 9

سنجیہ اواچہ

ایوم اکتوا ہرشیکیشم گڈاکیشح پرنتپح
نہ یوتسیہ اتی گووندم اکتوا توشنیم ببھووہ ہہ

سنجے نے کہا' اے راجن! دشمنوں پر فتح حاصل کرنے والے ارجن نے شری کرشن سے یہ کہا "اے گووندا! میں یہ جنگ نہیں لڑوں گا"۔ ایسا کہہ کر ارجن چپ ہو گیا۔

شلوک 10

تم اواچہ ہرشیکیشح پرہسنو بھارتہ
سنیور ابھیور مدھیے وشیدنتم ادم وچح

اے دھرت راشٹر اسکے بعد' شری کرشن نے دونوں سیناؤں کے درمیان غمزدہ ارجن سے مسکراتے ہوئے کہا۔

شلوک 11

شری بھگوان اُواچہ

اَشوچیان انوشوچس توَم پرجناوادامش چہ بھاشسے
گتاسون اگتاسونش چہ نانشوچنتی پنڈتاح

پرم پرش بھگوان نے کہا' اے ارجن! پنڈت (عالم) کی طرح بولتے ہوئے بھی تو ان کے لئے غم کررہا ہے' جو غم کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ جو سچے پنڈت ہوتے ہیں وہ نہ زندہ اور نہ ہی مردہ لوگوں کے لئے غم کرتے ہیں۔

شلوک 12

نہ تو ینواہم جاتو ناسم نہ توم نیمے جنادھپاح
نہ چئیو نہ بھوشیامح سروے ویم اتح پرم

ایسا نہیں کہ میں کسی زمانے میں نہیں تھا یا تم نہیں تھے یا یہ راجا نہیں تھے اور نہ ہی ایسا ہے کہ مستقبل میں ہم سب نہیں ہوں گے۔

شلوک 13

دیہنو سمن یتھا دیہے کومارم یووَنم جرا
تتھا دیہانتر پراپتر دھیرس تتر نہ مہیتی

جس طرح آتما اس جسم میں بچپن' جوانی اور بڑھاپے کے دور سے گزرتی رہتی ہے' اسی طرح موت کے وقت آتما بھی دوسرے جسم میں چلی جاتی ہے۔ ایسی تبدیلی سے دھیر پرش (صابر یا عقلمند شخص) پریشان نہیں ہوتا۔

شلوک 14

ماترا سپرشس تو کو نتییہ شیتوشنہ سکھہ دُکھہ داح
آگما پاینو نتیاس تامس تتکشسوہ بھارتہ

اے کُنتی کے بیٹے! سکھ دکھ تو لمحہ بھر کے لئے اندریوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے سردی گرمی کا موسم آتا جاتا رہتا ہے۔ اسلئے اے بھرت ونشی! انسان کو چاہئے کہ انکو مستحکم (اٹل) ہو کر برداشت کرنا سیکھے۔

شلوک 15

یَم ہی نہ ویَتھینتیے تے پُرشَم پُرشَرشبھہ
سَمہ۔ دُہکھہ۔ سُکھَم دھیرَم سو 'مرِتتوایہ کَلپتے

کیونکہ اے پرش شریشٹھ! سکھ دکھ کو یکساں سمجھنے والے دھیر پرش کو اندریاں بے چین نہیں کر سکتی' وہ مکتی کے لائق ہوتا ہے۔

شلوک 16

ناستو ودیَتے بھاوو نابھاوو ودیَتے سَتح
اُبھیورَاپی درِشٹو 'نتس تونیوش تتوہ۔ درشِبھح

اے ارجن' است (غیر اصل یعنی مادی جسم) کا کوئی دیرپا وجود نہیں ہے اور ست (حقیقت یعنی آتما) کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ اسطرح عالموں نے ان دونوں کا راز جانا ہے۔

شلوک 17

اَوناشی تو تد ودھی ییَنہ سَروَم اِدَم تتم
وناشم اَوییَسیاسیہ نہ کشچت کرتم ارہتی

وہ جو سارے جسم میں سمایا ہوا ہے' اسکو نہ مٹنے والا جان۔ اس نہ مٹنے والی آتما کو ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔

شلوک 18

اَنتَوَنتَ اِمے دیہا نِتیسیوکتاح شَریرِنح
اَناشِنو 'پرمییسیہ تسماد یُدھیسوہ بھارتہ

اس نہ مٹنے والے' ناقابل پیائش اور امر جیو آتما کا یہ جسم یقیناً ختم ہونے والا ہے'

اسلئے ارجن تو جنگ کر۔

شلوک 19

یہ انم ویتی ہنتارم
یش چینم منیتے ہتم
ابھو تو نہ وجانیتو
نایم ہنتی نہ ہنیتے

جو اس آتما کو مارنے والا سمجھتا ہے، اور جو مرنے والا مانتا ہے وہ دونوں ہی اگیانی ہیں، کیونکہ آتما نہ تو مرتی ہے اور نہ ہی ماری جاسکتی ہے۔

شلوک 20

نہ جایتے مریتے وا کداچن
نایم بھوتوا بھوتا وا نہ بھویہ
اجو نتیہ ششوتو یم پراتو
نہ ہنیتے ہنیمانے شریرے

یہ آتما نہ تو کبھی جنم لیتی ہے اور نہ مرتی ہے۔ یہ نہ کبھی وجود میں آئی تھی، نہ آتی ہے اور نہ کبھی آئے گی۔ یہ اجنما، اویناشی، سناتن اور ابتداء سے ہے۔ جسم کے مارے جانے پر بھی ختم نہیں ہوتی۔

شلوک 21

ویدا ویناشنم نتیم
یہ اینم اجم اویم
کتھم سہ پرش پارتھ
کم گھاتیتی ہنتی کم

اے پارتھ جو انسان یہ جانتا ہے کہ آتما اویناشی، اجنما، دائمی اور یکساں ہے، وہ شخص کیسے کسی کو مار سکتا یا مروا سکتا ہے۔

شلوک 22

واسانسی جیرنانی یتھا وہایہ
نوانی گرہناتی نرو پرانی
تتھا شریرانی وہایہ جیرنانیہ
انیانی سمیاتی نوانی دیہی

جس طرح انسان پرانا لباس چھوڑ کر نیا لباس پہنتا ہے۔ اسی طرح آتما پرانے اور ناکارہ اجسام چھوڑ کر نئے اجسام حاصل کرتی ہے۔

شلوک 23

نَیْنَم چِھنْدَنتِی شَستْرانِی نَیْنَم دَہَتی پاوَکَہ
نَہ چَیْنَم کْلیدَیَنتیاپو نَہ شوشَیَتی مارُتَہ

کسی ہتھیار کے ذریعے آتما کو کاٹا نہیں جاسکتا' نہ آگ اسے جلا سکتی ہے' نہ اسے پانی گیلا کر سکتا ہے' نہ ہوا اسے سکھا سکتی ہے۔

شلوک 24

اَچھیدْیوْ یَمْ اَداہیوْ یَمْ اَکْلیدْیوْ شوشْیَہ ایوَ چَہ
نِتیَہ سَروَہ۔ گَتَہ ستھانُر اَچَلوْ یَم سَناتَنَہ

یہ انفرادی آتما اٹوٹ اور ناقابل حل ہے' نہ اسے جلایا جاسکتا ہے نہ سکھایا جاسکتا ہے۔ وہ دائمی ہے' ہر جگہ موجود ہے' کبھی بدلتی نہیں' نہ وہ ہلتی ہے۔ وہ ابدی طور پر یکساں ہے۔

شلوک 25

اَوْیَکتوْ یَمْ اَچِنتیوْ یَمْ اَوِکاریوْ یَمْ اُچیَتے
تَسْمادْ ایوَمْ وِدِتْوَینَم نانُشوچِتُم اَرہَسِی

یہ کہا جاتا ہے کہ آتما نادیدہ' ناقابل تصور اور بغیر تبدیلی کے ہے۔ یہ جان کر تمیں جسم کے لئے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے۔

شلوک 26

اَتھَہ چَیْنَم نِتیَہ۔ جاتَم نِتیَم وا مَنیَسے مِرْتَم
تَتھاپی تْوَم مَہا۔ باہو نَیْنَم شوچِتُم اَرہَسِی

تاہم اگر تم سوچتے ہو کہ آتما (زندگی کی علامت) ہمیشہ پیدا ہوتی اور مرتی رہتی ہے' تو بھی اے قوی بازو والے! تمیں سوگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

شلوک 27

جاتَسیَہ ہی دھرُوو مِرْتیُرْ دھرُوَم جَنْمَہ مِرْتَسیَہ چَہ

تَسمَادا پَرہارَیے رتھیے   نہ توم شوچتم ارہسِی

جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور مرے گا اور جو مرگیا ہے وہ دوبارہ پیدا ضرور ہوگا۔ چنانچہ تمیں اپنے فرض کی اٹل ادائیگی پر غمزدہ نہیں ہونا چاہئے۔

شلوک 28

اَوِیکتادینی بھوتانِی   وِیکتہ۔ مدھیانِی بھارتہ
اَوِیکتہ۔ نِدھنانییوہ   تترہ کاپرِدیونا

تمام مخلوقات اپنی ابتداء میں ظاہر نہیں ہوتی' درمیان میں ظاہر ہوتی ہیں اور فنا ہونے پر غائب ہوجاتی ہیں۔ اس لئے غمزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

شلوک 29

آشچریہ۔ وت پشیتی کشچدا ینم   آشچریہ۔ وددتی تتھئیو چانیح
آشچریہ۔ وچ چئینم انیح شرنوتی   شرتواپیینم ویدہ نہ چئیوہ کشچت

کچھ لوگ آتما کو عجوبہ سمجھتے ہیں' کچھ اسے عجوبہ بیان کرتے ہیں' کچھ اسے عجوبہ کیطرح سنتے ہیں اور کچھ اسکے بارے میں سن کر بھی بالکل نہیں سمجھ سکتے۔

شلوک 30

دیہی نتیم او دھیو یم   دیہے سروسیہ بھارتہ
تسمات سروانی بھوتانِی   نہ توم شوچتم ارہسِی

اے بھرت کے بیٹے! جسم کے اندر رہنے والی آتما کبھی نہیں ماری جاسکتی۔ اس لئے تمیں کسی بھی جاندار کے لئے غم نہیں کرنا چاہئے۔

شلوک 31

سودھرمم اپی چاویکشیہ   نہ وکمپتم ارہسِی
دھرمیادھی یدھاچ چھریو نیت   کشتریسیہ نہ ودیتے

کھشتری ہونے کے ناطے اپنے مخصوص دھرم کو مدنظر رکھتے ہوئے تمہیں جاننا چاہئے کہ تمہارے لئے دھرم یدھ سے بڑھکر بہتر کرم کوئی نہیں ہے۔ اسلئے ہچکچانے

کی کوئی ضرورت نہیں۔

شلوک 32

یدرِچھیا چوپپنم سورگہ۔ دوارم اپاورتم
سکھنہ کشتریاح پارتھہ لبھنتے یدھم ایدرشم

اے پارتھ! اتفاق سے پیش آنے والی یہ جنگ سورگ کا کھلا دروازہ ہے۔ خوش قسمت ہے وہ کھشتری جسے لڑنے کا ایسا موقع ملتا ہے۔

شلوک 33

اتھہ چینت توم امم دھرمیم سنگرامم نہ کرشیسی
تتح سو۔ دھرمم کیرتم چہ ہتوا پاپم اواپسیسی

اس پر بھی اگر تم دھرم یدھ نہیں کرو گے تو تمہیں یقیناً اپنے فرض کو نظرانداز کرنے کا پاپ لگے گا' اور ایسے اپنی عزت کو کھو بیٹھو گے۔

شلوک 34

اکیرتم چاپی بھوتانی کتھیشینتی تے' ویایام
سمبھاوتسیہ چاکیرتر مرنادا اتِرچیتے

لوگ ہمیشہ تمہاری بدنامی کے چرچے کریں گے' جبکہ ایک باعزت شخص کیلئے ذلت سہنے سے موت بہتر ہے۔

شلوک 35

بھیادرنادا اپرتم منسینتے توام مہا۔ رتھاح
ییشام چہ توم بہو۔ متو بھوتوا یاسیسی لاگھوم

مہارتھی (عظیم سپہ سالار) جو تیرے نام کی عزت کرتے ہیں سمجھیں گے کہ ارجن ڈر کے مارے میدان جنگ سے بھاگ گیا اور پہلے جن لوگوں کی نظروں میں تیری وقعت اور شہرت تھی وہی تجھے حقیر خیال کرنے لگیں گے۔

شلوک 36

اَوَاچیَہ۔ وَادَامشْ چہ بَہوْنْ وَدِشْیَنتِی توَاہتاح
نِندَنْتس تَوہ سامرْتھیَمْ تَتوْدُکھَترَمْ نُوکِمْ

تمہارے دشمن بھی بہت سے سخت الفاظ کہہ کر تمہارے زور بازو کا مذاق اڑائیں گے۔ سوچو کہ اس وقت تمیں کتنا دکھ ہوگا۔

شلوک 37

ہَتووا پِرَاپسیَسی سْورگَمْ جتواوا بَھوکْشیَسے مَہینْ
تسْمَادا تِشْٹھہ کَوءنْتیَیہ یُدھَایَہ کرْتہ۔ نِشْچیَح

اے کنتی کے بیٹے! تم یا تو لڑائی میں مر کر سورگ حاصل کرو گے، یا پھر فتح یاب ہو کر اس دھرتی کے راج کو حاصل کرو گے۔ اس لئے جنگ آزمائی کیلئے پکا ارادہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔

شلوک 38

سُکھہ۔ دُہکھے سَمے کرْتوَا لَابھالَابھوء جیَاجیَوء
تَتَو یُدھَایَہ یُجیَسْوَہ نَئیَنم پَاپَمْ اَواپسیَسِی

تم سکھ دکھ، نفع و نقصان اور فتح و شکست کو یکساں سمجھ کر بغیر کسی دوسرے خیال کے جنگ کرو۔ ایسا کرنے سے تمہیں کبھی پاپ نہیں لگے گا۔

شلوک 39

اَیشَاتے 'بِھِہتَا سَانْکھیَے بُدھِریوگے تِومَامْ شرْنُو
بُدھیَا یُکتَو یَیَا پَارتھہ کرمَہ۔ بَندھم پْرہَاسیَسِی

میں نے اب تک تمیں تجزیاتی مطالعہ (سانکھیہ) کے ذریعے یہ گیان بیان کیا ہے۔ سنو! اب میں اسے نشکام کرم کے ذریعے تمہیں بتاؤں گا۔ اے پارتھا کے بیٹے! اگر تم ایسے گیان سے کام کرو گے، تو خود کو کرموں کے بندھن سے آزاد کر سکو گے۔

شلوک 40

نیہابھکرمہ-ناشوشتی　پرتیوایونہ ودیتے
سولپمّاپیسیہ دھرمسیہ　ترایتے مہتوبھیات

اس کوشش میں نہ تو نقصان ہوتا ہے اور نہ ہی کمی ہوتی ہے' بلکہ اس راہ پر تھوڑی سی بھی ترقی بڑے سے بڑے خوف سے بچالیتی ہے۔

شلوک 41

ویوسایاتمکا بدھر　ایکیہہ کرو-نندنہ
بہو-شاکھا ہیننتاش چہ　بدھیو ویوسایِنام

جو اس راہ پر گامزن ہیں وہ ارادے میں پختہ ہیں' اور ان کا مرکز ایک ہی ہے۔ لیکن اے کرو نندن! ناپختہ اشخاص کی عقل شاخ در شاخ بٹی ہوتی ہیں۔

شلوک 43-42

یمام امام پشپتام واچم　پرودنتیہ وپشچتح
وید-واد-رتاح پارتھ　نانیدا ستیتی وادنح
کاماتمانح سورگہ-پرا　جنمہ-کرمہ-پھلہ-پردام
کریا-وشیشہ-بہلام　بھوگئیشوریہ-گتم پرتی

کم علم لوگ ویدوں کے ان دل ربا الفاظوں سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں' جن میں اچھا جنم' طاقت اور سورگ کو پانے کے لئے مختلف بار آور رسومات کی سفارش کی جاتی ہے۔ اے ارجن! وہ لوگ تسکین حواس اور دولت مندانہ زندگی کے شائق ہیں اور ان کی نظر میں اس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔

شلوک 44

بھوگئیشوریہ-پرسکتانام　تیاپہرتہ-چیتسام
ویوسایاتمکا بدھح　سمادھو نہ ودھییتے

جو لوگ تسکین حواس اور مادی ایشوریہ (شان و شوکت) سے بہت زیادہ وابستہ ہوتے ہیں اور ایسی چیزوں میں الجھ جاتے ہیں' انکے من میں پرم پرش بھگوان کی

شلوک 45

ترَیگُنیہ۔ وشَیا ویدَا نِستَریگُنیہ۔ گُنیو بھوارجنَہ
نِردوندو وِنتیَہ۔ ستوہ۔ ستھو نِریوگَہ۔ کشیمہ آتموان

ویدوں کا تعلق زیادہ تر مادی پرکرتی کے تین گنوں سے ہے۔ اے ارجن! ان تینوں گنوں سے بالاتر ہو جاؤ۔ تمام دوہری نفع اور تحفظ کی فکروں سے بری ہو کر، آتما میں قائم ہو جاؤ۔

شلوک 46

یاوان ارتھہ اُدپانے سرو تہ سمپلتودکے
تاوان سروینشو ویدیشو براہمنسیہ وجانتہ

وہ کام جو چھوٹے سے کنویں سے لئے جاسکتے ہیں انھیں بڑے تالاب سے بھی لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کے عظیم مقصد کو جاننے والوں کو، ویدوں کے تمام مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

شلوک 47

کرمنیو ادھکارستے ما پھلیشو کداچنہ
ما کرمہ۔ پھلہ۔ ہیتر بھور ما تے سنگو ستوا کرمنی

تمیں اپنے مقررہ فرض کو سرانجام دینے کا حق ہے، لیکن پھل پر تمہارا کوئی اختیار نہیں۔ تم نہ تو کبھی اپنے آپ کو اپنے اعمال کے نتائج کا سبب جانو، نہ ہی ترک اعمال سے لگاؤ رکھو۔

شلوک 48

یوگَہ۔ ستھہ کرو کرمانی سنگم تیکتوا دھننجیہ
سدھیسدھیوح سمو بھوتوا سمتوم یوگہ اُچیتے

اے ارجن! کامیابی و ناکامی کی تمام خواہش کو چھوڑ کر یکسانیت سے اپنے مقررہ

فرائض سرانجام دو۔ اس طرح حال میں یکساں رہنے کو یوگا کہتے ہیں۔

شلوک 49

دُورینَہ ہیَورَم کَرمَہ بُدھ۔ یوگادھننجیَہ
بُدھوشرَنَم انوچھہ کرپَناح پھلہ۔ ہیتوح

اے دھننجے! بھگتی سیوا کے ذریعے تمام قابل نفرت اعمال سے دور رہ کر اس شعور میں بھگوان کی پناہ لے۔ جو اپنے کرموں کے نتائج چاہتے ہیں انہیں کنجوس کہا جاتا ہے۔

شلوک 50

بُدھی۔ یکتو جہاتیہَہ اُبھے سُکرِتہ۔ دُشکرتے
تسمادیوگایہ یجیَسوہ یوگح کرمسو کوشلم

جو بھگتی سیوا میں مصروف ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں اچھے اور برے دونوں کرموں سے نجات پالیتا ہے' اس لئے اے ارجن! یوگا کے لئے جدوجہد کرو' کیونکہ یہی تمام اعمال کا فن ہے۔

شلوک 51

کرمَہ۔ جم بُدھی۔ یکتاہی پھلم تیکتوا منیشنح
جنمَہ۔ بَندھہ۔ ونرمکتاح پدم گچھنتی انامیم

اس طرح بھگوان کی بھگتی سیوا میں لگے رہ کر بڑے بڑے رشی منی یا بھگت اپنے آپ کو اس مادی دنیا کے کرموں کے نتائج سے مکت کر لیتے ہیں۔ اس طرح وہ جنم مرن کے چکر سے نجات پالیتے ہیں اور بھگوان کے پاس واپس جا کر اس مقام کو حاصل کر لیتے ہیں جو تمام دکھوں سے پرے ہے۔

شلوک 52

یدا تے موہَہ۔ کللم بُدھِر ویتترشیتی
تدا گنتاسی نروِیدم شروتویَسیَہ شرتسیَہ چہ

جب تمھاری بدھی وہم کے گھنے جنگل سے باہر نکل آئے گی تب جو کچھ تم نے سنا ہے اور جو کچھ بھی سننے کے لائق ہے اس سے تم بے نیاز ہو جاؤ گے۔

شلوک 53

شرُتی- وِپرَتِپناَ تے یدا ستھاسیَتی نشچلاَ
سمادھاوا چلا بُدھِس تدا یوگما واپسیَسی

جب تمھارا من ویدوں کی دل ربا زبان سے اثر لئے بغیر خود شناسی کی مستی میں قائم ہو جائے گا تب تم روحانی شعور کو پالو گے۔

شلوک 54

ارجنہ اُواچہ

ستھِتہ- پرجنسیہ کا بھاشا سمدھی- ستھسیہ کشوہ
ستھِہ- دھیخ کِمپر بھاشیتہ کِم آسیتہ ورجیتہ کِم

ارجن نے کہا، اے کیشو! جس شخص کا شعور روحانیت میں قائم ہو تو اس کی کیا علامات ہیں؟ وہ کیسے بولتا ہے، اور اس کی زبان کیا ہے؟ وہ کیسے بیٹھتا ہے اور کس طرح چلتا پھرتا ہے۔

شلوک 55

شری بھگوان اُواچہ

پرجہاتی یدا کامان سروان پارتھ منو- گتان
آتمنیوا تمنا تُشٹح ستھِتہ- پرجنس تدوچیتے

پرم پرش بھگوان نے فرمایا، اے پارتھ! جب انسان ذہنی قیاس سے پیدا ہوئی تسکین حواس کی تمام خواہشات سے دستبردار ہو جاتا ہے اور جب اس طرح اس کا من پاک ہو کر صرف آتما میں سکون پاتا ہے، تب وہ ستھِتہ پرگیہ (خالص روحانیت میں قائم) کہلاتا ہے۔

شلوک 56

دُکھیشو انُدوگنہ منا سکھیشو وگتہ سپرہ
ویتہ راگہ بھیہ کرودھہ ستھتہ دھیر مُنِر اُچیتے

جس کا من تین طرح کے دکھوں میں مبتلا ہو کر بھی پریشان نہیں ہوتا اور نہ خوشی میں مگن ہوتا اور جو واقعی لگاؤ' خوف اور غصہ سے آزاد ہے' اسے ستھتہ دھیر منی (اٹل من والا) کہتے ہیں-

شلوک 57

یہ سروتر انبھسنیہس تت تت پراپیہ شبھاشبھم
نابھنندتی نہ دویشٹی تسیہ پرجنا پرتشٹھتا

اس مادی سنسار میں جو لوگ نیکی یا بدی کے پیش آنے پر نہ متاثر ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی تعریف یا برائی کرتے ہیں' وہ پورن گیان میں مضبوطی سے قائم ہیں-

شلوک 58

یدا سمہرتے چایم کورمو نگانیوہ سروشہ
اندریانیندریارتھیبھیس تسیہ پرجنا پرتشٹھتا

جیسے کچھوا اپنے اعضاء کو خول میں سمیٹ لیتا ہے' اسی طرح جو شخص اپنے حواس کو محسوسات سے ہٹا سکتا ہے وہ کامل آگہی میں قائم ہے-

شلوک 59

وشیا وِنِورتنتے نِراہارسیہ دیہنہ
رسہ ورجم رسو پیسیہ پرم درشٹوا نِورتتے

جسم میں موجود آتما کو نفسانی لطف اندوزی سے روکا جا سکتا ہے' حالانکہ اسکی نفسانی خواہشات کی ہوس باقی رہتی ہے- لیکن اتم رس (اعلیٰ ذائقہ یا لطف) پانے سے وہ ایسے مشاغل کو ترک کر کے مکمل آگاہی میں قائم ہو جاتی ہے-

شلوک 60

یَتَتو ہِیَپی کَونتیَیہ   پُرشَسیَہ وِپَشچِتح
اِندریَانِی پرَماتھِینی   ہرَنتی پرَسبھم مَنح

اے ارجن! حواس اتنے زور آور ہیں کہ وہ اس سمجھدار شخص کے من کو بھی زبردستی زیر کرلیتے ہیں جو انہیں قابو میں لانے کی کوشش کررہا ہے۔

شلوک 61

تٰنِی سروَانِی سَمیَمیہ   یُکتہ آسیتہ مَت۔ پرَح
وشے ہی یَسیَیندریَانِی   تَسیَہ پرَجنَا پرَتِشٹھِتا

جو اپنے حواس پر لگام لگا کر ان کو پوری طرح اپنے قابو میں کرتے ہوئے اپنا شعور مجھ پر مرکوز کرلیتا ہے' وہ شخص استھیر بدھی (متوازن العقل) جانا جاتا ہے۔

شلوک 62

دھیایَتو وِشیَان پُنسح   سنگس تیشوپجایتے
سنگات سنجایتے کامح   کامات کرودھو' بھِجایتے

محسوسات پر دھیان دینے سے انسان سے لگاؤ بڑھتا ہے جس سے ہوس پیدا ہوتی ہے اور ہوس سے غصہ جنم لیتا ہے۔

شلوک 63

کرودھاد بھوَتِی سمّوہح   سمّوہات سمرتی۔ وبھرمح
سمرتی۔ بھرمشاد بدھی۔ ناشو   بدھی۔ ناشات پرنشیتی

غصے سے سراسر فریب پیدا ہوتا ہے' اور فریب سے یاداشت الجھ جاتی ہے۔ جب یاداشت الجھ جاتی ہے تو بدھی (عقل) کھوجاتی ہے اور جب بدھی کھوجاتی ہے تو انسان مادی بھوساگر (سنسار) میں گرجاتا ہے۔

شلوک 64

راگہ۔ دویشہ۔ وِمکتیَیس تو   وشیَان اندریَیس چرن

آتمہ-وشیئیر ودھییاتما پرسادم ادھگچھتی

لیکن جو شخص تمام لگاؤ اور نفرت سے آزاد ہے' اور نجات کے باضابطہ اصولوں سے اپنے حواس پر قابو پانے کے قابل ہے' وہ بھگوان کے مکمل رحم و کرم کو پاسکتا ہے۔

شلوک 65

پرسادے سروہ-دکھانام ہانراسیوپجایتے
پرسنہ-چیتسو ہیاشو بدھیہ پریو تشٹھتے

جو اس طرح (کرشن شعور) میں مطمئن ہے' اس کے لئے مادی ہستی کے تین اقسام کے دکھ باقی نہیں رہتے۔ ایسی مطمئن آگہی میں اسکی بدھی جلد ہی قائم و مستحکم ہو جاتی ہے۔

شلوک 66

ناستی بدھیر ایکتسیہ نہ چایکتسیہ بھاونا
نہ چابھاویتہ شانتر اشانتسیہ کتہ سکھم

جو (کرشن شعور) میں پرم ستیہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اس کے پاس نہ روحانی بدھی ہو سکتی ہے نہ مستحکم من' جس کے بغیر شانتی کا کوئی امکان نہیں اور شانتی کے بغیر خوشی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

شلوک 67

اندریانام ہی چرتام ین منو' نو ودھییتے
تداسیہ ہرتی پرجنام وایورناوم اوامبھسی

جس طرح تیز ہوا کشتی کو پانی میں بہا لے جاتی ہے' اسی طرح آوارہ حواس میں سے ایک پر بھی اگر من تیز ہو تو وہ ایک ہی حس انسان کی عقل کو اڑا لے جاتی ہے۔

شلوک 68

تسماد یسیہ مہا-باہو نگرہیتانی سروشہ
اندریانیندریارتھیبھیس تسیہ پرجنا پرتشٹھتا

اس لئے، اے قوی بازو والے! جس نے حواس کو اپنے محسوسات سے روک کر انھیں قابو کرلیا ہے، اس کی بدھی یقیناً قائم ہے۔

شلوک 69

یَانِشَا سَروَہ۔ بھوتَانَام تَسیَام جَاگرتی سَمیَمی
یَسیَام جَاگرتی بھوتَانِی سَانِشَا پَشیَتو مُنیح

جو تمام ہستیوں کے لئے رات ہے، وہ آتما سنیمی (فاتح نفس) کے لئے جاگنے کا وقت ہے، اور جو تمام ہستیوں کے جاگنے کا وقت ہے وہ آتما نریکشک (اندر دیکھنے والے) کے لئے رات ہے۔

شلوک 70

آپُریَمانَم اَچلَہ۔ پرَتِشٹھَم سَمُدرَم آپح پرَوِشنتی یَدوَت
تَدوَت کَامَا یَم پرَوِشنتی سَروے سَہ شَانتِم آپنوتی نَہ کَامَہ۔ کَامی

جو شخص خواہشات کے مسلسل بہاؤ سے پریشان نہیں ہوتا، جیسے تمام دریا سمندر میں گرنے کے باوجود سمندر پر سکون رہتا ہے، ویسے ہی وہ شخص پرم شانتی کو پاسکتا ہے، نہ کہ وہ انسان جو ایسی خواہشات کی تسکین کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔

شلوک 71

وِہَایَہ کَامَانْ یَح سَروَانْ پُمَامْش چَرَتی نِحسپرِیح
نِرمَمو نِرہنکَارَح سَہ شَانتِم اَدھیگچھتی

جس نے تسکین حواس کی تمام خواہشات ترک کردی ہیں، جو خواہشات سے آزاد رہتا ہے، جس نے ملکیت کی سوچ کو چھوڑ دیا ہے اور جھوٹی انا سے پرے ہے، صرف وہی شخص اصلی سکون کو پاسکتا ہے۔

شلوک 72

اَیشَا برَہمی ستِھتِح پَارتھَہ نَینَام پرَاپیَہ وِمُہیَتی
ستِھتوَاسیَام اَنتَہ۔ کَالے پی برَہمَہ۔ نِروَانَم رِچھَتی

یہی روحانی زندگی کا راستہ ہے، جسے پاکر انسان الجھتا نہیں ۔ اگر کوئی موت کے وقت بھی اس پر قائم رہتا ہے تو وہ بھگوان کے روحانی دھام میں داخل ہو سکتا ہے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "سانکھیہ یوگ" نامی دوسرا ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے تیسرا

کرم یوگ
(بھگتی میں کرم کرنا)

شلوک 1

اَجُنَہ اُوَاچَہ

جیَایَسِی چِیتْ کَرمَنَس تے مَتَابُدّھِر جَنَارْدنَہ
تَتْ کِم کَرمَنِی گھورے مَام نِیوجَیَسِی کَیشَوہ

ارجن نے کہا، اے جناردھن! اگر آپ بدھی کو سکام کرم (پھل کی خواہش) سے بہتر سمجھتے ہیں تو، پھر اے کیشو! آپ مجھے اس بھیانک یدھ میں لڑنے کے لئے کیوں کہہ رہے ہیں۔

شلوک 2

وِیَامِشرینَیوہ واکْیینَہ بُدّھِم مَوہَیَسِیوہ مے
تدایکم ودہ نِشْچِتیَہ یینَہ شرییو 'ہم آپنیام

آپکی دو معنوں والی ہدایت سے میری عقل پریشان ہے۔ اسلئے مہربانی کرکے مجھ کو کوئی ایک راستہ بتایئے جس سے مجھے اصلی فائدہ ہو۔

شلوک 3

شری بھگوان اواچہ

لوکے سمن دو۔ ودھا نشٹھا   پرا پروکتا میانگھہ
جنانہ۔ یوگینہ سانکھیانام   کرمہ۔ یوگینہ یوگنام

پرم پرشوتم بھگوان نے کہا' اے نشپاپ ارجن! میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں' کہ دو طرح کے انسان آتما کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ اسکو تجربے اور فلسفیانہ طریقے سے سمجھتے ہیں اور دوسرے بھگتی سیوا سے۔

شلوک 4

نہ کرمنام انارمبھان   نیشکرمیم پرشو شنتے
نہ چہ سنیسنادا یوہ   سدھم سمدھگچھتی

صرف کرم نہ کرنے سے ہی کرم بندھن سے مکتی نہیں ہو جاتی اور نہ صرف کرموں کو چھوڑنے سے ہی سدھی (تکمیل) حاصل ہوتی ہے۔

شلوک 5

نہ ہی کشچت کشنم اپی   جاتو تشٹھتیکرمہ۔ کرت
کاریتے ہیوشح کرمہ   سروح پرکرتی۔ جئیز گنیح

مادی قدرت کے گنوں (صفات) کے مطابق' ہر شخص کرم کرنے پر مجبور ہے' اسلئے کوئی بھی شخص ایک لمحے کے لئے بھی اپنے آپکو کرم کرنے سے نہیں روک سکتا ہے۔

شلوک 6

کرمیندریانی سمیمیہ   یہ آستے منسا سمرن
اندریارتھان ومودھاتما   متھیاچارح سہ اچیتے

وہ شخص جو اندریوں کو کرم کرنے سے زبردستی روکتا ہے' لیکن جو اپنا من اندریوں کے وشیوں (حواس خمسہ) میں لگائے رکھتا ہے یقیناً اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے اور جھوٹا کہلاتا ہے۔

شلوک 7

یَستوِندریانِی مَنسَا نِیمیَار بھتے' رجنہ
کرمیندریئیح کرمہ۔ یوگم اَسکتح سہ وشِشیَتے

دوسری طرف اگر کوئی سچا شخص من سے اندریوں پر قابو کر کے لگاؤ کے بغیر کرم اندریوں سے (بھکتی بھاونا میں) کرم یوگا شروع کرتا ہے' تو وہ عظیم ترین ہے۔

شلوک 8

نِیتم کرُو کرمہ توم کرمہ جیایو ہیکرمنح
شرِرہ۔ یاترا پی چہ تے نہ پرسدھییدا کرمنح

اسلئے تو شاستروں کے قانون کے مطابق اپنا کرتویہ کر' کیونکہ ایسا کرنا کرم نہ کرنے سے بہتر ہے۔ کوئی بھی کرم کئے بغیر اپنے مادی جسم کو بھی برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔

شلوک 9

یجنّارتھات کرمنو' نیترہ لوکو' یم کرمہ۔ بندھنح
تد۔ ارتھم کرمہ کوء نتییہ مُکتہ سنگح سماچر

ہر کرم بھگوان وشنو کی خاطر یگیہ سمجھ کر کرنا چاہئے' نہیں تو یہی کرم مادی سنسار میں بندھن کا باعث بن جائے گا' اسلئے اے کنتی کے بیٹے! اپنے کرتویہ کو اس وشنو کی خوشی کے لئے کر' اور اسطرح سے تو ہمیشہ بندھن سے آزاد رہے گا۔

شلوک 10

سہہ۔ یجنّاح پرجاسرشٹوا پرووا چہ پرجاپتح
انینہ پرسوشیدھوم ایشہ وو' ستوا شٹہ۔ کامہ۔ دھک

دنیا کی شروعات میں کائنات کے خالق نے انسان اور دیوتاؤں کی نسلوں کو وشنو بھگوان کے لئے کئے جانے والے یگیہ کے ساتھ بھیجا اور انہیں یہ کہہ کر آشیرواد دیا کہ "تم اس یگیہ سے خوش رہو' کیونکہ ایسے کرنے سے تم خوشگوار زندگی بسر کرتے ہوئے مکتی کی راہ کو حاصل کر سکتے ہو"۔

شلوک 11

دیوان بھاو یتانینہ ۔ تے دیوا بھاو ینتو وح
پرسپرم بھاو ینتح ۔ شریح پرم اواپسیتھہ

یگیہ سے دیوتا خوش ہوکر وہ تمہیں بھی خوش کریں گے اور اسطرح انسان اور دیوتاؤں کے تعاون سے سب کے لئے خوش حالی ہوگی۔

شلوک 12

اشٹان بھوگان ہی وو دیوا ۔ داسینتے یجنہ۔ بھاو تاح
تیئیر دتان اپردایئیبھیو ۔ یو بھنکتے ستینہ ایوہ سح

زندگی کی ضروریات کا اختیار رکھنے والے دیوتا' یگیہ سے خوش ہو کر تمھاری (انسان کی) ضروریات کو پورا کر دیتے ہیں' لیکن جو شخص دیوتاؤں کے ذریعے دی ہوئی نعمتوں کو ارپن کئے بغیر بھوگتا (استعمال کرتا) ہے' یقیناً چور ہے۔

شلوک 13

یجنہ۔ شِشٹاشِنح سنتو ۔ مچینتے سروہ۔ کلبشئیح
بھنجتے تے تو گھم پاپا
یے پچنتیاتمہ۔ کارناٹ

بھگوان کے بھگت تمام قسم کے پاپوں سے مکت ہوتے ہیں' کیونکہ وہ صرف وہی اناج کھاتے ہیں جو پہلے یگیہ میں ارپن کئے جاتے ہیں' اور جو لوگ جسم کی لذت کے لئے کھانا بناتے ہیں' وہ صرف پاپ ہی کھاتے ہیں۔

شلوک 14

انادبھونتی بھتانی ۔ پرجنیادانہ۔ سمبھوح
یجنادبھوتی پرجنیو ۔ یجنح کرمہ۔ سمدبھوح

سبھی جاندار اناج پر گذارا کرتے ہیں۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے' بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور یگیہ مقررہ کرتویہ (فرائض) سے انجام پاتا ہے۔

شلوک 15

کَرمَہ بْرَہموْدبھوَم وِدھِی
بْرَہماکشَرَہ-سمُدبھوَم
تَسماتْ سَروَہ-گَتَم بْرَہمَہ
نِتیَم یَجنے پْرَتِشْٹھِتَم

کئے جانے والے کرموں کو ویدوں میں مقرر کیا گیا ہے اور وید بھگوان سے ظاہر ہوتے ہیں' اسلئے سب میں رہنے والا پرماتما ہمیشہ ہی یگیہ میں موجود رہتا ہے۔

شلوک 16

ایوَم پْرَوَرتِتَم چَکرَم
نانُوَرتَیَتیہَ یَہ
اَگھایُر اِندْریارامو
موگھَم پارتھَہ سَہ جیوَتِی

میرے پیارے ارجن! جو شخص ویدوں میں بیان کئے ہوئے یگیوں کے مطابق نہیں چلتا' اس کی زندگی پاپ سے بھری ہوئی ہے۔ اندریوں کے سکھ میں ڈوبے رہتے ہوئے وہ اپنی زندگی بے مقصد گنوا دیتا ہے۔

شلوک 17

یَس تْو آتمَہ-رَتِر ایوَہ سْیادْ
آتمَہ-تْرِپتَش چَہ مانَوَہ
آتمَنیوَہ چَہ سَنتُشْٹَس
تَسیَہ کاریَم نَہ وِدیَتے

لیکن جو آتما ہی میں آنند پاتا ہے اور آتما ہی میں سکون و اطمینان محسوس کرتا ہے' اسکے لئے کوئی فرض نہیں ہے۔

شلوک 18

نَیوَہ تَسیَہ کْرِتینارتھو
ناکْرِتینیہَہ کَشچَنَہ
نَہ چاسیَہ سَروَہ-بھوتیشو
کَشچِدارتھَہ-وْیَپاشْرَیَہ

اس سوروپ گیانی (خود شناس) کو اپنے دیئے گئے کرتویہ (فرض) انجام دینے سے کوئی غرض نہیں ہوتی' اور کرم نہ کرنے کی بھی اس کے لئے کوئی وجہ نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی جاندار ہستی کے آسرے کی ضرورت ہے۔

شلوک 19

تَسْمَادْ اَسَکْتَح سَتَتَمْ　　کَارْیَمْ کَرْمَہ سَمَاچَرَہ
اَسَکْتوْ ہیَاچَرَنْ کَرْمَہ　　پَرَمْ آپْنوتِی پُرُشَح

اسلئے پھل کی خواہش رکھے بغیر کرم کو فرض جان کر کرنا چاہیئے' کیونکہ خواہش کے بغیر کرم کرنے سے انسان پرماتما کو پاتے ہیں۔

شلوک 20

کَرْمَنَئیوَہ ہِی سَمْسِدْھِمْ　　آسْتِھتَا جَنَکَادَیَح
لوکَہ۔ سَنْگرَہمْ اَیوَاپِی　　سَمْپَشْیَنْ کَرْتُمْ اَرْہَسِی

جنک جیسے راجاؤں نے بھی ایسے کرم کرکے پرم سدھی حاصل کی تھی۔ اسلئے صرف عام لوگوں کو ہدایت دینے کی غرض سے تمہیں اپنا کرم کرنا چاہیئے۔

شلوک 21

یَدْیَدْ آچَرَتی شْرَیشْٹھسْ　　تَدْتَدْ ایویتَرو جَنَح
سَہ یَتْ پْرَمَانَمْ کُرُتے　　لوکَسْ تَدْ انُورتَتے

عظیم لوگ جو بھی کرم کرتے ہیں عام لوگ انکی پیروی کرتے ہیں' اور وہ اپنے کرموں سے جو مثال قائم کرتے ہیں' ساری دنیا اسی کے نقش قدم پر چلتی ہے۔

شلوک 22

نَہ مَے پَارْتھاستِی کَرْتَوْیَمْ　　تْرِشُو لوکَیشُو کِنْچَنَہ
نَانَوَاپْتَمْ اَوَاپْتَوْیَمْ　　وَرْتَہ اَیوَہ چَہ کَرْمَانِی

اے پرتھا کے بیٹے! تینوں لوکوں میں میرے لئے کوئی کرتویہ نہیں ہیں۔ نہ تو میرے پاس کسی بھی چیز کی کمی ہے اور نہ مجھے کسی چیز کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر پھر بھی میں کرم کرنے میں لگا رہتا ہوں۔

شلوک 23

یَدی ہیَہَمْ نَہ وَرْتیَمْ　　جَاتُو کَرْمَنْیَتَنْدْرِتَح

مَمہ ورتمانور تنتے منشیاح پرتھہ سروشح

کیونکہ اے پارتھ! اگر میں اپنے کرموں کو پوری توجہ سے کرنے میں کمی کروں گا، تو یقیناً تمام لوگ میری راہ اپنائیں گے۔

شلوک 24

اُتسیدینیز امے لوکا نہ کریم کرمہ چیدا ہم
سنکرسیہ چہ کرتا سیام اُپھنیام اماح پرجاح

اگر میں کرم نہ کروں تو تمام لوک (سیارے) تباہ ہو جائیں گے۔ میں ناجائز اولاد کی پیدائش کا باعث بن کر جانداروں کا سکون برباد کرنے والا بن جاؤں گا۔

شلوک 25

سکتاح کرمنیو دوامسو یتھا کروننتی بھارتہ
کریادودوامس تتھاسکتش چکیزسُر لوکہ۔ سنگرہم

جس طرح اگیانی پھل کی خواہش کے لئے اپنے کرم کرتا ہے، اسطرح گیانی پھل کی خواہش کے بغیر صرف لوگوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے کرم کرتا ہے۔

شلوک 26

نہ بدھی۔ بھیدم جنیید اجناںام کرمہ۔ سنگنام
جوشیینت سروہ۔ کرمانی ودوان یکتح سماچرن

کیونکہ پھل کی خواہش کی خاطر کرم کرنے والے اگیانی لوگوں کو بے چینی میں رکھ کر گیانی کو انکے کرموں سے روکنا نہیں چاہئے، بلکہ بھگتی کی لگن میں کرم کرتے ہوئے انہیں بھگتی بھاؤ کے ساتھ کرم کرنے میں لگائے۔

شلوک 27

پرکرتیح کریماناںی گنئیح کرمانی سروشح
اہنکارہ۔ وموڈھاتما کرتاہم اتی منیتے

جیوآتما جھوٹی انا کے اثر سے الجھ کر خود کو تمام کرموں کا کرنے والا سمجھتی ہے، جبکہ

حقیقت میں تمام کرم مادی قدرت کے تین گنوں کے ذریعے ہوتے ہیں۔

شلوک 28

تَتوَہ۔ وِت تُومہَا۔ بَاہوٗ   گُنَہ۔ کَرْمَہ وِبھاگیوٗح
گُناگُنیشُو ورتنتَہ   اِتی مَتوا نہ سجّتے

لیکن مہاباھو! جسے حقیقت کا گیان ہے وہ بھگتی کے کرم اور پھل آور کرم کے پھل کو اچھی طرح سمجھتا ہے' اور اپنے آپکو اندریوں کی خوشی میں نہیں لگاتا ہے۔

شلوک 29

پرَکرِتیرْ گُنَہ۔ سَموٗڈھاح   سَجّنتے گُنَہ۔ کَرْمَسو
تانَاکرِتسنَہ۔ وِدومَندانْ   کرِتسنَہ۔ وِن نہ وِچالَییت

مادی قدرت کے گنوں میں الجھے ہوئے اگیانی پوری طرح مادی کرموں میں مصروف ہوتے ہوئے لگاؤ میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن گیانی انہیں خلل میں نہ ڈالے' حالانکہ کرم کرنے والوں کی اگیانتا کیوجہ سے وہ کرم نچلے درجے کے ہیں۔

شلوک 30

مَیِی سَروَانِی کَرْمَانِی   سنّیَسیادھیاتمَہ۔ چیتَسَا
نِراشِیرْ نِرمَموٗ بھوتوا   یُدھیَسوَہ وِگتَہ۔ جوَرح

اسلئے اے ارجن! تمام کرموں کو مجھے ارپن کرتے ہوئے' میرے پورے گیان کیساتھ بغیر کسی لالچ اور خواہش کے یدھ کر۔

شلوک 31

یے مے مَتمِدَمْ نِتیَمْ   اَنُتِشٹھنتی مَانَواح
شرَدّھاونتو' نَسوٗیَنتو   مُچیَنتے تے 'پی' کَرْمَبھِح

جو لوگ اپنے کرم میری ہدایات کے مطابق کرتے ہیں' جو حسد نہیں کرتے اور میری ہدایات پر فرمابرداری سے عمل بھی کرتے ہیں۔ وہ پھل والے کرموں کے بندھنوں سے آزاد ہوجاتے ہیں۔

شلوک 32

یَے تْوَیتَدَا بْھیَسُوْیَنْتَوْ نَانُتِشْٹھنْتِی مَے مَتَمْ
سَرْوَہ جْنَانَہ۔ وِمُوڈھامس تانْ وِدھِی نَشْٹانْ اَچیتَسَح

لیکن جو حسد کیوجہ سے میری ہدایات پر عمل نہیں کرتے‘ انہیں تمام گیان سے گمراہ‘ بیوقوف اور تباہی کے کنارے پر کھڑا ہوا سمجھو۔

شلوک 33

سَدْرِشَمْ چَیشْٹَتَے سْوَسْیَاح پْرَکْرِتیرْ جْنَانَوانْ اَپی
پْرَکْرِتِم یَانْتِی بْھوتانِی نِگْرَہَح کِمْ کَرِشْیَتِی

ایک گیانی بھی اپنی فطرت کے مطابق کرم کرتا ہے‘ کیونکہ سبھی انسان اپنی فطرت کے مطابق کرم کرتے ہیں‘ جو (فطرت) تین گنوں سے پائی ہوئی ہیں۔ اپنے کرموں کو روکنے سے کیا حاصل ؟

شلوک 34

اِنْدرِیَسْیَنْدرِیَسْیَارْتھے راگہ۔ دْوَیشَوء وِیَوَسْتِھتَوء
تَیوْرنَہ وَشَمْ آگَچّھیتْ تَوء ہْیَسْیَہ پارِپَنْتھِنَوء

جسم کے ذریعے اندری ترپتی (تسکین حواس) سے محبت اور نفرت کو محسوس کیا جاتا ہے‘ لیکن ایک شخص کو اندریوں اور اندری ترپتی کے قبضے میں نہیں رہنا چاہیئے‘ کیونکہ یہ آتما گیان کی راہ میں رکاوٹیں ہیں۔

شلوک 35

شْرَیْیانْ سْوَہ۔ دَھرمَو وِگُنَح پَر۔ دَھرماتْ سْوَنُشْٹھِتَاتْ
سْوَہ۔ دَھرمَے نِدھنَمْ شْرَیَح پَرَہ۔ دَھرمَو بْھَیاوَہَح

غلطی کے ساتھ ہی اپنے صحیح کرم کو ادا کرنا‘ دوسرے کے کرم کو ادا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ دوسروں کے کرم میں لگے رہنے کے بجائے اپنے کرم ادا کرتے ہوئے بربادی ہی بہتر ہے‘ کیونکہ دوسروں کے کرموں کی [illegible] لینا خطرناک

ہے۔

شلوک 36

اَرجُنہ اُواچہ

اَتھہ کینہ پریُکتو یم پاپم چرتی پورُشح
اَنِچھنپی وارشنئیہ بلادِوہ نیوجتح

ارجن نے کہا' اے ورشنی کل کی نسل! وہ کون سی طاقت ہے جس کیوجہ سے انسان نہ چاہتے ہوئے بھی پاپ کرم کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

شلوک 37

شری بھگوان اُواچہ

کامہ ایشہ کرودھہ ایشہ رجو۔ گنہ۔ سمدبھوح
مہاشنو مہا۔ پاپما وِدھیینم اِہہ ویرنم

پرم پرش بھگوان نے کہا' ارجن! اسکی وجہ ہوس ہے' جو کہ رجوگن کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے اور بعد میں غصے میں تبدیل ہوجاتی ہے' جو کہ اس دنیا میں انسان کی بدترین دشمن ہے۔

شلوک 38

دھومینا ورِیتے وہنر یتھادرشو ملینہ چہ
یتھولبینا ورتو گربھس تتھا تینیدم آورتم

جسطرح آگ دھوؤں سے' آئینہ مٹی سے' اور بچہ گرب (رحم) سے ڈھکا ہوا ہے' اسی طرح جاندار ہستی ہوس کے مختلف درجوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

شلوک 39

آورتم جنانم ایتینہ جنانِنو نتیہ۔ ویرنا
کامہ۔ روپینہ کونتیہ دشپورینانلینہ چہ

اسطرح جاندار کی خالص پہچان اسکے ہمیشہ کے دشمن ہوس سے ڈھک جاتی ہے۔ وہ

ہوس کبھی مطمئن نہیں ہوتی اور آگ کیطرح جلتی رہتی ہے۔

شلوک 40

اِنْدرِیانِی مَنوبُدھِر اَسیادھشٹھانَم اُچیَتے
اَیتَئیر وِموہَیَتییشَہ جْنانَم آورِتیہ دیہِنَم

اندریاں، من اور بدھی اس ہوس کے رہنے کی جگہ ہے۔ انکے ذریعے جاندار کے حقیقی گیان کو چھپا دیتی ہے اور اسے الجھن میں ڈال دیتی ہے۔

شلوک 41

تَسمات تومَ اِنْدرِیانیادَوء نِیمیَہ بھرَتَرشبھہ
پاپمانَم پرَجاہی ہیینَم جْنانَہ۔ وِجْنانَہ۔ ناشَنَم

اسلئے اے ارجن بھرت کے عظیم بیٹے! سب سے پہلے اندریوں پر قابو پاکر تم پاپ کے اس حواس کو قابو کرو، جو گیان اور بدھی کو تباہ کرنے والے ہیں۔

شلوک 42

اِنْدرِیانِی پرَانیاہُر اِنْدرِییبھیح پرَمَ مَنح
مَنَسَستُو پرَا بُدھِر یوبُدھیح پرَتَس تُوسَح

کرم کرنے والی اندریاں بے جان مادے سے بہتر ہیں۔ من اندریوں سے بہتر ہے، بدھی من سے اعلیٰ تر ہے اور آتما بدھی سے بھی بڑھ کر ہے۔

شلوک 43

اَیوَم بُدھیح پرَم بُدھوا سَمستَبھیاتمانَم آتمنَا
جَھی شَترُم مَہا۔ باہو کامَہ۔ رُپَم دُراسدَم

اے مہاباھو ارجن! اسطرح اپنے آپکو مادی اندریوں، من اور بدھی سے بڑھکر جانتے ہوئے، اعلیٰ روحانی بدھی یعنی کرشن بھاؤنہ سے من کو قابو کرنا چاہیئے اور اسطرح اس کبھی شانت نہ ہونے والے دشمن ہوس کو روحانی طاقت سے قابو کرنا چاہیئے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "کرم یوگ" نامی تیسرا ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے چوتھا

گیان کرم سنیاس یوگ
(روحانی گیان)

شلوک 1

شری بھگوان اواچہ

اِمَم ووسوتیے یوگم پروکتوان اہم اویَیَم
ووسوان منوے پراہہ منر اکشواکوے 'بروینت

پورن پرشوتم بھگوان شری کرشن نے کہا، میں نے یوگا کا یہ اویناشی (کبھی نہ ختم ہونے والا) گیان سورئیہ دیوتا ووسوان کو دیا تھا اور ووسوان نے منو (انسانی نسل کے پتا) کو دیا تھا اور منو نے اکشواکو کو اسکی شکشا (تعلیم) دی۔

شلوک 2

ایوم پرمپرا پراپتم اِمم راجرشیو ودح
سہ کالینیہہ مہتا یوگو نشٹح پرنتپہ

اسطرح یہ عظیم گیان پرم پرا روایت کے سلسلے سے ملتا تھا۔ اس یوگا کو راج رشیوں نے یوں جانا، لیکن وقت گذرنے پر روایت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اسلئے یہ یوگا گمشدہ دکھائی دیتا ہے۔

شلوک 3

سَہ اَیوَایَم مَیا تَے' دْیَہ　　　یوْگح پرْوکْتح پُراتَنح
بَھکتوْ' سِی مَے سَکھاچیتِی　　　رہسْیَم ہْیَیتداُتَّمَم

بھگوان سے رشتہ جوڑنے والا یہ وہی یوگا آج میں تمہیں سمجھاتا ہوں' کیونکہ تم میرے بھگت بھی ہو اور دوست بھی' اسلئے تم اس یوگا کے روحانی راز کو سمجھ سکتے ہو۔

شلوک 4

اَرْجُنَہ اُوَاچَہ

اَپَرَم بَھوتَوْ جَنْمَہ　　　پَرَم جَنْمَہ وِوَسْوَتَح
کَتھم اَیتَدْوِجانِییَام　　　تْوَم آدَوپْرَوکْتَوان اِتی

ارجن نے کہا' پیدائش کے لحاظ سے سورج دیوتا آپ سے قدیم ہے۔ میں یہ کیسے سمجھوں کہ شروع میں یہ یوگا آپ نے ہی انہیں سکھایا۔

شلوک 5

شْری بَھگوان اُوَاچَہ

بَھوْنِی مَے وِیَتیِتانِی　　　جَنْمانِی تَوَہ چارجُنَہ
تانْیَہَم وِیدَہ سَرْوانِی　　　نَہ تْوَم وِیتّھَہ پَرَنْتَپَہ

بھگوان شری کرشن نے کہا' میرے اور تمہارے کئی جنم گزر چکے ہیں۔ لیکن اے دشمنوں کو فتح کرنے والے! میں ان سب کو جانتا ہوں' لیکن تم نہیں جانتے۔

شلوک 6

اَجوْ' پی سَنّوْیَیاتْمَا　　　بَھوتانام اِیشْوَرَوْ' پی سَنْ
پْرَکرِتِم سْوَام اَدھِشْٹھایَہ　　　سَمْبَھوَامِیاتْمَہ مَایَیا

حالانکہ میں اجنما ہوں۔ میری روحانی صورت کبھی نہیں بگڑتی اور میں تمام جانداروں کا مالک ہوں' اور میں ہر ایک یگ میں اپنی اصلی روحانی صورت میں

اوتار لیتا ہوں۔

شلوک 7

یَدا یَدا ہی دھرمسّیہ گلانِر بھوَتی بھارتہ
ابھیُتھانَم ادھرمسّیہ تَداتمانَم سرجامیہم

اے بھرت کے بیٹے! جب کبھی اور جہاں کہیں بھی دھرم کی کمی ہوتی ہے اور ادھرم میں اضافہ ہوتا ہے اس وقت میں جنم لیتا ہوں۔

شلوک 8

پرتراناَیہ سادھونام وناشایہ چہ دُشکرتام
دھرمہ۔ سمستھاپنارتھایہ سمبھوامی یُگے یُگے

سادھوؤں کی رکشا کرنے، راکششوں کا ناش کرنے اور دھرم کے اصولوں کو پھر سے قائم کرنے کے لئے میں ہر یگ میں اوتار لیتا ہوں۔

شلوک 9

جنمہ کرمہ چہ مے دویَم ایوم یو ویتّی تتّوتح
تیکتوا دیہم پنرجنمہ نئیتی مام ایتی سو، رجنہ

اے ارجن، میرے اوتار اور میرے کرم دیویہ (روحانی) ہیں۔ اس طرح جو اس حقیقت کو جان لیتا ہے، وہ جسم چھوڑنے پر دوبارہ اس سنسار میں جنم نہیں لیتا، بلکہ وہ میرے پرم دھام کو پالیتا ہے۔

شلوک 10

ویتہ۔ راگہ بھیہ۔ کرودھا منْ۔ میا مام اُپاشرتح
بہو و جنانہ۔ تپسا پُوتا مد۔ بھاوم آگتاح

اے ارجن! پہلے بھی لگاؤ، خوف اور غصے کو چھوڑ کر شردھا اور وشواس کے ساتھ میری شرن لے کر بہت سے لوگ گیان روپی تپ سے پویتر ہوکر، مجھے پاچکے ہیں۔

شلوک 11

یے یتھامام پرپدینتے　　تامس تتھیئو ہ بھجامیہم
ممہ ورتمانورتنتے　　منشیاح پارتھہ سروشح

جسطرح لوگ میری شرن لیتے ہیں اسی طرح میں انکو پھل دیتا ہوں۔ اے پرتھا کے بیٹے! سب لوگ ہر طرح سے میرے ہی راستے کو پاتے ہیں۔

شلوک 12

کانکشنتہ کرمنام سدھم　　یجنتہ اہہ دیوتاح
کشپرم ہی مانشے لوکے　　سدھر بھوتی کرمہ۔ جا

اس سنسار کے لوگ پھل والے کرم کے ذریعے کامیابی کے خواہشمند ہیں۔ اسلئے وہ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ بیشک ان کو اپنے کرموں کا اسی دنیا میں جلد ہی پھل ملتا ہے۔

شلوک 13

چاتر۔ ورنیم میاسرشٹم　　گنہ۔ کرمہ وبھاگشح
تسیہ کرتارم اپی مام　　ودھیکرتارم اویم

گن اور کرموں کے مطابق میں نے ہی انسانی سماج کے چار طبقے' برہمن' کھشتری' ویش اور شودر کو پیدا کئے ہیں۔ میں انکو پیدا کرنے والا ہوں' پھر بھی تمہیں یہ جاننا چاہئے کہ میں اکرتا (کچھ نہ کرنے والا) ہوں۔

شلوک 14

نہ مام کرمانی لمپنتی　　نہ مے کرمہ پھلے سپرہا
اتی مام یو' بھجاناتی　　کرمبھر نہ سہ بدھیتے

مجھ پر کرم کا کوئی اثر نہیں ہوتا' اور نہ ہی میں کرم کے پھل کا خواہش مند ہوں۔ جو انسان میری اس حقیقت کو سمجھ لیتا ہے' وہ بھی کرم کے بندھنوں میں نہیں پھنستا۔

شلوک 15

اَیوَم جنَاتوا کرِتم کرمہ پُوروئیزاپی مُمکشُبھح
کُرو کرمئیوہ تسماتوم پُوروئیح پوروترم کرتم

ماضی میں گذرے ہوئے رشیوں نے بھی اسی طرح میری روحانی فطرت کو جان کر کرم کئے ہیں، اسلئے تمہیں بھی اپنا فرض انکے نقشِ قدم پر چل کر پورا کرنا چاہئے۔

شلوک 16

کِم کرمہ کِم اَکرمیتی کوَیو پیترہ موہتاح
تت تے کرمہ پروکشیامی یج جنَاتوا موکشیسے شُبھات

لیکن کرم کیا ہے اور اکرم کیا ہے؟ اس بارے میں سمجھدار لوگ بھی الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلئے میں اس کرم کا ذکر کرتا ہوں، جنکو جان کر تم سنسار کے بندھن سے چھوٹ جاؤ گے۔

شلوک 17

کرمنو ہیپی بودھویم بودھویم چہ وکرمنح
اکرمنش چہ بودھویم گھنا کرمنو گتح

کرم کو سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ اسلئے کرم، وکرم (ممنوع کام) اور اکرم (کام جس کا کوئی رد عمل نہ ہو) کا سوروپ (حقیقت) پوری طرح سے جاننا چاہئے۔

شلوک 18

کرمنیکرمہ یح پشیید اکرمنی چہ کرمہ یح
سہ بدھیمان منشیشو سہ یکتح کرتسنہ۔ کارمہ کرت

جو کرم میں اکرم کو دیکھتا ہے اور اکرم میں کرم کو دیکھتا ہے، وہ شخص عقلمند ہے اور سب طرح کے کرم کرتے ہوئے بھی مکت ہی ہے۔

شلوک 19

یَسْیَہ سَرْوے سَمَارَمْبھاح کَامَہ۔ سَنْکَلْپَہ۔ وَرْجتاح
جْنَانَاگْنِی۔ دَگْدھہ۔ کَرْمَانَمْ تَم آہُح پَنْڈِتَم بُدھاح

جس کے سب کرم اندری ترپتی (تسکین حواس) کی خواہشوں سے دور ہیں' اسکو مکمل گیانی سمجھا جاتا ہے۔ اس شخص کے کرم پھل گیان روپی اگنی سے جل جاتے ہیں۔ ایسا رشیوں کا کہنا ہے۔

شلوک 20

تیَکْتوا کَرْمَہ۔ پَھلَاسَنْگَمْ نِتْیَہ۔ تْرِپْتو نِرَاشْرَیَح
کَرْمَنْیَبِھپْرَوْرِتو پِی نَیْوَہ کِنْچِتْ کَرَوتِی سَح

اپنے کرموں کے پھل کو پوری طرح چھوڑ کر' مطمئن اور آزاد شخص سب کرم کرتے ہوئے بھی' کبھی کوئی پھل دینے والا کرم نہیں کرتا۔

شلوک 21

نِرَاشِیر یَتَہ۔ چِتَّاتْمَا تیَکْتَہ۔ سَرْوَہ۔ پَرِگْرَہح
شَارِیرَمْ کیولَمْ کَرْمَہ کُرْوَنْ نَاپْنوتِی کِلْبِشَمْ

جس نے اپنے من اور اندریوں کو قابو کرلیا ہے' جس نے سب ہی عیش و عشرت کو چھوڑ دیا ہے' جس کے من میں کوئی خواہش نہیں ہے اور جو صرف اپنے آپکو زندہ رکھنے کے لئے کرم کرتا ہے' اسے کبھی پاپ نہیں لگتا۔

شلوک 22

یَدْرِچھا۔ لَابھہ۔ سَنْتُشْٹو دْوَنْدْوَاتِیتو وِمَتْسَرَح
سَمَح سِدّھاوَاسِدّھَو چَہ کْرِتوَاپِی نَہ نِبَدّھیَتے

جو انسان خود بخود حاصل ہونے والی چیز پر اطمینان رکھتا ہے۔ جو دوئی (خوشی اور غم' عزت اور ذلت' نفع اور نقصان وغیرہ) سے آزاد ہے' جو حسد نہیں کرتا' کامیابی اور ناکامی دونوں میں ایک جیسا رہتا ہے' وہ کرم کرتے ہوئے بھی اسکے جال میں نہیں پھنستا۔

شلوک 23

گتہ۔ سنگسیہ مُکتسیہ جنانا وستھتہ۔ چیتسح
یجنایا چرتح کرمہ سمگرم پرولییتے

جس آدمی کے کرم مادی قدرت کے گنوں سے لاتعلق ہے اور وہ مکمل طور پر روحانی گیان میں قائم رہتا ہے، وہ پوری طرح روحانیت میں مل جاتا ہے۔

شلوک 24

برہمارپنم برہمہ ہور برہماگنوء برہمنا ہتم
برہمئیوہ تینہ گنتویم برہمہ۔ کرمہ۔ سمادھنا

جو شخص کرشن بھاؤنہ میں پوری طرح مگن ہے، وہ روحانی کرموں میں مصروف رہنے کیوجہ سے یقیناً پرم دھام پاتا ہے، کیونکہ اسکا مقصد برہم (روحانی قدرت) ہے، اور جو کچھ وہ ارپن کرتا ہے۔ سبھی برہم ہے۔

شلوک 25

دئیوم ایواپرے یجنم یوگنح پریپاستے
برہماگناواپرے یجنم یجنینئیو پجھوتی

کچھ یوگی دیوتاؤں کی پوجا مختلف یگیوں کے ذریعے کرتے ہیں اور دوسرے پرماتما روپی اگنی (آگ) میں یگیہ کرتے ہیں۔

شلوک 26

شروترادینیندریانئینیے سمیماگنِشو جھوتی
شبدادین وشیان انیہ اِندریاگنِشو جھوتی

ان میں سے کچھ (سچے بھرمچاری) سننے کے طریقے اور حواس، من کو قابو کرنے والی اگنی میں ہون (یگیہ) کرتے ہیں اور دوسرے (گرہستا) حواسوں کی خوشی کی چیزیں، حواسوں کی اگنی میں ہون کرتے ہیں۔

شلوک 27

سَرْوَانِیْندْریَہ- کَرْمَانِی پْرَانَہ- کَرْمَانِی چَاپَرے
آتْمَہ- سَمْیَمَہ- یوْگَاگْنَوء جُھوَتِی جْنَانَہ- دِیپتے

دو سرے جو من اور حواس پر قابو کر کے سوروپ ساکشاد کار (خود شناسی) حاصل کرنا چاہتے ہیں' وہ تمام اندریوں اور پرانوں کے کریاؤں (دھرم کے متعلق کام) کو من کو قابو پانے والی اگنی میں ہون کرتے ہیں۔

شلوک 28

دَرْوِیَہ- یَجْنَاسْ تَپوْ- یَجْنَا یوْگَہ- یَجْنَاسْ تَتھَاپَرے
سْوَادھیَایَہ- جْنَانَہ- یَجْنَاشْ چَہ یَتَیَح سَمْشِتَہ- وْرَتَاح

دو سرے لوگ سخت ورت رکھ کر مادی دھن قربان کرنے سے یا کٹھن تپ کرنے سے یا تو اشٹانگ یوگا کا ابھیاس کرنے سے روشناس ہوجاتے ہیں' جبکہ دو سرے روحانی گیان کی ترقی کے لئے ویدوں پر غور کرتے ہیں۔

شلوک 29

اَپَانے جُھوَتِی پْرَانَمْ پْرَانے' پَانَمْ تَتھَاپَرے
پْرَانَاپَنَہ- گَتِی رُدْھوَا پْرَانَایَامَہ- پَرَایَنَاح
اَپَرے نِیَتَاہَارَاح پْرَنَانْ پْرَانیشُو جُھوَتِی

اور کچھ یوگی سمادھی کے لئے پرانایام (سانس کو قابو کرنے کا طریقہ) کا ابھیاس کرتے ہیں۔ وہ پران وایو (باہر جانے والی سانس) کو اپان وایو (داخل ہونے والی سانس) میں اور اپان وایو کو پران وایو میں پیش کرتے ہیں' اور اسطرح سانس روک کر سمادھی کی حالت میں آجاتے ہیں۔ دو سرے یوگی غذا کی پابندی کر کے پران وایو کو پران میں ہی ہون کیا کرتے ہیں۔

شلوک 30

سَرْوے ،پْییتیے یَجْنَہ - وِدوْ یَجْنَہ - کْشَپِتَہ - کَلْمَشَاح
یَجْنَہ - شِشْتَامْرِتَہ - بْھجَوْ یَانْتِی بْرَہمَہ سَنَاتَنَمْ

یہ سبھی یگیہ کرنے والے جو یگیوں کا مقصد جانتے ہیں' پاپ کرموں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور ان یگیہ کے پرشاد روپی امرت کو حاصل کرکے ابدی پرم دھام کو پاتے ہیں۔

شلوک 31

نَایَمْ لوْکَوْ سْتیے یَجْنَسْیَہ کُتَوْنیَح کُرُو - سَتَّمَہ

اے کورو خاندان میں عظیم! یگیہ نہ کرنے والے کو اس دنیا میں بھی سکھ نہیں ملتا' تو پرلوک میں کیا سکھ ملے گا۔

شلوک 32

اَیوَمْ بَھوْ - وِدھا یَجْنَا وِتَتَا بْرَہمَنْوْ مُکھے
کَرْمَہ - جَانْ وِدھِی تَانْ سَرْوَانْ اَیوَمْ جْنَاتوَا وِموْکْشْیَسے

ویدوں میں ان تمام قسم کے یگیوں کو بیان کیا گیا ہے' جو مختلف اقسام کے کرموں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو جاننے سے تم مکت ہو جاؤ گے۔

شلوک 33

شْرَیَانْ دْرَوْیَہ - مَیَادْ یَجْنَاجْ جْنَانَہ - یَجْنَح پَرَنْتَپَہ
سَرْوَمْ کَرْمَاکِھلَمْ پَارْتَھہ جْنَانے پَرِسَمَاپْیَتے

اے دشمنوں کو شکست دینے والے! محض دنیاوی چیزوں کے یگیہ سے گیان کا یگیہ بہتر ہے' کیونکہ اے پارتھ! دیویہ گیان سارے کرموں کی آخری حد ہے۔

شلوک 34

تَدْ وِدّھِی پْرَنِپَاتینَہ پَرِپْرَشْنینَہ سیوَیَا
اُپَدیکْشْیَنْتِی تے جْنَانَمْ جْنَانِنَسْ تَتّوَہ - دَرْشِنَح

ست گرو کے قدموں میں بیٹھ کر سچائی سیکھنے کی کوشش کرو۔ ان سے نمرتا سے پوچھو اور انکی سیوا کرو۔ وہ تمہیں آتمک گیان (خود شناسی) دے سکتے ہیں، کیونکہ انھوں نے سچائی کو پالیا ہے۔

شلوک 35

یَجّ جنٗاتوا نہ پُنرٗ موہَمٗ   ایوَمٗ یاسیَسی پانڈوَ
یینہ بھوتانیشیشانِی   درکشیَسیَ آتمنیَتھو مَیِی

آتما گیانی ست گرو سے اصلی گیان حاصل کرنے پر تم پھر کبھی مایا کا شکار نہیں ہوگے، کیونکہ اس گیان کی بدولت تم دیکھو گے کہ سب جاندار پرماتما کے حصے ہیں، یعنی وہ میرے میں ہی ہیں۔

شلوک 36

اَپی چیَدٗاسِی پاپیبھیَح   سَروییبھیَح پاپ۔ کرٗت۔ تمَح
سَرومٗ جنٗانَہ۔ پلوینَیوَہ   ورجنمٗ سنترشیَسِی

اگر تم سب گنہگاروں سے بڑا گنہگار بھی سمجھے جاتے ہو، تب بھی تم دیویہ (روحانی) گیان کی کشتی میں بیٹھ کر مادی دکھوں کے سمندر کو پار کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔

شلوک 37

یَتھیدامسِی سَمِدّھوٗ گنِرٗ   بھسمَہ۔ سَاتٗ کُرتیے، رجُنہ
جنٗاناگنِح سَروَہ۔ کرٗمانِی   بھسمَہ۔ سَاتٗ کُرتیے تتھا

اے ارجن! جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کردیتی ہے، اسطرح گیان روپی آگ مادی کرموں کے تمام بندھن کو جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

شلوک 38

نہ ہی جنٗانینہ سدرٗشمٗ   پوِترٗ مِہ ودیَتے
تَتٗ سویَم یوگہ۔ سَمسِدّھح   کالینا تمنی وندتِی

اس سنسار میں دیویہ گیان کے برابر پویتر (پاک) کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ یہ گیان

تمام یوگا کا پکا ہوا پھل ہے۔ سچا بھگت مناسب وقت آنے پر اس گیان سے آنند لیتا ہے۔

شلوک 39

شْرَدّھاواں لبھتے جْنانَم تَتْ۔ پَرَح سَمیَتیندْریَح
جْنانَم لبْدھوا پرام شانْتِم اَچرینادھِگچھتی

وہ شردھالو (پُریقین) شخص جو روحانی گیان میں مگن ہے اور جس نے اندریوں کو قابو کر لیا ہے' وہ روحانی شانتی کو فوراً حاصل کرتا ہے۔

شلوک 40

اَجْنَش چاشْرددھانَش چہ سَمنشیاتما وِنَشیَتی
نایَم لوکو' ستی نہ پَرو نہ سُکھم سَمنشیاتمَنح

لیکن اگیانی اور اشردھالو (غیر یقینی) شخص جو شاستروں پر شک کرتا ہے اور کرشن بھاوَنا کو نہیں جانتا ہے' ایسے شکی مزاج شخص کے لئے نہ ہی اس دنیا میں خوشی ہے اور نہ ہی دوسری دنیا میں۔

شلوک 41

یَوگہ۔ سَنّیستہ۔ کرمانَم جْنانہ۔ سَنچھِنّہ۔ سَمنشیَم
آتموَنتَم نہ کرمانی نِبَدھنَنتی دھننجیہ

جو شخص بھگتی بھری سیوا میں' پھل کی خواہشات کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے اور جس کا شک روحانی گیان سے ختم ہو گیا ہے' وہ دراصل آتما میں قائم ہے۔ اسلئے اے دھننجیئے (دولت پر فتح پانے والے)! وہ شخص کرم کے بندھن میں نہیں پھنستا۔

شلوک 42

تَسمادَ اَجْنانہ۔ سَمبھوتَم ہْرتْ۔ ستھم جْنانا سِنا۔ تمَنح
چھتْوَینَم سَمنشیَم یَوگَم آتِشٹھو تِشٹھہ بھارتہ

اے بھرت کے بیٹے! تمہارے دل میں جو شک و شبہ اگیانتا (جہالت) کیوجہ سے پیدا

ہو گیا ہے' اسے گیان کے ہتھیار سے کاٹ دینا چاہئے۔ یوگ سے ہتھیار بند ہو کر' اٹھو اور جنگ کرو۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "گیان کرم سنیاس یوگ" نامی چوتھا ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے پانچواں

کرم سنیاس یوگ
(کرشن بھاؤنہ میں کرم)

شلوک 1

اَرْجُنَہ اُواچَہ

سَنیاسَمْ کارْمَنَام کَرْشْنَہ پُنَر یَوگم چَہ شَمْسَسِی
یَچ چھریَہ اَیتیَوْرایکَمْ تَنْمے بَرُوْہی سُو۔ نِشْچِتَمْ

ارجن نے کہا، اے کرشن! پہلے آپ مجھ سے کرم تیاگ دینے (کام چھوڑنے) کو کہتے ہیں، پھر بھگتی میں کرم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اب آپ مہربانی کر کے مجھے صحیح معنی میں بتائیں کہ ان دونوں میں سے کونسا زیادہ فائدے مند ہے۔

شلوک 2

شْرِی بھگوانُ اُواچَہ

سَنْیاسَح کَرْمَہ۔ یَوگَس چَہ نِحشْرَیسَہ۔ کَرَاوُبھوء
تَیوسْتُو کَرْمَہ۔ سَنیاسَاتْ کَرْمَہ۔ یَوگَہ وِشِشْیَتے

پورن پرشوتم کرشن بھگوان نے جواب دیا، کرم کے پھل سے لگاؤ چھوڑ دینا اور بھگتی سیوا میں کرم کرنا دونوں ہی مکتی کے لئے فائدے مند ہے، لیکن دونوں میں سے بھگتی سیوا میں کرم کرنا کرم تیاگنے سے بہتر ہے۔

شلوک 3

جْنیَیح سَہ نِتیَہ۔ سنّیاسِی یو نہ دوینشْتِی نہ کانکشْتِی
نِردوندووہی مہا۔ باہوْ سُکھم بندھات پْرمُچیتے

جو شخص نہ اپنے کرم کے پھلوں سے نفرت کرتا ہے اور نہ اسکی خواہش رکھتا ہے اسے ہمیشہ تیاگی یا سنیاسی جاننا چاہئے۔ اے مضبوط بازوؤں والے ارجن، ایسا شخص تمام دوئی سے آزاد ہو کر مادی بندشوں سے پوری طرح آزاد ہو جاتا ہے۔

شلوک 4

سانکھیہ۔ یوگَو پرتھگ بالاح پْرودنتِی نہ پنڈتاح
ایکم اپیاستھتح سمیگ اُبھیورْوندتے پھلم

اگیانی ہی بھگتی سیوا (کرم یوگا) اور نشکام کرم یوگ کو الگ الگ پھل والے کہتے ہیں۔ جبکہ حقیقی گیانی کہتے ہیں کہ، جو اپنے آپکو ان میں سے ایک راہ پر اچھی طرح چلانے والا ہے وہ دونوں کے پھل حاصل کرتا ہے۔

شلوک 5

یت سانکھیئیح پْراپیتے ستھانم تدیوگیئیرْاپی گمیتے
ایکم سانکھیم چہ یوگم چہ یح پشیتی سہ پشیتی

گیان یوگی جس پرم دھام کو پاتے ہیں، نشکام کرم یوگی کو بھی وہی پرم دھام ملتا ہے۔ اسلئے جو شخص گیان یوگ اور نشکام یوگ کو پھل کے نظریئے سے ایک مانتا ہے، وہی سچ دیکھتا ہے۔

شلوک 6

سنّیاسس تُو مہا۔ باہو دُہکھم آپتم ایوگتح
یوگہ۔ یکتو منِر برہمہ نہ چرینادھگچھتِی

محض کوئی اپنے کرموں کو تیاگ کر بھگوان کی بھگتی سیوا کرتا ہے تو بھی اسے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ رشی منی بھی بھگتی سیوا میں کرم کے ذریعے پویتر ہوتے

ہیں، اور وہ فوراً ہی بھگوان کو حاصل کر لیتے ہیں۔

شلوک 7

یُوگہ یُکتو وشُدھاتما وجتاتما جتیندریہ
سروہ۔ بھوتاتما۔ بھوتاتما کُرونپی نہ لپیتے

جو بھگتی بھاؤ سے کرم کرتا ہے، جو پویتر آتما ہے اور جو اپنے من اور اندریوں کو قابو میں رکھتا ہے وہ سبھی کو پیارا ہوتا ہے، اور سبھی اسے پیارے ہوتے ہیں۔ ایسا شخص، ہمیشہ کرم کرتے ہوئے بھی کبھی نہیں پھنستا۔

شلوک 9-8

نَئیو کنچت کرومیتی یُکتو منیتے تتوہ۔ وت
پشین شرنون سپرشن جگھرن اشنن گچھن سوپن شوسن
پرلپن وسرجن گرہنن انمشن نمشن اپی
اندریانیندریارتھیشو ورتنتہ اِتی دھارین

اگرچہ جو شخص روحانی بھاونہ (لگاؤ) میں، دیکھنے میں، سننے میں، چھونے میں، سونگھنے میں، کھانے میں، چلنے پھرنے میں، سونے اور سانس لینے میں مصروف ہے وہ ہمیشہ اپنے آپ میں جانتا ہے کہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ بولتے، ہوا خارج کرتے ہوئے، حاصل کرتے ہوئے، اپنی آنکھیں کھولتے یا بند کرتے ہوئے وہ ہمیشہ جانتا ہے کہ صرف مادی اندریوں ہی کی وجہ سے وہ مصروف ہے اور وہ ان سے جدا ہے۔

شلوک 10

برہمنئے آدھایہ کرمانی سنگم تیکتوا کروتی یہ
لپیتے نہ سہ پاپینہ پدمہ۔ پترم اوامبھسا

جو اپنا فرض موہ کے بغیر کرتا ہے اور پھل کو بھگوان کے حوالے کرتے ہوئے انجام دیتا ہے، وہ پاپوں کے عمل سے متاثر نہیں ہوتا، جسطرح کنول کا پتا پانی میں رہتے ہوئے بھی پانی اسکو چھو نہیں پاتا۔

شلوک 11

کاینینہ منسا بدھیہ کیولئیر اندریئیر اپی
یوگنیح کرمہ کروتنی سنگم تیکتواتمہ۔ شدھیے

یوگی تیاگ کرکے، جسم، من، عقل اور اندریوں کے ساتھ بھی صرف شدھی (پاکیزگی) کے لئے کرم کرتے ہیں۔

شلوک 12

یکتح کرمہ۔ پھلم تیکتوا شانتم آپنوتی نئیشٹھ کیم
ایکتح کامہ۔ کارینہ پھلے سکتو نبدھیتے

بھگتی میں قائم آتما ہمیشہ شدھ شانتی کو حاصل کرتی ہے، کیونکہ وہ تمام کرموں کا پھل بھگوان کو ارپن کرتی ہے، جب کہ وہ شخص جو بھگوان کے ساتھ تعلق میں نہیں، اور جو اپنے کرم کے پھل کی لالچ رکھتا ہے وہ کرم کے بندھن میں پھنس جاتا ہے۔

شلوک 13

سروہ۔ کرماتی منسا سنیسیا ستے سکھم وشی
نو۔ دوارے پرے دیہی نئیوہ کروں نہ کارین

جب بندھی ہوئی آتما اپنی فطرت پر قابو پالیتی ہے اور ذہنی طور پر تمام کرم تیاگ دیتی ہے تو وہ نو دروازے والے شہر (مادی جسم) میں خوش رہتی ہے، نہ ہی وہ کرم کرتی ہے نہ ہی کرم کا باعث بنتی ہے۔

شلوک 14

نہ کرترتوم نہ کرماتی لوکسیہ سرجتی پربھح
نہ کرمہ۔ پھلہ۔ سمیوگم سوبھاوس تو پرورتتے

جسم روپی شہر کی مالک پابند جیو آتما نہ تو کرموں کو پیدا کرتی ہے، نہ لوگوں کو کرم کے لئے آمادہ کرتی ہے، نہ ہی کرم کے پھل کو بناتی ہے۔ یہ سب مادی قدرت کے گنوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

شلوک 15

نَادَتّے کَسْیَچِتْ پَاپَمْ نہ چَیْنُو ہ سُکْرْتَمْ وِبِھح
اَجْنَانیناوِرْتَمْ جْنَانَمْ تینہ مُھیَنْتی جَنْتَوح

بھگوان شری کرشن کسی کے پاپ اور پُنیہ (اچھائی) کا ذمہ نہیں لیتے ہیں۔ جاندار اگیانتا کیوجہ سے پریشان ہے' کیونکہ مایا نے انکے حقیقی گیان پر پرداڈالا ہوا ہے۔

شلوک 16

جْنَانینہ تُو تَدَاْ جْنَانَمْ ییشَامْ نَاشِتَمْ آتْمَنح
تیشَامْ آدِتْیَہ۔ وَجْ جْنَانَمْ پْرَکَاشَیَتی تَتْ پَرَمْ

لیکن جب کوئی اس گیان سے روشنی پالیتا ہے جس سے جہالت ختم ہوجاتی ہے' تب اسکا گیان ہر چیز کو ظاہر کردیتا ہے جیسے دن میں سورج ہر چیز کو روشن کردیتا ہے۔

شلوک 17

تَدْ۔ بُدْھیَسْ تَدْ۔ آتْمَانَسْ تَنْ۔ نِشْٹھاسْ تَتْ۔ پَرَایَنَاح
گَچّھَنْتیِ اَپُنَرْ۔ آوْرْتِمْ جْنَانَہ۔ نِرْ دْھوتَہ۔ کَلْمَشَاح

جب کسی کی عقل' من' شردھا اور شرن (پناہ)' یہ سب بھگوان میں قائم ہو جاتے ہیں' تبھی وہ مکمل گیان کے ذریعے پوری طرح شکوک سے آزاد ہوجاتا ہے اور اسطرح وہ مکتی کے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

شلوک 18

وِدْیَا۔ وِنَیَہ۔ سَمْپَنّے بْرَاہْمَنّے گَوی ہَسْتِنی
شُنِی چَیْنُو ہ شْوَہ۔ پَاکّے چَہ پَنْڈِتَاح سَمَہ۔ دَرْشِنح

وِینمر (نمرتہ والا) یوگی' سچے گیان کی بدولت' وِدوان (عالم) اور براہمن' گائے' ہاتھی' کتے اور چنڈال (کتے کھانے والے) کو بھی ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔

شلوک 19

اِہَیْو ہ تَیْرْ جِتَح سَرْگو ییشَامْ سَامْیے سْتِھتَمْ مَنح

نِرْدوشْم ہی سَمَم بْرَہمَہ   تسمادبْرَ ہمَنِی تے سِتِھتاح

جنکا من اندرونی شانتی میں قائم ہے وہ پہلے ہی زندگی اور موت کے بندھنوں پر فتح حاصل کر چکے ہیں۔ وہ برہمن کیطرح بے عیب ہیں اور اسلئے وہ پہلے ہی سے روحانیت میں قائم ہے۔

شلوک 20

نَہ پْرَ ہْرِشْیَیتْ پْرِیَم پْرَاپْیَہ   نوُدْوِجیَتْ پْرَاپْیَہ چاپْرِیَمْ
سْتِھرہ۔ بُدھِرا سَمُڈھو   بْرَہمَہ۔ وِدْبْرَہمَنِی سِتھِتح

جو شخص کسی خوشگوار چیز کو حاصل کر کے خوش نہیں ہوتا نہ ہی ناخوشگوار چیز حاصل کر کے افسوس کرتا ہے، وہ عقل مند ہے اور الجھن کے بغیر ہے۔ جو بھگوان کی سائنس کو جانتا ہے وہ پہلے ہی روحانیت میں قائم ہے۔

شلوک 21

بَاہْیَہ۔ سْپَرْشیشْوَا سَکْتَاتْمَا   وِنْدَتیۂ آتْمَنِی یَتْ سُکھَمْ
سَہ بْرَہمَہ۔ یوگَہ۔ یُکْتَاتْمَا   سُکھَم اَکْشَیَم اَشْنُتے

ایسا مکت پرش دنیاوی خوشی سے لگاؤ نہیں رکھتا، بلکہ اندر ہی اندر خوشی محسوس کرتا ہے۔ اسطرح سے آتمک گیان حاصل کیا ہوا شخص بے حد خوشی محسوس کرتا ہے، کیونکہ وہ بھگوان پر ہی دھیان لگاتا ہے۔

شلوک 22

یَے ہی سَمْسْپَرْشَہ۔ جا بھوگا   دُکھَہ۔ یونیہ اِیوَہ تے
آدْیَنْتَو نْتح کَوءِ نْتیَہ   نَہ تیشو رَمَتے بُدھح

اے کنتی کے بیٹے! ایک عقل مند شخص مصیبت کے ذرائع میں حصہ نہیں لیتا ہے، جو کہ مادی اندریوں سے تعلق کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ایسی خوشیوں کا آغاز اور خاتمہ ہوتا رہتا ہے اور عقلمند شخص ان سے خوش نہیں ہوتا ہے۔

شلوک 23

شَکنوتیہَیوہ یح سوڈھمْ پراکْ شریرہ۔ وموکشنات
کامہ۔ کرودھودبھوم ویگمْ سہ یکتح سہ سکھی نرح

جو شخص اس موجودہ جسم کو چھوڑنے سے پہلے اگر مادی اندریوں کے زور کو برداشت کرنے کے قابل ہے اور خواہش اور غصے کی طاقت کو قابو میں رکھتا ہے، وہ یوگی ہے اور وہ اس دنیا میں سکھی ہے۔

شلوک 24

یو' نتح۔ سکھو' نتر۔ آرامسْ تتھانتر۔ جیوترایوہ یح
سہ یوگی برہمہ۔ نرواڻم برہمہ۔ بھوتو' دھگچھتی

جس کی خوشی اندرونی ہے، جو اپنے اندر شادمان ہے اور جو اندر سے روشن ہے حقیقت میں وہ کامل یوگی ہے، وہ بھگوان میں کھویا ہوا ہے اور بالاخر بھگوان کو پاتا ہے۔

شلوک 25

لبنتے برہمہ نرواڻمْ رشیح کشینہ۔ کلمشاح
چھنہ۔ دوئیدھا یتاتمانح سروہ۔ بھوتہ۔ ہتے رتاح

جو شکوک سے پیدا ہونے والے فریب سے پرے ہیں، جنکا من اپنی آتما میں مصروف ہے، جو ہمیشہ تمام جانداروں کی خوشحالی کے لئے کرم کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور جو تمام پاپوں سے پاک ہے، وہ مکتی حاصل کرتے ہیں۔

شلوک 26

کامہ۔ کرودھہ۔ ومکتانامْ یتینامْ یتہ۔ چیتسامْ
ابھتوبرہمہ۔ نرواڻمْ ورتتے ودتاتمنامْ

جو تمام مادی خواہشات اور غصے سے آزاد ہیں۔ جو آتما گیانی (خودشناس) ہیں، جو تربیت یافتہ ہے اور ہمیشہ مستقل مکمل کوشش کررہے ہیں، بھگوان میں انکی مکتی

مستقبل میں بہت جلد یقینی ہے۔

شلوک 28-27

سپرشان کرتوا بہر باہیمنش — چکشش چئیوانترے بھرووح

پراناپانوء سموء کرتوا — ناسابھینترہ۔ چارنوء

یتیندریہ۔ منو۔ بدھر — منر موکشہ۔ پرایئح

وگتیچھا۔ بھیہ۔ کرودھو — یح سدا مکتہ ایوہ سح

تمام بیرونی اندریوں کے وشیوں کو بند کرتے ہوئے' آنکھوں اور نظروں کو دونوں بھوؤں کے درمیان کرتے ہوئے' اندرونی اور بیرونی سانسوں کو نتھنوں میں اٹکا کر رکھتے ہوئے اور اسطرح من' اندریوں اور عقل پر قابو پاتے ہوئے' یوگی مکتی پر دھیان لگا کر وہ خواہش' خوف' غصے سے آزاد ہوجاتا ہے۔ جو ہمیشہ اس حالت میں ہے' یقیناً مکتی حاصل کیا ہوا ہے۔

شلوک 29

بھوکتارم یجنہ۔ تپسام — سروہ۔ لوکہ۔ مہیشورم

سہردم سروہ۔ بھوتانام — جناتوا مم شانتم رچھتی

رشی جن مجھے تمام یگیوں اور تپسیاؤں کا آخری مقصد جانتے ہوئے' دیوتاؤں اور تمام لوکوں کا ایشور جانتے ہوئے اور تمام جانداروں کی بھلائی چاہنے والا جانتے ہوئے مادی مصیبتوں کے شدید درد سے شانتی پاتے ہیں۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "کرم سنیاس یوگ" پانچواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے چھٹا

دھیان یوگا
(ابھیاس)

شلوک 1

شری بھگوان اُواچہ

اَناشرِتح کرمہ۔ پھلم کاریم کرمہ کروتی یح

سہ سنیاسی چہ یوگی چہ نہ نرگنر نہ چاکریح

پرم پرش بھگوان نے کہا' جو شخص اپنے کرم کے پھل سے تعلق نہیں رکھتا اور کرم کو دھرم سمجھکر کرتا ہے' وہ سچا سنیاسی اور یوگی ہے۔ نہ کہ وہ جو اگنی (آگ) کو تیاگتا ہے اور کوئی کرم نہیں کرتا۔

شلوک 2

یم سنیاسم اِتی پراہر یوگم تم ودھی پانڈوہ

نہ ہیس نیستہ۔ سنکلپو یوگی بھوتی کشچنہ

اے پانڈو کے بیٹے! جسے سنیاسی کہتے ہیں' تم یہ جان لو کہ یہ یوگا کی طرح ہی ہے' یا پرماتما کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرنا ہے' کوئی شخص تب تک یوگی نہیں بن سکتا' جب تک۔ وہ اندری ترپتی (تسکین حواس) کو نہیں چھوڑتا ہے۔

شلوک 3

آرُرکشوَرْمنیرْیوْگمْ — کَرْمہ کارَنَمْ اُچیَتے
یوْگارُوڈَھسیہ تسیَیْوہ — شمَح کارَنَمْ اُچیَتے

اشٹانگ (آٹھ درجے والے) یوگا کیلئے طالبعلم کیلئے کرم ذریعہ ہے اور یوگسدھ پرش (یوگا کا ماہر) کے لئے تمام مادی کرموں کو چھوڑنا ہی ذریعہ ہے۔

شلوک 4

یدَا ہی نَیندریارتھیشُو — نہ کَرْمسْوَانُشَجتے
سرْوہ۔ سنْکلپہ۔ سنْیاسِی — یوْگارُوڈَھس تَدوْچیَتے

جو اپنی مادی خواہشوں کو پورے طریقے سے چھوڑکر پھر اندری ترپتی (تسکین حواس) اور پھلوں کی خواہش والے کرم میں نہیں پھنستا، اس شخص کو یوگی کہتے ہیں۔

شلوک 5

اُدھرَیدْآتمَناتمانَمْ — ناتمانَمْ اوَسادَییتْ
آتمَئیوہ ہیاتمَنوبَنْدھرْ — آتمَئیوہ رِپُرْآتمَنح

انسان کو چاہیئے کہ اپنے من کے ذریعے نجات پائے، نہ کہ پستی کو جائے۔ من ہی بندھی ہوئی آتما کا دوست ہے اور من ہی اس کا دشمن۔

شلوک 6

بَنْدھرْ آتماتمَنسْ تَسیہ — یینَاتمَئیواتمَناجِتح
اَناتمَنسْ تُوشَترْتوے — ورتیتاتمَئیوہ شَترْ۔ وَتْ

جس نے من کو جیت لیا ہے، من اسکا بہترین دوست ہے۔ لیکن جو ایسا نہیں کرپایا، من اسکا سب سے بڑا دشمن بنا رہیگا۔

شلوک 7

جِتاتمَنح پرَشانتَسیہ — پرَماتما سمَاہِتح

شِتَوشْنَہ۔ سُکھَہ۔ دُکھَیشُو   تَتَھا مَاناپَمَانیوح

جس نے من کو جیت لیا ہے' اس نے پہلے ہی پرماتما کو پالیا ہے' کیونکہ اس نے شانتی کو پالیا ہے۔ ایسے شخص کیلئے سکھ دکھ ۔۔ گرمی' سردی ۔۔ عزت' ذلت سب برابر ہیں۔

شلوک 8

جْنَانَہ۔ وِجْنَانَہ۔ تْرِپْتَاتْمَا   کُوٹَستھو وِجِتیندْرِیَح
یُکْتَہ اِتْیُچیَتے یوگی   سَمَہ۔ لوشْٹْرَاشْمَہ۔ کَانْچَنَح

اس شخص کو خود شناسی میں قائم کہا جاتا ہے اور اسے یوگی کہا جاتا ہے' جب وہ حاصل کئے ہوئے گیان اور شانتی کی بدولت پوری طرح مطمئن ہوتا ہے' ایسا شخص روحانیت میں قائم ہے۔ وہ شانت ہے۔ وہ ہر چیز برابر دیکھتا ہے' چاہے وہ پتھر ہو یا سونا۔

شلوک 9

سُہْرِنْ۔ مِتْرَارْیَ۔ اُدَاسِینَہ   مَدْھیَستھَہ۔ دْویشْیَہ۔ بَنْدھُشُو
سَادھُشْوپی چَہ پَاپیشُو   سَمَہ بُدْھِرْ وِشِشْیَتے

جب وہ ایماندار' خیرخواہ' دوست اور دشمن' حاسدوں' نیک' پاپیوں کو بھی ایک ہی من سے دیکھتا ہے اور وہ ان میں کوئی فرق نہیں رکھتا۔ وہ شخص اور بھی زیادہ ترقی یافتہ کہا جاتا ہے

شلوک 10

یوگی یُنْجیتَہ سَتَتَمْ   آتْمَانَمْ رَہَسی سْتِھتَح
اِیکَاکی یَتَہ۔ چِتّاتْمَا   نِرَاشِیرْ اپَرِگْرَہَح

یوگی کو ہمیشہ پرماتما پر دھیان لگانا چاہئے' اسے تنہا جگہ میں اکیلے رہنا چاہئے اور ہمیشہ احتیاط سے اپنے من پر قابو رکھنا چاہئے۔ اسے خواہشات اور احساسات کی ملکیت سے آزاد رہنا چاہئے۔

شلوک 12-11

شُچَوء دَیشے پرَتشٹھاپیہ   ستھرم آسنم آتمنح
ناتی۔ اُچھرِتم ناتی۔ نیچم   چَیلاجنہ۔ کُشوتّرم
تترَیکاگرم منح کرتوا   یتہ۔ چتیندریہ۔ کریح
اُپوِشیاسنے یُنجیاد   یوگم آتمہ۔ وِشُدھیے

یوگا ابھیاس (ریاض) کے لئے شخص کو چاہیئے کہ وہ تنہا جگہ پر جائے، زمین پر گھاس بچھائے اور پھر اسے ہرن کی کھال اور نرم کپڑے سے ڈھکنا چاہیے۔ بیٹھنے کی جگہ نہ ہی زیادہ اونچی ہونی چاہیئے اور نہ ہی زیادہ نیچی اور پوتر جگہ ہونی چاہیے۔ یوگی کو پھر اس پر بہت مضبوطی سے بیٹھ جانا چاہیئے، اور من اور اندریوں کو پوتر کرتے ہوئے، من کو ایک نقطے پر جماتے ہوئے یوگا ابھیاس کرنا چاہیے۔

شلوک 14-13

سمم کایہ۔ شِرو۔ گریوم   دھاریننّ اچلم ستھرح
سمپریکشیہ ناسکاگرم سوم   دشش چانولوکین
پرشانتاتما وِگتہ۔ بھیر   برہمچاری۔ ورتے ستھتح
منح سمیمیہ مچ۔ چتّو   یُکتہ آسیتہ مت۔ پرح

یوگی کو چاہیئے کہ وہ جسم، گردن، اور سر کو ایک ہی سمت میں رکھے اور ناک کی نوک پر نظر ٹکائے۔ اسطرح من کو قابو کر کے، بے خوف، جنسی تعلق سے مکمل آزاد، وہ من کے اندر مجھ پر دھیان لگائے اور مجھے ہی زندگی کی آخری منزل بنائے۔

شلوک 15

یُنجنّ ایوم سدا آتمانم   یوگی نیتہ۔ مانسح
شانتم نروانہ۔ پرمام   مت۔ سمستھام ادھگچھتی

اسطرح جسم، من اور کرموں پر ہمیشہ قابو پانے کا ابھیاس کرتے ہوئے، باضابطہ من والا یوگی، مادی وجود کو چھوڑ کر بھگوان کے پرم دھام (کرشن کے مسکن) کو پالیتا ہے۔

شلوک 16

نَاتیۡ - اَشْنَتَس تُو یوۡگوۡ ستی نہ چئیکانتم اَنَشْنَتَح
نہ چاتی - سوَپنہ - شِیلسْیَہ جاگرَ تو نئیوہ چارَجنہ

اے ارجن! جو زیادہ کھاتا ہے' یا بہت کم کھاتا ہے' جو زیادہ سوتا ہے یا بہت کم سوتا ہے۔ اس کے لئے یوگی بننا ناممکن ہے'۔

شلوک 17

یُکتاہارہ - وِہارسْیَہ یُکتہ - چیشٹسْیَہ کرمسُو
یُکتہ - سوَپناوبوۡدھسْیَہ یوۡگوۡ بھوتی دُکھہ - ہا

جو کھانے' سونے' آرائش اور کام کرنے کی عادتوں میں توازن رکھتا ہے' وہ یوگا ابھیاس (ریاض) کے ذریعے تمام مادی تکلیفوں کو ختم کر سکتا ہے۔

شلوک 18

یدا وِنیتم چتّم آتمنئیواوتِشٹھتے
نِسپرِہ سروَہ - کامیبھیوۡ یُکتہ اِتیُچیتے تدا

جب یوگی یوگا ابھیاس کے ذریعے ذہن پر قابو پاکر روحانیت میں قائم رہتا ہے' یعنی تمام مادی خواہشوں سے آزاد ہوتا ہے' تب وہ کامیاب یوگی کہلاتا ہے۔

شلوک 19

یَتھا دیپوۡ نِواتہ - ستھوۡ نینگتے سوپما سمرِتہ
یوۡگنوۡ یَتہ - چتّسْیَہ یُنجتوۡ یوۡگم آتمنح

جس طرح غیر ہوادار جگہ میں چراغ ٹمٹماتا نہیں' ویسے ہی یوگی جسکا من قابو میں ہے' وہ ہمیشہ پرماتما کے دھیان میں قائم رہتا ہے۔

شلوک 20-23

یترو پرمتے چتّم نِرُدھم یوۡگہ - سیوَیا
یاترہ چئیوا آتمنا آتمانم پشینۡ آتمنی تُشْیَتی

سُکھم آتیَنتِکم یت تدْ بدْھی۔ گراہیَم اتِیندریَمْ
ویتی یَترہ نہ چئیوایَم ستِھتش چلتی تتْوتح
یَم لبدْھوا چاپرم لابھم منیَتے نادھکم تتح
یَسمِن ستھِتو نہ دُکھینہ گرُنَاپی وچالیَتے
تم ودیادْدُکھہ۔ سمیوگہ۔ ویوگم یوگہ۔ سمجنِتم

تکمیل کی حالت' جسے سمادھی کہتے ہیں۔ انسان کا من یوگا ابھیاس کے ذریعے مادی ذہنی حرکتوں سے مکمل طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔ یہی خوبی ہے' جس سے من کو پویتر کرتے ہوئے خود کے اندر دیکھنا اور آتما میں ہی خوش رہنا ہے۔ اس شانت حالت میں یوگی بے حد روحانی خوشی میں قائم رہتا ہے اور روحانی اندریوں کے ذریعے آتما شانت ہو جاتی ہے۔ اسطرح قائم رہتے ہوئے وہ سچائی سے کبھی ہٹتا نہیں' یہ حاصل کرتے ہوئے وہ سوچتا ہے کہ اس سے بڑھکر کوئی حصول نہیں۔ اس حالت میں قائم رہتے ہوئے بڑی سے بڑی مشکل کے درمیان بھی کبھی نہیں ڈگمگاتا۔ یہی حقیقی مکتی ہے' ان تمام تکلیفوں سے جو مادی تعلقات سے پیدا ہوتی ہے۔

شلوک 24

سہ نِشچیینہ یوکتویو یوگو نِروِنہ۔ چیتسا
سنکلپہ۔ پربھوان کامامس تیکتوا سروان اشیشتح
منسیو یندریہ۔ گرامم ونیمیہ سمنتتح

یوگی کو چاہئے کہ پکے ارادے اور یقین کے ساتھ اپنے آپکو یوگا ابھیاس میں لگائے رکھے۔ من سے پیدا ہوئی خواہشوں کو چھوڑتے ہوئے ہر طرف سے تمام اندریوں کو قابو میں رکھے۔

شلوک 25

شنیح شنیز اپرمیدْ بدْھیا دھرتی۔ گرہیتیا
آتمہ۔ سمستھم منح کرتوا نہ کنچدا پی چنتییت

آہستہ آہستہ درجہ بہ درجہ پورے یقین کے ساتھ یوگی کو چاہئے کہ عقل کے ذریعے

ابھیاس میں قائم رہے۔ اسطرح سے تنہا من کو آتما پر جمائے اور اسکے علاوہ کچھ نہ سوچے۔

شلوک 26

یَتو یَتو نِشچلَتی مَنش چنچلَم استھرم
تَتَس تَتو نِیَمیئیتَد آتمَنیو وشم نییت

جب کبھی بھی اور جہاں کہیں بھی من اپنی ہٹ دھرمی اور چنچل فطرت کیوجہ سے بھٹکتا ہے، انسان کو چاہیئے کہ اسکو روکے اور واپس آتما کی زیر نگرانی میں رکھے۔

شلوک 27

پرشانتَہ۔ مَنَسَم ہیینَم یوگنَم سکھم اُتمَم
اُپئیتی شانتَہ۔ رجسَم برہمَہ۔ بھوتم اکلمشَم

جس یوگی کا من مجھ پر قائم ہے وہ یقیناً عظیم روحانی سکھ کی آخری تکمیل کو پاتا ہے۔ وہ رجو گن (ہوس کی صفت) سے پرے ہوجاتا ہے۔ برہم کے ساتھ اپنی یکسانیت سمجھ لیتا ہے، اور وہ پاپ کرموں کے رد عمل سے آزاد ہوجاتا ہے۔

شلوک 28

یُنجنّ ایوم سدا اتمانَم یوگی وگتَہ۔ کلمشَہ
سکھینَہ برہمَہ۔ سمسپرشَم اتینتم سکھم اشنتے

اسطرح یوگا ابھیاس میں لگاتار آتما میں پکے ارادے سے قائم رہتے ہوئے وہ تمام مادی گندگیوں سے پویتر ہوجاتا ہے، اور بھگوان کی دیویہ پرم بھگتی میں پرم سکھ حاصل کرتا ہے۔

شلوک 29

سروہ۔ بھوتہ۔ ستھم آتمانَم سروہ بھوتانی چاتمنی
ایکشَتے یوگہ۔ یکتاتما سروترہ سمَہ۔ درشنَہ

ایک سچا یوگی تمام جانداروں میں مجھے دیکھتا ہے اور تمام جانداروں کو مجھ میں دیکھتا

ہے، حقیقت میں وہ آتما گیانی (خود شناس) مجھ پرماتما ہی کو ہر جگہ دیکھتا ہے۔

شلوک 30

یو مام پشیتی سروتره　　سروم چه مئی پشیتی
تسیاہم نه پرنشیامی　　سه چه مے نه پرنشیتی

جو یوگی مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر چیز مجھ میں دیکھتا ہے، میں کبھی اس سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ مجھ سے دور ہوتا ہے۔

شلوک 31

سروه۔ بھوته۔ ستھتم یومام　　بھجتیے یکتوم آستھتح
سروتھا ورتمانو، پی　　سه یوگی مئی ورتتے

جو یوگی مجھے (شری کرشن) اور پرماتما کو ایک سمجھ کر میری بھگتی کرتا ہے، وہ ہمیشہ ہر طرح سے مجھ میں قائم رہتا ہے۔

شلوک 32

آتموء پمیینه سروتره　　سمم پشیتی یو، رجنه
سکھم وایدی وادکھم　　سه یوگی پرمومتح

اے ارجن! وہ مکمل یوگی ہے جو اپنی ذات کی نسبت سے تمام جانداروں کو ان کے خوشی اور غم میں سب کو یکساں دیکھتا ہے۔

شلوک 33

ارجنه اواچه

یو، یم یوگس تویا پروکتح　　سامیینه مدھسودنه
ایتسیاہم نه پشیامی　　چنچلتوات ستھتم ستھرام

ارجن نے کہا، اے مدھو سودن! آپ نے جس یوگا کے طریقے کا خلاصہ بیان کیا ہے، مجھے ناقابل عمل اور ناقابل برداشت لگتا ہے، کیونکہ من بیقرار اور چنچل ہے۔

شلوک 34

چَنْچلَمْ ہی مَنَح کرشنَہ پرَماتھی بَلَوَدْدرڈھم
تَسیاہم نِگرہم مَنْیے وایور اِوَہ سُو۔ دُشکرم

کیونکہ اے کرشن! من بیقرار، سرکش، ضدی اور بہت مضبوط ہے۔ اسلئے اسے قابو میں کرنا ہوا کو قابو کرنے سے زیادہ مشکل لگتا ہے۔

شلوک 35

شری۔ بھگوان اُواچہ
اَسَمْشیَم مَہا۔ باہو مَنو دُرنِگرہم چَلم
اَبھیاسینہ تُو کَونْتیَہ وَئیراگییَنہ چہ گرہیتے

بھگوان شری کرشن نے کہا، اے طاقتور بازو والے کُنتی کے بیٹے! بیقرار من کو قابو میں لانا بے شک بہت مشکل ہے۔ لیکن مناسب ابھیاس اور تیاگ کے ذریعے ایسا ممکن ہے۔

شلوک 36

اَسَمْیَتاتمنا یوگو دُشپراپہ اِتی مے مَتِح
وَشیاتمنا تُو یَتَتا شکیو وَاپتم اُپایَتَح

جسکا من بے لگام ہے، اسکے لئے آتما گیان (خود شناسی) مشکل کرم ہے۔ لیکن جسکا من قابو میں ہے اور جو مناسب طریقے سے جدوجہد کرتا ہے، اسکی کامیابی یقینی ہے۔ یہ میری رائے ہے۔

شلوک 37

ارجنہ اُواچہ
اَیَتِح شردھیوپیتو یوگاچ چلِتہ۔ مانسح
اَپراپیہ یوگہ۔ سَمْسِدھِم کام گَتِم کرشنہ گچھتی

ارجن نے کہا، اے کرشن! اس ناکام یوگی کی منزل کیا ہے، جو شروع میں یقین کے ساتھ خود شناسی کے طریقے کو اپناتا ہے، لیکن بعد میں دنیاوی الجھنوں کی وجہ سے

چھوڑ دیتا ہے اور اسطرح روحانیت میں تکمیل نہیں حاصل کرتا ہے۔

شلوک 38

کچِن نوبھیہ۔ وبھرشٹشْ چھنّابھرم اِو ہ نشیتی
اپرتشٹھو مہا۔ باہو ومُوڈھو بْرہمنح پتھی

اے طاقتور بازو والے کرشن! کیا روحانیت کے راستے سے بھٹکا ہوا ایسا شخص روحانی اور مادی دونوں ہی تکمیلوں سے گرتا نہیں اور بکھرے ہوئے بادل کیطرح برباد نہیں ہوجاتا ہے؟

شلوک 39

ایتن مے سمشیم کرشنہ چھیتّم ارہسیش یشتح
تود۔ انح سمشیسیاسیہ چھیتّا نہ ہیپپدیتے

اے کرشن! یہی میرا شک ہے اور میں آپ سے اسے مکمل طور پر دور کرنے کی التجا کرتا ہوں، کیونکہ آپ کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں جو اس شک کو دور کرسکے۔

شلوک 40

شری۔ بھگوان اُواچہ

پارتھہ نئیو یہہ نامترہ وناشس تسیہ ودیتے
نہ ہی کلیانہ۔ کرت کشچد درگتم تاتہ گچھتی

پرم پرش بھگوان نے کہا، اے پرتھا کے بیٹے! اچھے کرموں میں لگا ہوا یوگی نہ ہی اس دنیا میں اور نہ ہی روحانی دنیا میں تباہی سے دوچار ہوتا ہے۔ اے میرے دوست! بھلائی کرنے والے پر برائی کبھی حاوی نہیں ہوسکتی۔

شلوک 41

پراپیہ پنیہ۔ کرتام لوکان اُشتوا شاشوتیح سماح
شچینام شریمتام گیہے یوگہ۔ بھرشٹو بھجایتے

ناکام یوگی سورگ لوک پر کئی کئی سال کی خوشیوں کو حاصل کرنے کے بعد، نیک

لوگوں کے یا پھر امیروں کے خاندان میں جنم لیتا ہے۔

شلوک 42

اَتھہ وا یوگنام ایوہ کُلے بھوتی دھیمتام
ایتددھی درلبھترم لوکے جنمہ یدایدرشم

یا وہ ناکام یوگی گیانی یوگیوں کے خاندان میں جنم لیتا ہے۔ ایسا جنم اس سنسار میں بے شک بہت مشکل ہے۔

شلوک 43

تترہ تم بدھی۔ سمیوگم لبھتے پوروہ۔ دیھکم
یتتے چہ تتو بھویح سمسدھوء کُرو۔ نندنہ

اے کُرو کے بیٹے! ایسا جنم پا کر وہ اپنی پچھلی زندگی کی بھگتی بھاونہ کو دوبارہ شروع کرتا ہے، اور مکمل تکمیل حاصل کرنے کے لئے پھر سے وہ آگے یوگا ابھیاس کی کوشش کرتا ہے۔

شلوک 44

پوروا بھیاسینہ تینئیوہ ہریتے ہیوشو پی سح
جگیاسر اپی یوگسیہ شبدہ۔ برہماتورتتے

پچھلی زندگی کی بھگتی بھاونہ کیوجہ سے وہ خود بخود یوگا کے اصولوں کی طرف انکی تلاش کئے بنا ہی راغب ہو جاتا ہے۔ ایسا جگیاسو یوگی یوگا کی کوشش کرتے ہوئے ویدوں کے اصولوں سے ہمیشہ بالاتر ہوتا ہے۔

شلوک 45

پریتنادیتمانس تو یوگی سمشدھہ۔ کلبشح
انیکہ۔ جنمہ۔ سمسدھس تتو یاتی پرام گتم

اور جب یوگی سب پاپوں سے شدھ ہو کر تکمیل کے لئے کوشش کرتا ہے تو کئی جنموں کے ابھیاس کے بعد تکمیل حاصل کر کے آخر میں وہ پرم گتی کو حاصل کر لیتا

ہے۔

شلوک 46

تَپسْوِبھیوْ دھکوْیوْگی جْنانِبھیوْ پی مَتوْ دھکح
کَرمِبھیش چادھکوْیوْگی تسْمادیوْگی بھوارجُنہ

یوگی تپسوی سے بڑھ کر ہے۔ یوگی گیانی سے بالاتر ہے اور یوگی کرمی سے عظیم ہے۔
لٰہذا اے ارجن! ہر طرح سے یوگی بن۔

شلوک 47

یوْگِنامَاپی سرْوِیشَامْ مَدْ۔ گَتیناَنترَ۔ آتمَنَا
شْردھاوانْ بَھجَتے یوْمامْ سَہ مَے یُکتتموْمَتح

تمام یوگیوں میں سے جو یوگی پورے یقین کے ساتھ ہمیشہ مجھ میں رہتا ہے' میرے
بارے میں سوچتا ہے' اور میری روحانی پریم بھگتی کرتا ہے' وہ یوگی سب سے زیادہ
مجھ سے جوڑا ہوا ہے اور سب سے عظیم ہے۔ یہ میری رائے ہے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "دھیان یوگا" نامی چھٹا ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے ساتواں

گیان و گیان یوگ
(شری بھگوان کا گیان)

شلوک 1

شْرِی۔ بَھگَوانْ اُواچَہ

مَیّاسَکْتَہ۔ مَنَاح پَارتھہ یُوگَم یُنْجَنْ مَدْ۔ آشْرَیَح

اَسَمْشَیَمْ سَمَگْرَمْ مَامْ یَتھا جْنَاسْیَسِی تَچْ چھرِنُو

پرم پرش بھگوان نے کہا، اے پرتھا کے بیٹے! اب سنو کہ تم کس طرح مجھ میں من لگاکر، میری ہی بھاؤنا (شعور) میں پوری طرح رہ کر یوگا ابھیاس کرتے ہوئے مجھے بغیر شک کے مکمل طور پر جان سکتے ہو۔

شلوک 2

جْنَانَمْ تےِ، ہَمْ سَہ۔ وِجْنَانَمْ اِدَمْ وَکْشْیَامِیَ یَشیشَتَح

یَجْ جْنَاتْوا نیہہ بھُویُو، نَیَجْ جْنَاتَوْیَمْ اَوَشِشْیَتے

اب میں تمہیں پوری وضاحت سے دنیاوی اور روحانی گیان بتاؤں گا۔ اسے جاننے پر تمہیں مزید کچھ جاننے کے لئے باقی نہیں رہے گا۔

شلوک 3

مَنُشیانام سہسر یشُو — کشچد یتتی سدھیے
یتتام اپی سدھانام — کشچن مام ویتی تتوتح

کئی ہزاروں انسانوں میں سے کوئی ایک سدھی (تکمیل) کے لئے کوشش کرتا ہے اور اس طرح سدھی حاصل کرنے والوں میں سے مشکل سے کوئی ایک مجھے حقیقت میں جان پاتا ہے۔

شلوک 4

بھومر آپو نلو وایح — کھم منو بدھر ایو وہ چہ
اہنکار اتییم مے — بھنّا پرکرتر اشٹدھا

زمین، پانی، آگ، ہوا، آسمان، من، عقل اور جھوٹی انا، مجموعی طور پر یہ آٹھ شکتیاں میری الگ مادی پرکرتی (قدرت) ہے۔

شلوک 5

اپریم اتس تونیام — پرکرتم ودھی مے پرام
جیوہ۔ بھوتام مہا۔ باہو — ییدم دھاریتے جگت

اے مہاباہو ارجن! ان کے علاوہ میری دوسری پرا (اعلیٰ) شکتی بھی ہے جو تمام جاندار ہستیوں پر مشتمل ہے، جو اس مادی اپرا پرکرتی کے وسائل کا پوری طرح سے استعمال کررہی ہیں۔

شلوک 6

ایتد۔ یونینی بھوتانی — سروانیتیپدھاریہ
اہم کرتسنسیہ جگتہ — پربھوح پرلیس تتھا

یہ دونوں پرکرتیاں تمام تخلیق شدہ ہستیوں کا سرچشمہ ہیں۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی مادی اور روحانی ہے اس کی ابتدا اور انتہا مجھے ہی جانو۔

شلوک 7

مَتّح پَرَ تَرَم نانیَت کِنچِداَستی دَھننجَیَه
مَئی سَروَم اِدَم پَروتَم سُوتَرے مَنّی۔ گَنّااوہ

اے دھننجے (دولت کو جیتنے والے)! کوئی سچ مجھ سے عظیم نہیں۔ جس طرح دھاگے میں موتی پروئے ہوئے ہوتے ہیں، اسی طرح سب کچھ مجھ پر ٹکا ہوا ہے۔

شلوک 8

رَسوَ، ہَم اَپسُو کَوء نتَیَه پَربَھاسمی شَشی۔ سُورَییوح
پَرنَوح سَروہ۔ وَیدَیشُو شَبدَح کَھے پَوءرُشَم نَرِشُو

اے کُنتی کے بیٹے! میں پانی کا ذائقہ ہوں، سورج اور چاند کی روشنی ہوں۔ میں ویدک منتروں میں اوم کار ہوں، آکاش میں آواز اور میں ہی انسان کی قابلیت ہوں۔

شلوک 9

پُنّیو گَندھح پَرِتھویَام چَه تَیجَش چَاسمی وِبھاوَسوء
جیونَم سَروہ۔ بھُوتَیشُو تَپش چَاسمی تَپَسوِشُو

میں دھرتی کی اصلی خوشبو اور آگ میں تپش ہوں۔ میں تمام جانداروں کی جان اور تمام تپسویوں کا تپ ہوں۔

شلوک 10

بِیجَم مَام سَروہ۔ بھُوتَانَام وِدّھی پَارتھ سَناتَنَم
بُدّھِر بُدّھِمَتَام اَسمی تَیجَس تَیجَسوِنَام اَہَم

اے پرتھا کے بیٹے! یہ جان لو کہ میں تمام ہستیوں کا اصلی بیج ہوں، بدھی مان کی بدھی اور تمام طاقتوروں کی طاقت میں ہی ہوں۔

شلوک 11

بَلَم بَلوَتَام چَاہَم کَامَه۔ رَاگَه۔ وِورجِتَم

دَھرمَاوِرُدھوبھوتیشُو　　　　کَاموسمی بَھرتَرشَبھہ

میں ان طاقتوروں کی طاقت ہوں جو بغیر کام (ہوس) اور موہ (چاہ) کی ہے۔ اے بھرت شریشٹھ (ارجُن)! میں وہ کام (جنسی تعلق) ہوں جو دھرم کے خلاف نہ ہو۔

شلوک 12

یےچَیوَ ساتوِکا بھاوَا　　　　راجساس تَامساش چہ یے
مَتّہ ایویتی تان ودھی　　　　نہ توہم تیشُو تے مئی

جان لو کہ سارے گن میری شکتی کے ذریعے پیدا ہوئے ہیں، چاہے وہ ستوگن، رجوگن یا تموگن ہو۔ ایک طرح سے میں سب کچھ ہوں، لیکن میں مکمل طور پر ان سے آزاد ہوں۔ میں پرکرتی کے گنوں کے زیراثر نہیں ہوں، بلکہ وہ مجھ پر ہی ہیں۔

شلوک 13

تربھِر گُنَہ۔ مَیَیئِر بھاوئیر　　　　ابھِح سرومِدم جَگت
موہِتم نابھِجانَاتی　　　　مَام ایبھیح پرم اویّیم

تین گنوں (ستوگن، رجوگن، تموگن) کے ذریعے فریب میں مبتلا، سارا سنسار مجھے نہیں جانتا، کہ میں لازوال اور ان گنوں سے بالاتر ہوں۔

شلوک 14

دَئیوی ہییشا گُنَہ۔مَیِی　　　　مَمہ مَایا دُرتیّیا
مَام ایوہ یے پرپدیَنتے　　　　مَایام ایتام ترنتی تے

پرکرتی کے تین گنوں والی اس میری روحانی شکتی کو پار کرنا مشکل ہے۔ لیکن جو میرے شرن میں آتے ہیں وہ آسانی سے اسے پار کرجاتے ہیں۔

شلوک 15

نہ مَام دُشکرِتنو مُوڈھاح　　　　پرپدیَنتے نَرادھماح
مَایَیاپہرِت۔ جنانا　　　　آسرم بھاوم آشرِتاح

جو پوری طرح بیوقوف ہیں، جو انسان میں کمتر ہے، جنکا گیان مایا کا شکار ہو گیا ہے، اور جو اسوروں کی ناستک پرکرتی کو اپنانے والے ہیں، ایسے پاپی میرے شرن نہیں لیتے ہیں۔

شلوک 16

چتر۔ ودھا بھجنتے مام جناح سکرتنو رجنہ
آرتو جگیاسر ارتھارتھی گیانی چہ بھرترشبھہ

اے بھارتوں میں بہترین! چار طرح کے نیک انسان میری بھگتی کرتے ہیں، یعنی مصیبت زدہ، دولت کے خواہشمند، جگیاسی (گیان کی کھوج لگانے والا) اور گیانی (عالم)۔

شلوک 17

تیشام گیانی نتیہ۔ یکتہ ایکہ۔ بھکتر وششیتے
پریو ہی گیانینو تیرتھم اہم سہ چہ ممہ پریح

ان میں سے جو پرم گیانی ہے اور شدھ بھگتی میں لگا رہتا ہے وہ سب سے شریشٹھ (افضل) ہے، کیونکہ میں اسے بہت پیارا ہوں اور وہ مجھے پیارا ہے۔

شلوک 18

اداراح سرو وہ ایونیتے گیانی تواتمئیو مے متم
آستھتح سہ ہی یکتاتما مام ایوانتمام گتم

بیشک، یہ سب اُدارہ (بڑے دل والے) اشخاص ہیں۔ لیکن جو میرے گیان میں قائم ہیں، اسے میں اپنے ہی جیسا مانتا ہوں۔ وہ میری روحانی بھگتی سیوا میں لگے ہوئے مجھے حاصل کرتا ہے، جو سب سے اونچی اور اعلیٰ منزل ہے۔

شلوک 19

بہونام جنمنام انتے گیانوان مام پرپدیتے

واسُدیوح سَروَم اِتی
سَہ مہاتما سو- دُرلبھح

کئی جنم اور مرن کے بعد جسکو حقیقی گیان ہوتا ہے، وہ مجھے سب وجہوں کی وجہ جان کر میری شرن لیتا ہے، ایسا مہاتما بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

شلوک 20

کامَئیس تَئیس تَئیرِ ہرِتہ- جنَانَاح
پرپدینتے، نیہ- دیوتاح
تم تم نِیمَم آستھایہ
پرکرِتیا نِیتاح سویا

جنکی عقل مادی خواہشات میں الجھ گئی ہے، وہ دیوتاؤں کی شرن لیتے ہیں اور اپنی اپنی فطرت کے مطابق، پوجا کے خاص اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔

شلوک 21

یو یو یام یام تنم بھکتح
شردھیار چتم اِچھتی
تسیہ تسیا چلام شردھام
تام ایوہ ودداھامیہم

میں پرماتما کی صورت میں سب کے دل میں رہتا ہوں۔ جیسے ہی کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرنا چاہتا ہے تو میں اسکا وشواس قائم کرتا ہوں، جس سے وہ اس خاص دیوتا کے لئے اپنے آپکو وقف کرسکے۔

شلوک 22

سہ تیا شردھیا یُکتس
تسیارادھنم ایہتے
لبھتے چہ تتح کامان
میئیوہ وہتان ہی تان

ایسی شردھا (یقین) کے ساتھ، وہ کسی مخصوص دیوتا کی پوجا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی خواہش کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سارے فوائد صرف میں ہی دیتا ہوں۔

شلوک 23

انتوَت تو پھلم تیشام
تدبھوتیلپہ- میدھسام
دیوان دیوہ- یجو یانتی
مد- بھکتا یانتی مام اپی

کم عقل لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ انکے پھل محدود اور عارضی ہوتے ہیں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیوتاؤں کے لوک میں جاتے ہیں، لیکن میرے بھگت آخر میں میرے پرم دھام کو پاتے ہیں۔

شلوک 24

اَوْیَکتَم وْکتِم آپَنّم مَنیَنتے مام اَبُدھیَح
پَرَم بھاوَم اَجانَنتو مَماوْییَم اَنُتَمَم

کم عقل لوگ مجھے ٹھیک سے نہ جاننے کی وجہ سے سوچتے ہیں کہ میں، یعنی پرم پرش بھگوان شری کرشن پہلے نراکار تھا اور اب میں نے اس روپ کو دھارن کیا ہے۔ اپنی کم عقلی کیوجہ سے وہ میری اویناشی اور عظیم قدرت کو نہیں جانتے۔

شلوک 25

نَاہَم پْرَکاشَح سَرْوَسیَہ یوْگَہ۔ مَایَا۔ سَماوْرِتَح
مُوڈھو' یَم نَابھِجاناتی لوکو مام اَجَم اَوْیَیَم

میں کم عقل اور بیوقوف لوگوں کے سامنے کبھی ظاہر نہیں ہوتا۔ انکے لئے میں ہمیشہ میری یوگ مایا شکتی (اندرونی شکتی) کے ذریعے چھپا رہتا ہوں۔ لہٰذا وہ یہ نہیں جان سکتے کہ میں اجنما اور اویناشی ہوں۔

شلوک 26

وِیداہَم سَمَتیتانی وَرتَمانانی چارْجُنَہ
بھوِشیانی چَہ بھوتانی مام تو ویدَہ نَہ کَشچَنَہ

اے ارجن! میں پرم پرش بھگوان کی حیثیت سے جو کچھ ماضی میں ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے اور جو آگے ہونے والا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہوں۔ میں تمام جانداروں کو بھی جانتا ہوں، لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔

شلوک 27

اِچھَا۔ دْویشَہ۔ سَمُتھینَہ دْوَنْدْوَہ۔ موہینَہ بھارَتَہ

سَرْوہ بھوتانی سمّوہم   سَرگے یانتی پرنتپہ

اے بھارت کے بیٹے (ارجن)! اے دشمن کو جیتنے والے! اچھا اور دویش (خواہش اور نفرت) سے پیدا ہونے والی دوئی (سکھ دکھ، عزت ذلت وغیرہ) کے فریب سے موہیت ہوئے تمام جاندار مایا میں پیدا ہوتے ہیں۔

شلوک 28

ییشام تونتہ۔ گتم پاپم   جنانام پنیہ۔ کرمنام
تے دوندوہ۔ موہہ۔ نرمکتا   بھجنتے مام درڈھہ۔ ورتاح

جن لوگوں نے پچھلے جنموں (پچھلی زندگیوں) میں اور اس جنم میں پنیہ کرم (نیکیاں) کئے ہیں اور جن کے پاپ کرموں کو مکمل تباہ کیا جاچکا ہے، وہ مایا کی دوئیوں سے مکت ہوجاتے ہیں اور وہ درڑھتا (پکے ارادے) سے میری سیوا میں مشغول ہوتے ہیں۔

شلوک 29

جرا۔ مرنہ۔ موکشایہ   مام آشر تیہ یتنتی یے
تے برہمہ تدودح کرتسنم   ادھیاتمم کرمہ چاکھلم

جو بڑھاپے اور موت سے مکتی (نجات) پانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، وہ عقلمند لوگ میری بھگتی میں شرن لیتے ہیں۔ وہ حقیقت میں برہم (روح) ہیں، کیونکہ وہ روحانی اعمال کے بارے میں پوری طرح سے جانتے ہیں۔

شلوک 30

سادھبھوتادھدئیوم مام   سادھیجنم چہ یے ودح
پریانہ۔ کالے، پی چہ مام   تے ودریکتہ۔ چیتسح

جو مجھ پرم پرش بھگوان پر مکمل شعور رکھتے ہوئے مجھے جگت (مادی دنیا) کا، دیوتاؤں اور تمام یگیہ ودھیوں (یگیہ کے طریقوں) کو چلانے والا اصول جانتے ہیں، حتیٰ کہ وہ موت کے وقت بھی مجھ بھگوان کو جان اور سمجھ سکتے ہیں۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا "گیان وگیان یوگ" نامی ساتواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے آٹھواں

بھگود پراپتی
(بھگوان کو حاصل کرنا)

شلوک 1

ارجنہ اواچہ

کم تدبرہمہ کم ادھیاتمم کم کرمہ پرشوتمہ
ادھبھوتم چہ کم پروکتم ادھدئیوم کم اچیتے

ارجن نے پوچھا' اے بھگوان! اے پرم پرش! برہم کیا ہے؟ آتما کیا ہے؟ سکام کرم (پھل والے کرم) کیا ہے؟ یہ بھوتک جگت (مادی دنیا) کیا ہے؟ اور دیوتا کیا ہیں؟ مہربانی کرکے یہ سب مجھے بتائیں۔

شلوک 2

ادھیجنح کتھم کو تره دیھے سمن مدھسودنہ
پریانہ۔ کالے چہ کتھم جنئییو سی نیتا تمبھح

اے مدھوسودن! یگیہ کے سوامی (مالک) کون ہیں اور وہ جسم میں کیسے رہتے ہیں؟ اور بھگتی میں لگے رہنے والے موت کے وقت آپکو کیسے جان سکتے ہیں؟

شلوک 3

شری- بھگوان اواچہ

اَکشَرَمْ بَرہمہ پرَمَمْ سوبھاوو' دھیاتمَم اُچیتے
بھوتہ- بھاوودبھوہ- کرو وسرگہ کرمہ- سَمجنِتَح

پرم پرش بھگوان نے کہا! اویناشی' روحانی جاندار برہم کہلاتا ہے اور اسکا نتیجہ (نہ مٹنے والے) سوبھاوَ اَدھیاتم یا خودی کہلاتا ہے۔ جانداروں کے مادی جسموں کی تعمیر سے متعلق کام کو کرم یا سکام کرم کہتے ہیں۔

شلوک 4

اَدھبھوتَم کشَرو بھاوح پُرشش چادھدَیوتَم
اَدھیَجنو' ہم ایواترہ دیہے دیہَہ- بھرتاموَرہ

اے جانداروں میں بہترین! ہر پل تبدیل کرنے والی مادی قدرت کو اَدھِبھوتَ (مادی دنیا) کہتے ہیں۔ بھگوان کا وراٹ روپ (کائناتی صورت) جس میں سورج' چاند جیسے تمام دیوتا شامل ہیں'اَدھِدَیو کہلاتا ہے۔ اور میں' پرمیشور' جو ہر ایک جاندار کے دل میں پرماتما کی صورت میں موجود ہوں اَدھِیَجنَ (یگیہ کا مالک) کہلاتا ہوں۔

شلوک 5

اَنتَہ- کالے چہ مام ایوَہ سمَرَن مُکتوا کلیورَمْ
یح پرَایاتی سہ مدبھاوَمْ یاتی ناستیتَر ہ سَمشیَح

اور زندگی کے آخری لمحے میں جو صرف مجھ ہی کو یاد کرتے ہوئے اس جسم کو چھوڑتا ہے' وہ فوراً میرے سوبھاوَ (فطرت) کو حاصل کرتا ہے۔ اس میں زرہ برابر بھی شک نہیں۔

شلوک 6

یَم یَم واپی سمَرَن بھاوَمْ تیَجتی یَنتے کلیورَمْ
تَمْ تَم ایو ئیتی کونتیہ سَدا تد- بھاوہ- بھاوتح

اے کنتی کے بیٹے! جسم چھوڑتے وقت انسان جس جس حالت کو یاد کرتا ہے' وہ

یقیناً اسی حالت کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 7

تَسمَاتْ سَرْوِیشُو کَالیشُو مَامْ اَنُسْمَرَہ یُدْھیہ چہ
مَیَرْپِتہ۔ مَنَو۔ بُدھِر مَامْ اَیوئیشْیَسْیَ اسَمشَیَح

اسلئے، اے ارجن! تمہیں ہمیشہ کرشن روپ میں مجھے یاد کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی جنگ کرنے کے فرض کو بھی نبھانا چاہیئے۔ پھر اپنے کرموں کو مجھے ارپن کرکے اور اپنے من اور عقل کو مجھ پر جما کر بے شک تم مجھے حاصل کروگے۔

شلوک 8

اَبھیَاسَہ۔ یوگہ۔ یُکْتَینہ چیتَسَا نَانیہ۔ گَامِنَا
پَرَمَمْ پُرُشَمْ دِویَمْ یَاتی پَارْتھانُچِنْتَیَنْ

اے پارتھ! جو شخص ہمیشہ اپنے من کو مجھے یاد کرنے میں لگائے رکھ کر اس راستے سے بھٹکے بغیر پرم پرش بھگوان کے روپ میں میرا دھیان کرتا ہے، وہ یقیناً مجھے حاصل کرتا ہے۔

شلوک 9

کَوِمْ پُرَانَمْ اَنُشَاسِتَارَمْ اَنُورْ اَنِیَامسَمْ اَنُسْمَرِیدْیَح
سَرْوَسیَہ دھَاتَارَمْ اَچِنْتیَہ۔ رُوپَمْ آدِتیَہ۔ ورنَمْ تمسَح پَرَسْتَات

انسان کو چاہیئے کہ وہ پرم پرش کا دھیان سب کچھ جاننے والے، سب سے قدیم حاکم، چھوٹے سے بھی چھوٹے، سب کو پالنے والے، مادی تصور سے بالاتر، ناقابل سمجھ اور نتیہ پُرش کے روپ میں کرے۔ وہ سورج کی طرح چمکدار ہیں اور مادی قدرت سے پرے روحانی ہے۔

شلوک 10

پرَیَانَہ۔ کَالے مَنسَا چَلَینَہ بھکتیَا یُکْتو یوگہ۔ بَلَینَہ چَیوَہ
بھرووْرمَدھیے پرَانَمْ آویشیہ سَمیَکْ سَہ تَمْ پَرَمْ پُرُشَمْ اُپَیتی دِویَمْ

موت کے وقت جو شخص اپنے پران (جان) کو بھوؤں کے درمیان جمالیتا ہے اور یوگا شکتی کے ذریعے ساکن (غیر حرکت) من سے پوری بھگتی کے ساتھ پرمیشور کی یاد میں اپنے آپ کو لگاتا ہے' وہ یقیناً پرم پرش بھگوان کو حاصل کرے گا۔

شلوک 11

یَداَ کشَرَم ویدَہ۔ ودو ودَنتی	وشَنتی یَدیَتیو ویتہ۔ راگاح
یَدا چھنتو بَرہمچَریَم چَرنتی	تَت تے پَدم سنَگرہینَہ پَرو کشیے

ویدوں کو جاننے والے جو اوم کار کا رٹن کرتے ہیں اور جو سنیاس (ترک تعلق) آشرم کے عظیم سادھو ہیں' برہم میں داخل ہوتے ہیں۔ ایسی سدھی کی خواہش کرنے والے' برہمچاری کا ابھیاس (ریاض) کرتے ہیں۔ اب میں تمہیں اس طریقہ کار کو سمجھاؤں گا' جسکے ذریعے کوئی مکتی حاصل کرسکتا ہے۔

شلوک 12

سَروہ۔ دوارانی سمیَمیَہ	مَنو ہَردی نِردھیہ چہ
مُوردھنیادھایاتمَنَح پرانَم	آستِھتو یوگہ۔ دھارنَام

اندریوں کی تمام کریاؤں (حرکتوں) سے لاتعلقی کو یوگا کی حالت (یوگ دھارنَا) کہا جاتا ہے۔ اندریوں کے سب دروازوں کو بند کرکے' اور من کو ہردئے (دل) پر اور سانس کو سر کی چوٹی پر لگاکر' شخص اپنے کو یوگا میں قائم کرتا ہے۔

شلوک 13

اوم اِتییکاکشَرَم بَرہمَہ	ویاہرَن مام انُسمَرَن
یح پَریاتی تیجَن دیہَم	سَہ یاتی پَرمام گتِم

اس یوگا ابھیاس میں قائم ہوکر اور اکشروں (حروفوں) کے عظیم جوڑ اوم کار کے پوِیتر شبد کا رٹن کرتے ہوئے' اگر کوئی پرم پرش بھگوان کو یاد کرتے ہوئے اپنے جسم کو چھوڑتا ہے' وہ یقیناً پرم دھام کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 14

اَننیہ۔ چیتاح ستتم یومام سمرتی نتیشح
تسیاہم سلبھح پارتھہ نتیہ۔ یکتسیہ یوگنح

اے پرتھا کے بیٹے! جو بغیر بھٹکے مجھے یاد کرتا ہے، وہ آسانی سے مجھے حاصل کرتا ہے، کیونکہ وہ لگاتار میری بھگتی میں لگا رہتا ہے۔

شلوک 15

مام اُپیتیہ پنر جنمہ دُحکھالیم اَشاشوتم
ناپنوتی مہاتمانح سمسدھم پرمام گتاح

مجھے حاصل کرکے مہاپرش، جو بھگتی یوگی ہیں کبھی بھی دکھوں سے بھری اس فانی دنیا میں واپس نہیں آتے ہیں، کیونکہ انھوں نے پرم سدھی کو پالیا ہے۔

شلوک 16

آ۔ برہمہ۔ بھونال لوکاح پنر آورتنو رجنہ
مام اُپیتیہ تو کوء نتییہ پنر جنمہ نہ ودیتے

اس دنیا میں اونچے لوکوں (سیاروں) سے لیکر نچلے لوکوں تک سب دکھوں کے گھر ہیں۔ جہاں پیدائش اور موت کا چکر لگا رہتا ہے، لیکن اے کنتی کے بیٹے! جو میرے پرم دھام کو پالیتا ہے، وہ پھر کبھی جنم نہیں لیتا۔

شلوک 17

سہسر ہ۔ یگہ۔ پرینتم اہر ید برہمنو ودح
راترم یگہ۔ سہسر انتام تے ہو۔ راترہ۔ ودو جناح

انسانوں کے حساب کتاب کے مطابق ایک ہزار یگ مل کر برہما کا ایک دن بنتا ہے اور اتنی ہی مدت اسکی رات کی ہے۔

شلوک 18

اویکتاد ویکتیح سرواح پربھونتیہر۔ آگمے

راتریاگمے پرلیینتے
تترئیواویکتہ۔ سمجنکے

برہما کے دن کی شروعات میں تمام جاندار اویکت (عدم وجود) سے و یکت (ظاہر) ہوتے ہیں اور برہما کی رات پر ان تمام جانداروں کا ناش ہو جاتا ہے۔

شلوک 19

بھوتہ۔ گرامح سہ ایوایم
بھوتوا بھوتوا پرلیینتے
راتریاگمے، وشح پارتھہ
پربھوتے اہر۔ آگمے

جب جب برہما کا دن آتا ہے تو تمام جاندار وجود میں آتے ہیں اور برہما کی رات کے آنے پر وہ بے بسی کی حالت میں ناش ہو جاتے ہیں۔

شلوک 20

پرس تسمات تو بھاوو، نیو
'ویکتو، ویکتات سناتنح
یح سہ سرو یشو بھوتیشو
نشیتسو نہ و نشیتی

اس کے علاوہ ایک اور ایسی اویکت (جو ظاہر نہ ہو) قدرت ہے جو لافانی ہے اور اس ظاہر اور غیر ظاہر ہونے والے مادے سے پرے ہے۔ یہ عظیم اور کبھی ناش نہ ہونے والی ہے۔ جب اس سنسار کا پوری طرح ناش ہو جاتا ہے، تب بھی اسکا ناش نہیں ہوتا۔

شلوک 21

اویکتو، کشرہ اتیکتس
تم اہح پرمام گتم
یم پراپیہ نہ نورتنتے
تدد ھامہ پرمم ممہ

جیسے ویدانتی غیر ظاہر اور اوناشی بتاتے ہیں، جو پرم گنتویہ (منزل مقصود) ہے، جسے حاصل کر لینے پر کوئی واپس نہیں آتا، وہی میرا پرم دھام ہے۔

شلوک 22

پرشح سہ پرح پارتھہ
بھکتیا لبھیس تو ننییا
یسیانتح۔ ستھانی بھوتانی
یینہ سرو ومِ ادم تتم

پرم پرش بھگوان جوکہ سب سے عظیم ہیں، شدھ بھگتی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے پرم دھام میں موجود رہتے ہیں، تو بھی وہ ہر جگہ موجود ہیں اور سب کچھ انہی میں قائم ہے۔

شلوک 23

یَترَہ کالے توناوِرتِم آورِتِم چَئیوہ یوگِنَح
پرَیاتا یانتی تم کالم وَکشیامی بھرترشَبھہ

اے بھرت سریشٹھا! اب میں تمہیں ان مختلف اوقات کو بتاتا ہوں، جن میں اس سنسار سے گزر جانے پر یوگی واپس آتا ہے یا نہیں آتا ہے۔

شلوک 24

اَگنِر جیوتِر اَہح شُکلح شَنَ-ماسا اُترایَنَم
تَترَہ پرَیاتا گچھنتی برَہمَہ برَہمَہ-وِدو جَناح

جو پرم برہم کو جانتے ہیں، وہ اگنی دیوتا کے پربھاؤ میں، پرکاش میں، دن کے شدھ لمحے میں، شُکل پکش (ڈھلتے چاند کے پندرویں) میں، یا ان چھ مہینوں کے دوران جب سورج شمال میں سفر کرتا ہے، اس سنسار سے گزر جانے پر اس پرم برہم کو حاصل کرتے ہیں۔

شلوک 25

دُھومو راترِس تَتھا کرشنح شَنَ-ماسا دکشِنایَنَم
تَترَہ چاندرمَسَم جیوتِر یوگی پراپیہ نِورتتے

جو یوگی، دھند، رات، کرشن پکش (اندھیری راتوں یعنی چاند کے آخری پندرہ دن) یا دکشِنایَن کے چھ مہینے (جب سورج جنوب میں ہوتا ہے) میں گزرتا ہے، وہ چندرلوک پر جاتا ہے، لیکن پھر واپس آتا ہے۔

شلوک 26

شُکلَہ-کرشنے گتی ہیتے جگتح شاشوتے متے

اَیکَیا یا تیناوَرتَم   اَنییاوَرتتے پُنَح

ویدوں کے مطابق اس سنسار سے گزرنے کے دو راستے ہیں۔ ایک اجالا اور دوسرا اندھیرا۔ جو شدکلہ پکش میں گزرتا ہے، وہ واپس نہیں آتا ہے۔ لیکن جو کرشن پکش میں گزرتا ہے واپس آتا ہے۔

شلوک 27

نَیتے سرتی پارتھ جانَن   یوگی مُہیَتی کَشچَنَہ
تَسمات سَروَیشُو کالیشُو   یَوگہ یُکتوبھوارجُنہ

اے ارجن! جو بھگت ان دو راستوں کو جانتا ہے، کبھی الجھن کا شکار نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہمیشہ بھگتی میں قائم رہو۔

شلوک 28

وَیدَیشُو یَجنیشُو تپَحسُو چیَیوَہ   دانیشُو یَت پُنیَہ۔ پھلَم پرَدِشٹَم
اَتییَتی تَت سَروَم اِدَم وِدِتوا   یَوگی پرَم ستھانَم اُپَیتی چادیَم

جو شخص بھگتی مارگ (راستے) کو اپناتا ہے -- وہ وید ابھیاس، تپسیہ، دان، یگیہ، گیان اور پھل آور کرم کے پھلوں سے محروم نہیں ہوتا۔ وہ صرف بھگتی کرکے ہی ان تمام پھلوں کو حاصل کرتا ہے اور آخر میں میرے نتیہ پرم دھام کو پاتا ہے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "بھگود پراپتی (حصول پرم پرش بھگوان)" نامی آٹھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے نواں

پرم گھیہ گیان
(سب سے زیادہ رازدارانہ گیان)

شلوک 1

ری۔ بھگوانُ اُواچہ
اِدَمْ تُو تے گُھیَتَمَمْ پْرَوَکْشیامینسُو یَوے
جْنَانَمْ وِجْنَانَہ۔ سَہِتَمْ یَجْ جْنَاتْوا موکْشیَسے 'شُبھاتْ

پرم پرش بھگوان نے کہا' میرے پیارے ارجن! کیونکہ تم مجھ سے کبھی حسد نہیں کرتے' اسلئے میں تمہیں پرم گپت گیان بتاؤں گا' جسے جان کر تم مادی وجود کے کلیشوں (مصیبتوں) سے موکش (نجات) پاؤ گے۔

شلوک 2

رَاجَہ۔ وِدْیَا رَاجَہ۔ گُھیَمْ پَوِتْرَمْ اِدَمْ اُتّمَمْ
پْرَتْیَکْشاوَگَمَمْ دھرمْیَمْ سُو۔ سُکھَمْ کَرْتُمْ اَویَیَمْ

یہ گیان سب ودیاؤں (علوم) کا راجہ ہے' جو سب رازوں میں سب سے زیادہ رازدار ہے۔ یہ پرم شدھ (پاک ترین) ہے' اور چونکہ یہ برائے راست سوروپ شاکشات (خود شناسی) کرانے والا ہے' اسلئے یہ دھرم کی تکمیل ہے۔ یہ اویناشی ہے' اور اس پر خوشی سے عمل کیا جاتا ہے۔

شلوک 3

اَشْرَ دّدھاناح پُرُشَا　　　دھرمَسْیاسْیہ پرَنْتپہ
اَپْرَاپْیہ مَامْ نِور تنتے　　　مرِتْیو- سَمْسارہ- ورتمَنی

اے دشمنوں کو جیتنے والے! جو لوگ بھگتی میں شردھا (یقین) نہیں رکھتے، وہ مجھے نہیں حاصل کر سکتے۔ اس لئے وہ بار بار اس مادی سنسار میں جنم اور موت کے چکر میں پھنستے رہتے ہیں۔

شلوک 4

مَیا تَتَمْ اِدَمْ سَرْوَمْ　　　جَگَدَا وِیَکتَہ- مُورْتِنَا
مَتْ- سْتَھانی سَرْوَہ- بھُوتَانی　　　نَہ چَاہَمْ تِیشْوَوَسْتِھتَح

یہ سارا جگت میرے اویکت (غیر ظاہر) روپ سے بھرا ہوا ہے، سب جاندار مجھ میں ہیں، لیکن میں ان میں نہیں ہوں۔

شلوک 5

نَہ چَہ مَتْ- سْتَھانی بھُوتَانی　　　پَشْیَہ مَے یَوگَمْ اَئیشْوَرَمْ
بھُوتَہ- بھرْنَ نَہ چَہ بھُوتَہ- سْتَھو　　　مَمَاتْمَا بھُوتَہ- بَھاوَنَح

پھر بھی یہ ساری سرشٹی (مخلوق) مجھ میں نہیں ہے۔ ذرا میری یوگ شکتی کو دیکھو! اگرچہ میں تمام جانداروں کا پالن کرنے والا ہوں اور ہر جگہ موجود ہوں، پھر بھی میں اس تخلیق کا حصہ نہیں ہوں، کیونکہ میری ذات ہی اس وجود کا سرچشمہ ہے۔

شلوک 6

یَتھَاکَاشَہ- سْتِھتو نِتْیَمْ　　　وَایُح سَرْوَتْرَہ- گومَھانْ
تَتھَا سَرْوَانی بھُوتَانی　　　مَتْ- سْتَھانِیتْیُپَدھَارَیَہ

جس طرح ہر جگہ چلنے والی شکتی وان وایو (طاقتور ہوا)، ہمیشہ آکاش میں رہتی ہے، اسی طرح تمام مخلوق کو مجھ میں قائم جانو۔

شلوک 7

سَروہ- بھوتانی کَوءنتییہ پرکرتم یانتی مامِکام
کَلپہ- کشیے پنس تانی کَلپادوء وسرجامیہم

اے کُنتی کے بیٹے! کلپ کے انت (کائنات کی آخرت) میں ساری مخلوق میری قدرت میں داخل ہو جاتی ہیں اور دوسرے کلپ کے شروع ہونے پر میں انہیں میری یوگ شکتی سے دوبارہ پیدا کرتا ہوں۔

شلوک 8

پرکرتم سوام اوشٹبھیہ وسرجامی پنح پنح
بھوتہ گرامم امم کرتسنم اوشم پرکرتیز وشات

تمام قدرت میرے اختیار میں ہے۔ یہ خود بخود میری مرضی سے بار بار پیدا ہوتی رہتی ہے اور میری ہی مرضی پر آخر میں ختم ہو جاتی ہے۔

شلوک 9

نہ چہ مام تانی کرمانی نِبدھنتی دھننجیہ
اُداسینہ- وداسِینم اسکتم تیشو کرمسو

اے دھننجیئے! یہ سارے کرم مجھے نہیں باندھ سکتے ہیں۔ میں ہمیشہ غیرجانبدار کی طرح ان تمام کرموں سے الگ تھلگ رہتا ہوں۔

شلوک 10

میادھیکشینہ پرکرتح سوئیتے سہ- چراچرم
ہیتنانینہ کوءنتییہ جگدوپرورتتے

اے کُنتی کے بیٹے! یہ مادی قدرت میری شکتیوں میں سے ایک ہے اور میرے حکم کے مطابق کام کرتی ہے۔ جس سے یہ تمام جاندار اور بے جان ہستیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس حکم کے تحت اس قدرت کو بار بار پیدا اور فنا کیا جاتا ہے۔

شلوک 11

اَوَجانَنتی مامْ مُوڈھا　　مانُشیِم تَنُمْ آشْرِتَمْ
پَرَم بھاوَمْ اَجانَنتو　　مَمَہ بھوتَہ۔ مَھیشْوَرَمْ

جب میں انسانی روپ میں اوتار لیتا ہوں تو بیوقوف میری ہنسی اڑاتے ہیں۔ وہ مجھے بحیثیت پرم ایشور، میرے دیویہ سوبھاؤ (روحانی فطرت) کو نہیں جانتے ہیں۔

شلوک 12

مَوگھاشا مَوگھہ۔ کَرْمانُو　　مَوگھہ۔ جْنانا وِچیتَسَہ
راکشَسیِمْ آسُرِیمْ چَیوَہ　　پْرَکْرِتِمْ مَوہِنیِمْ شْرِتاح

جو لوگ اسطرح الجھن کا شکار ہوتے ہیں، وہ راکششی اور شیطانی خیالوں میں کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اس موہ مایا کی حالت میں انکی مکتی کی آس، انکے پھل آور کرم اور انکا حاصل کیا ہوا گیان بھی ضائع ہوجاتا ہے۔

شلوک 13

مَہاتمانَس تُو مامْ پارتھہ　　دَئیویِمْ پْرَکْرِتِمْ آشْرِتاح
بَھجَنتی اَنَنیہ۔ مَنَسو　　جْناتوا بھوتادِمْ اَوْیَیَمْ

اے پرتھا کے بیٹے! مایا سے مکت مہاتماجن روحانی قدرت کی پناہ میں رہتے ہیں، وہ مکمل طور پر بھگتی میں قائم ہیں، کیونکہ وہ مجھے آدی (ابتدائی) اور اویناشی بھگوان کے روپ میں جانتے ہیں۔

شلوک 14

سَتَتَمْ کیِرْتَیَنتو مامْ　　یَتَنتَشْ چَہ دْرِڑھہ۔ وْرَتاح
نَمَسیَنتَشْ چَہ مامْ بھکتیا　　نِتیَہ۔ یُکتا اُپاسَتے

یہ مہاتما میری مہیما (بڑائی) کا ہمیشہ کرتن کرتے ہوئے، اور پکے ارادے کے ساتھ ہمیشہ کوشش کرتے ہوئے، مجھے نمسکار کرتے ہوئے اور ہمیشہ بھگتی بھاؤ سے میری پوجا کرتے ہیں۔

شلوک 15

جْنَانَہ - یَجْنَینَہ چاپِینیے یَجنتو مَام اُپاستے
اَیکاتوینہ پرتھکتوینہ بھْدھا وشوتو - مُکھم

دوسرے لوگ جو گیان کی کھوج کے ذریعے یگیہ میں لگے رہتے ہیں، وہ بھگوان کی پوجا انکے ادھویہ (دوئی کے بغیر) روپ میں، وراٹ روپ میں اور مختلف روپوں میں کرتے ہیں۔

شلوک 16

اَہم کرتُر اَہم یجنَح سْودھاہم اَہم اوشَدھم
منترو، ہم اَہم ایواجیَم اَہم اگنِر اَہم ہُتم

لیکن میں ہی دھرمی کاریئے (کام)، میں یگیہ، پتروں کو دیا جانے والا شرادھ، جڑی بوٹی، روحانی منتر، گھی، اگنی اور چڑھاوا بھی میں ہی ہوں۔

شلوک 17

پتاہم اَسیہ جگتو ماتا دھاتا پِتامہَح
ویدیَم پوترم اومکارہ رک سامہ یجُر ایوہ چہ

میں ہی جگت پتا، ماتا، پناہ گاہ، اور پتامہا (دادا) ہوں۔ میں ہی جاننے کے لائق، پویتر کرنے والا اور اوم کار ہوں۔ رگ وید، سام وید اور یجروید بھی میں ہی ہوں۔

شلوک 18

گتِر بھرتا پربھح ساکشی نِواسح شرنَم سُہرت
پربھوح پرلیح ستھانَم ندھانَم بیجم اویَیم

میں ہی منزل مقصود، پالن کرنے والا، پربھو، گواہ، دھام، پناہ گاہ اور سب سے پیارا دوست ہوں۔ میں ہی سرشٹی اور پرلے (حشر و نشر) ہوں۔ سہارا دینے والا اور اویناشی بیج بھی میں ہی ہوں۔

شلوک 19

تپامیہم اہم ورشم نگرہنامیتسرجامی چہ
امرتم چئیوہ مرتیش چہ سدسچ چاہم ارجنہ

اے ارجن، میں ہی سوریہ روپ سے جگت کو تپاتا ہوں، بارش کو روکنے والا اور اسے برسانے والا میں ہی ہوں۔ میں امرتوا (لافانیت) ہوں، اور حقیقت میں موت بھی میں ہوں۔ آتما اور مادہ (ست اور است) دونوں مجھ ہی میں ہیں۔

شلوک 20

ترئی ودیہ مام سومہ پاح پوتہ پاپا یجنئیر اشٹوا سورگتم پرارتھینتے
تے پنئیم آسادیہ سریندرہ۔ لوکم اشنتی دویان دوی دیوہ بھوگان

جو ویدوں کو پڑھتے ہیں اور سوم رس پیتے ہیں، وہ سورگ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے میری بالواسطہ پوجا کرتے ہیں۔ پھر وہ پاپ کرم سے پاک ہوکر، پوتر اندرلوک میں جنم لیتے ہیں جہاں وہ دیوتاؤں جیسا آنند حاصل کرتے ہیں۔

شلوک 21

تے تم بھکتوا سورگہ لوکم وشالم کشینے پنئیے مرتیہ لوکم وشنتی
ایوم تریی۔ دھرمم انپرپنا گتاگتم کامہ۔ کاما لبھنتے

اسی طرح سورگ لوک میں جی بھر کے اندریہ سکھ بھوگنے کے بعد، جب انکے پنیہ کرم کے پھل ختم ہو جاتے ہیں تو وہ اس مرتیو لوک میں دوبارہ لوٹ آتے ہیں، اور اس طرح جو تینوں ویدوں کے اصولوں میں پکے ارادہ سے اندریہ سکھ کی کھوج کرتے ہیں، انہیں جنم مرتیو کا چکر ہی مل پاتا ہے۔

شلوک 22

اننیاش چنتینتو مام یے جناح پریپاستے
تیشام نتیا بھیکتانام یوگہ۔ کشیمم وہامیہم

لیکن جو لوگ اننیہ بھاؤ (پورے انہماک) سے میرے روحانی سوروپ کا دھیان کرتے ہوئے مسلسل میری بھگتی کرتے ہیں، میں انکی ضروریات کو پورا کرتا ہوں اور

جو کچھ انکے پاس ہے اسکی حفاظت کرتا ہوں۔

شلوک 23

یَے' پیَنیَہ۔ دَیوتَا۔ بَھکتَا　　یَجَنتے شَردھَیانوِتاح
تَے' پی مَامَ ایوہ کَوءنتیَہ　　یَجَنتیَودھی۔ پُورْوکَمْ

اے کنتی کے بیٹے! جو لوگ دوسرے دیوتاؤں کے بھگت ہیں اور پوری عقیدت سے انکی پوجا کرتے ہیں' حقیقت میں وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں لیکن وہ یہ غلط طریقے سے کرتے ہیں۔

شلوک 24

اَہَم ہی سَروَہ۔ یَجنَانَامْ　　بَھوکتَا چَہ پرَبھرَ ایوَہ چَہ
نَہ تُو مَامَ اِبھجَانَنتی　　تَتّوینَاتَش چیَونتی تے

میں ہی تمام یگیوں کا مالک اور واحد بھوگنے والا ہوں۔ لہٰذا جو لوگ میری حقیقی روحانی فطرت کو نہیں پہچان پاتے' وہ گر جاتے ہیں۔

شلوک 25

یَانتی دَیوَہ۔ ورَتَا دَیوَانْ　　پترِینْ یَانتی پترِ۔ ورَتَاح
بُھوتَانی یَانتی بُھوتَیجیَا　　یَانتی مَد۔ یَاجنَوْ پی مَامْ

جو دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں وہ دیوتاؤں میں جنم لیتے ہیں' جو پتروں کی پوجا کرتے ہیں وہ پتروں کے پاس جاتے ہیں' جو بھوت پریتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ انھیں کے درمیان جنم لیتے ہیں' اور جو میری پوجا کرتے ہیں وہ میرے ساتھ رہیں گے۔

شلوک 26

پَترَمْ پُشپَمْ پَھلَمْ تَویَمْ　　یَومے بَھکتیَا پرَیَچھَتی
تَدہَمْ بَھکتیُپہرتَمْ　　اَشنَامی پرَیَتَاتمَنَح

اگر کوئی پریم اور بھگتی سے مجھے پتا' پھل' پھول اور پانی ارپن کرتا ہے' میں اسے قبول کرتا ہوں۔

شلوک 27

یَت کَرونشی یَدا شناسی   یَج جھونشی دداسی یَت
یَت تپسیسی کَوءنتیَیہ   تَت کُرشوہ مَد-اَرپَنَم

اے کنتی کے بیٹے! تم جو کچھ کرتے ہو' جو کچھ کھاتے ہو' جو کچھ ارپن کرتے ہو' یا دان دیتے ہو اور جو بھی تپسیہ کرتے ہو' اسے مجھے ارپن کرتے ہوئے کرو۔

شلوک 28

شُبھاشُبھہ-پھلئیرا یوم   موکشیسے کَرمہ-بندھنَیح
سنّیاسہ-یوگہ-یُکتاتما   ومُکتو مام اُپئیشیسی

اسطرح تم تمام کرم کے بندھن اور اسکے شُبھ اور اشُبھ (اچھے اور برے) پھلوں سے آزاد ہوجاؤ گے۔ اس سنیاس یوگ میں اپنے من کو قائم کرکے تم مکت ہوکر میرے پاس آؤ گے۔

شلوک 29

سموہم سَروہ-بھوتیشو   نہ مے دویشیو ستی نہ پریَح
یے بھجنتی تو مام بھکتیا   منی تے تیشو چاپیہم

میں نہ تو کسی سے نفرت کرتا ہوں' نہ ہی کسی کی طرفداری کرتا ہوں۔ میں سب کیلئے یکساں ہوں' لیکن جو بھی بھگتی بھاؤ سے میری سیوا کرتا ہے' وہ میرا دوست ہے' مجھ میں قائم ہے اور میں بھی اس کا دوست ہوں۔

شلوک 30

اَپی چیَت سُو-دُراچارو   بھجتے مام اَننیہ-بھاک
سادھرا یوہ سہ منتَویَح   سمیگ وِیَوستوہی سح

اگر کوئی بڑے سے بڑا پاپ بھی کرتا ہے' لیکن اگر وہ بھگتی میں لگا رہتا ہے' تو اسے سادھو ماننا چاہئے' کیونکہ وہ اپنے ارادے میں صحیح طرح سے قائم رہتا ہے۔

شلوک 31

کشپِرَم بھوتی دھرماتما   ششوچ- چھانتِم نِگچھتی
کونتیہ پرتجانیہی   نہ مے بھکتح پرنشیتی

وہ جلد ہی دھرماتما بن جاتا ہے اور دائمی شانتی کو حاصل کرتا ہے۔ اے کُنتی کے بیٹے! نڈر ہو کر اعلان کر دو کہ میرے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

شلوک 32

مام ہی پارتھ ویپاشرتیہ   یے 'پی سیُح پاپہ- یونیح
ستریو وئیشیاس تتھا شودراس   تے 'پی یانتی پرام گتِم

اے پرتھا کے بیٹے! جو لوگ میری پناہ لیتے ہیں وہ بھلے ہی چھوٹے طبقے والے جیسے عورت، ویش (تاجر) اور شودر (مزدور) کیوں نہ ہوں، پرم دھام کو پا سکتے ہیں۔

شلوک 33

کِم پنر براہمناح پُنیا   بھکتا راجرشیس تتھا
انِتیم اسکھم لوکم   اِمم پراپیہ بھجسو مام

پھر نیک برہمنوں، بھگتوں اور راج رشیوں کے لئے تو کہنا ہی کیا ہے! لہٰذا اس عارضی اور دکھ بھرے سنسار میں آ کر تو میری پریم بھگتی میں اپنے آپ کو لگا۔

شلوک 34

منْ- منا بھوہ مدْ- بھکتو   مدْ- یاجی مام نمسکرو
مام ایو ئیشیسی یکتوئیوم   آتمانم مت- پرائنح

اپنے من کو ہمیشہ میری سوچ میں لگاؤ، میرے بھگت بنو، میری پوجا کرو اور مجھے نمسکار پیش کرو۔ اس طرح مجھ میں پورے طور پر دھیان لگاتے ہوئے تم یقیناً مجھے پاؤ گے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "پرم گھیہ دھیان" نامی نواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے دسواں

وبھوتی یوگ
(شری بھگوان کی خوبیاں)

شلوک 1

شری۔ بھگوان اُواچہ

بھُویہ ایوہ مہا۔ باہو شرنُو مے پرمم وچح

یت تے، ہم پریئماناَیہ وکشیامی ہتہ۔ کامییا

پرم پرش بھگوان نے کہا، اے مہا باہو ارجن! اور آگے سنو۔ کیونکہ تم میرے پیارے دوست ہو، اسلئے میں تمھارے فائدے کے لئے ایسا گیان دیتا ہوں جو ابھی تک میرے ذریعے بتائے گئے گیان سے بہتر ہے۔

شلوک 2

نے مے ودح سرہ۔ گناح پربھوم نہ مہرشیح

اہم آدر ہی دیوانام مہرشینام چہ سروشح

نہ تو دیوتا میری ابتدا یا ایشوریہ (تمام خوبیاں) کو جانتے ہیں اور نہ ہی مہارشی اسے جانتے ہیں، کیونکہ میں سبھی طرح سے دیوتاؤں اور مہارشیوں کا سرچشمہ ہوں۔

شلوک 3

یوٚ مامَ اجمَ انادم چه — ویتی لوکہ - مہیشورم
اسموڈھ سہ مرتییشو — سروہ - پاپیہ پرمچیتے

جو مجھے اجنما، انادی (جس کی شروعات نہ ہو)، تمام لوکوں کے پرمیشور کی حیثیت سے جانتا ہے، صرف وہی مایا رہت (فریب سے آزاد) انسان سب پاپوں سے مکت ہو جاتا ہے۔

شلوک 5-4

بدھر گیانم اسموہ — کشما ستیم دمہ شمہ
سکھم دکھم بھوو بھاوو — بھیم چابھیم ایوہ چه
اہمسا سمتا تشٹس — تپو دانم یشو یشہ
بھونتی بھاوا بھوتانام — متہ ایوہ پرتھگ - ودھاہ

بدھی، گیان، شک اور فریب سے مکتی، معافی، سچائی، اندریوں پر قابو پانا، من پر قابو پانا، سکھ اور دکھ، زندگی، موت، خوف اور بے خوفی، اہنسا، سمانتا (یکسانیت)، سنتوش، تپسیہ، دان، عزت اور ذلت جانداروں کے یہ مختلف گن میرے ہی ذریعے تخلیق ہوئے ہیں۔

شلوک 6

مہرشیہ سپتہ پوروے — چتوارو منوس تتھا
مد - بھاوا مانسا جاتا — ییشام لوکہ اماح پرجاح

سات مہارشی اور ان سے بھی پہلے چار مہارشی اور سارے منو (انسانوں کے باپ) سب میرے من سے پیدا ہوئے ہیں اور مختلف لوکوں (سیاروں) میں رہنے والے سارے جاندار ان سے پیدا ہوتے ہیں۔

شلوک 7

ایتام وبھوتم یوگم چه — ممہ یو ویتی تتوتہ
سو وکلپینہ یوگینہ — یجیتے ناتر سمشیہ

جو میری اس خوبی اور یوگ شکتی کو صحیح طور سے جانتا ہے' میری اننیہ (خالص) بھگتی میں لگ جاتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔

شلوک 8

اَہَم سَروَسیہ پربھووْ متّح سَروَم پروَرتتے
اِتی متوا بھجنتے مام بُدھا بھاوہ۔ سمنوتاح

میں ہی تمام مادی اور روحانی دنیاؤں کی وجہ ہوں۔ سب چیزیں مجھ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو عقلمند مکمل طور پر یہ جانتے ہیں وہ میری بھگتی سیوا میں لگ جاتے ہیں اور پریم سے میری پوجا میں مشغول رہتے ہیں۔

شلوک 9

مچّ۔ چتّا مدْ۔ گتہ۔ پرانا بودھینتح پرسپرمْ
کتھینتش چہ مام نتیمْ تشینتی چہ رمنتی چہ

میرے شدھ بھگت ہمیشہ میرے بارے میں سوچتے ہیں۔ انکی زندگی میری سیوا میں ہی ارپت رہتی ہے اور وہ ایک دوسرے کو میرا گیان دیتے اور میرے بارے میں باتیں کرتے ہوئے انکو عظیم خوشی و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

شلوک 10

تیشام ستتہ۔ یکتانامْ بھجتام پریتی۔ پوروکمْ
ددامی بُدھی۔ یوگم تمْ یینہ مام اُپیانتی تے

جو ہمیشہ پریم سے میری سیوا کرنے میں لگے رہتے ہیں' انہیں میں ایسا گیان دیتا ہوں جس کے ذریعے وہ مجھ کو پاسکتے ہیں۔

شلوک 11

تیشام ایوانکمپارتھمْ اَہم اجْنانہ۔ جمْ تمح
ناشیامیاتمہ۔ بھاوہ۔ ستھوْ جْنانہ۔ دیپینہ بھاسوتا

میں ان پر خاص رحم کرنے کیلئے' انکے دلوں میں رہتے ہوئے' گیان کی چمکلی روشنی

سے اگیان سے پیدا ہوئے اندھکار کو ختم کر دیتا ہوں۔

شلوک 13-12

اَرْجنَہ اُ اچہ

پَرَمْ بْرَہمہ پَرَمْ دَھامَہ   پوِتْرَمْ پرَمَمْ بھَوانْ
پُرشَمْ شاشْوتَمْ دِوْیَمْ   آدی۔ دیْوَمْ اَجَمْ وِبھُمْ
آہُسْ توامْ رِشْیحَ سَرْوے   دَیوَرْشِرْ نارَدَسْ تَتھا
اَسِتوْ دیوَلوْ وِیاسح   سْوَیَمْ چَئیوَہ بْرَوِیشی مے

ارجن نے کہا، آپ پرم پرش بھگوان، پرم دھام، پرم پویتر، پرم ستیہ ہیں۔ آپ سناتن دیویہ آدی پرش (دائمی، روحانی، اول اصلی شخصیت)، اجنما اور عظیم ترین ہیں۔ نارد، اسیت، دیول اور ویاس جیسے عظیم رشی سب آپ کی اس سچائی کی تصدیق کرتے ہیں اور اب آپ خود بھی مجھ سے اسے بیان کر رہے ہیں۔

شلوک 14

سَرْوَمْ ایتَدْرِتَمْ مَنیے   یَنْ مامْ وَدَسی کیشَوَہ
نَہ ہی تے بھَگَوَنْ وِیَکْتِمْ   وِدُرْدیوا نَہ دانَواح

اے کرشن! آپ نے جو کچھ کہا ہے اسے میں مکمل طور پر سچ مانتا ہوں۔ اے بھگوان! نہ تو دیوتا اور نہ ہی راکشش آپ کے سوروپ (شخصیت) کو سمجھ سکتے ہیں۔

شلوک 15

سْوَیَمْ اَیواتمَناتمانَمْ   وَیتّھہ توَمْ پُرشوتَمَہ
بھُوتَہ۔ بھاوَنَہ بھُوتیشَہ   دیوَہ۔ دیوَہ جَگَتْ۔ پَتے

اے پرم پرش، ہر شئے کا سرچشمہ، اے تمام مخلوق کے مالک، اے دیووں کے دیو، کائنات کے سوامی، بے شک صرف آپ ہی اپنے آپکو اپنی اندرونی شکتی سے جاننے والے ہیں۔

شلوک 16

وَکتُمَ اَرہَسیِ اَشیشیَنَه دِویَا ہیَاتمَه۔ وِبھوتَیَح
یَابھِر وِبھوتِبھِر لوکَان اِمَامس توم ویَاپیَه تِشٹھسی

مہربانی کرکے تفصیل سے مجھے اپنی روحانی وبھوتیوں (خوبیوں) کے بارے میں بتائیے، جن سے آپ ان سارے لوکوں میں رچے بسے ہیں۔

شلوک 17

کَتھم وِدیَام اَہم یوگِمس توَام سَدا پَرِچِنتَیَن
کیشُو کیشُو چه بھاویشُو چِنتیو سی بھگون مَیا

اے کرشن! اے پرم یوگی! میں کس طرح آپکو ہمیشہ یاد کروں اور آپ کو کیسے جانوں؟ اے پرم پرش بھگوان! آپ کا سمرن کن کن صورتوں میں کیا جائے؟

شلوک 18

وِستَرینَاتمَنو یوگم وِبھوتِم چه جنَاردنَه
بھویَح کَتھیَه ترپتِر ہی شرنوتو ناستی مے، مرتم

اے جناردن! آپ پھر سے تفصیلی طور پر اپنے ایشوریہ (خوبیوں) کی یوگ شکتی کو بتائیے۔ آپ کے بارے میں سننے سے میرا جی نہیں بھرتا، کیونکہ جتنا بھی آپ کے بارے میں سنتا ہوں اتنا ہی آپ کے امرت سے میٹھے لفظوں کو چکھنا چاہتا ہوں۔

شلوک 19

شری۔ بھگوان اُواچه
ہَنتَه تے کَتھیِشیَامی دِویَا ہیَاتمَه۔ وِبھوتَیَح
پرَادھانیَتح کُرو۔ شریشٹھه نَاستینتو وِستَرسیَه مے

پرم پرش بھگوان نے کہا، ہاں! اب میں تمہیں اپنی شاندار وبھوتیوں میں سے خاص خاص وبھوتیوں کے بارے میں بتاؤں گا، کیونکہ اے ارجن! میری ایشوریہ (خدائی) لامحدود ہے۔

شلوک 20

اَہَم آتما گڈاکیَشہ سرٗوہ۔ بھوتاشیہ۔ ستِھتح
اہم آدش چہ مدھیم چہ بھوتانام انتہ ایوہ چہ

اے ارجن! میں سب جانداروں کے دلوں میں پر آتما کی حیثیت سے موجود ہوں۔ میں ہی تمام جانداروں کی شروعات، درمیان اور انت (آخرت) ہوں۔

شلوک 21

آدتیانام اہم وشنُر جیوتشام روِرانشُمانْ
مَریچر مَرتام اسمی نکشترانام اہم ششی

میں ہی ادیتیوں میں وشنو، روشنیوں میں چمکدار سورج، مروتوں میں مریچی، اور نکشتروں (سیاروں) میں چاند ہوں۔

شلوک 22

وَیدانام سامہ۔ ویدوٗ سمی دیوانام اسمی واسوَح
اِندریانام منش چاسمی بھوتانام اسمی چیتنا

میں ویدوں میں سام وید ہوں، دیوتاؤں میں سورگ کا راجا اندر ہوں، اندریوں میں من ہوں اور تمام جانداروں میں چیتنہ (شعور) ہوں۔

شلوک 23

رُدرانام شنکرش چاسمی وتیشو یکشہ۔ رکشسام
وسُونام پاوکش چاسمی میرُح شکھرنام اہم

میں سارے رُدروں میں شیو ہوں، یکشوں اور راکششوں میں دھن کا دیوتا (کوبیر) ہوں، وسوؤں میں اگنی ہوں اور تمام پہاڑوں میں میرو ہوں۔

شلوک 24

پُرودھسام چہ مُکھیم مام وِدھی پارتھہ برہسپتم
سینانینام اہم سکندح سرسام اسمی ساگرح

اے ارجن! مجھے سب پروہتوں (برہمنوں) میں خاص پروہت برہسپتی جان' میں ہی سارے سیناپتیوں (سپہ سالاروں) میں کارتکیہ ہوں اور سب آب گاہوں میں سمندر ہوں۔

شلوک 25

مہرشینام بھرگور اہم گرام اسمی ایکم اکشرم
یجنانام جپہ-یجنوسمی ستھاورانام ہمالیہ

میں مہارشیوں میں بھرگو ہوں' وانیوں (شبدوں) میں دیویہ اوم کار ہوں' تمام یگیوں میں پویتر نام کا سمرن (جپ) ہوں اور ساکن (نہ حرکت کرنے والی) چیزوں میں ہمالیہ ہوں۔

شلوک 26

اشوتتھہ سروہ-ورکشانام دیورشینام چہ نارد
گندھرواںام چترر تھہ سدھانام کپلو منی

میں تمام درختوں میں پیپل کا درخت ہوں' اور دیو رشیوں میں نارد ہوں' میں گندھرووں میں چیتررتھ ہوں' اور سدھی حاصل کرنے والوں میں کپیل منی ہوں۔

شلوک 27

اچیشروسم اشوانام ودھی مام امرتودبھوم
ائیراوتم گجیندرانام نرانام چہ نرادھپم

گھوڑوں میں مجھے اچیشروا جانو' جو امرت کیلئے سمندر منتھن (بلونے) کے دوران پیدا ہوا تھا۔ ہاتھیوں میں ایراوت ہوں' اور انسانوں میں راجہ۔

شلوک 28

آیدھانام اہم وجرم دھینونام اسمی کامدھک
پرجنش چاسمی کندرپہ سرپانام اسمی واسکہ

میں ہتھیاروں میں وجر ہوں، اور گائیوں میں سور بھی۔ سنتان پیدا کرنے والا کام دیو بھی میں ہوں، اور سانپوں میں واسوکی۔

شلوک 29

اَنَنتش چاسمی ناگانام   ورُنو یادسام اَہَم
پِترینام اریما چاسمی   یمح سمیمتام اہم

ناگوں میں، میں اننت دیو ہوں اور جلچروں (آبی جانداروں) میں ورون دیو ہوں۔ میں پتروں میں اریما ہوں، اور انسان کو اصولوں پر چلانے والوں میں یم راج بھی میں ہوں۔

شلوک 30

پرہلادش چاسمی دَیتیانام   کالح کلیتام اہم
مرگانام چہ مرگیندروہم   وینتیئیش چہ پکشنام

دیتیوں (راکششوں) میں بھگت پرہلاد میں ہوں، ناش کرنے والوں میں کال ہوں، جانوروں میں ببر شیر ہوں، اور پرندوں میں گروڑ (وشنو بھگوان کی سواری) ہوں۔

شلوک 31

پونح پوتام اسمی   رامح شستر۔ بھرتام اہم
جھشانام مکرش چاسمی   سروتسام اسمی جاہنوی

پویتر کرنے والوں میں سے ہوا میں ہوں، ہتھیار چلانے والوں میں رام ہوں، مچھلیوں میں شارک اور دریاؤں میں گنگا ہوں۔

شلوک 32

سرگانام آدر انتس چہ   مدھیم چیواہم ارجنہ
ادھیاتمہ۔ ودیا ودیانام   وادح پرودتام اہم

اے ارجن! میں ساری تخلیقات کی شروعات، درمیان اور آخرت ہوں۔ میں ساری تعلیمات میں روحانی تعلیم ہوں اور بحث کرنے والوں میں حتمی فیصلہ میں ہوں۔

شلوک 33

اَکشَرانَامَ اَ- کَارو' سمی دْوندْوح ساماسِکسیہ چہ
اَہَمْ اَیوا کشَیح کالو دھاتاہَم وِشوتو- مُکھح

اکشروں (حروفوں) میں الف میں ہوں' الفاظوں کے جوڑ یعنی سماسوں میں دوندو سماس میں ہوں' اویناشی کال (لافانی وقت) میں ہوں' اور تخلیق کرنے والوں میں برہما میں ہوں۔

شلوک 34

مْرتیح سرْوہ- ہرش چاہم اُدبھوش چہ بھوشیتام
کیرتِح شریرْ واکْ چہ ناریناں سْمرتِر میدھا دھرتِح کشما

میں سب کو ناش کرنے والی مرتیو ہوں اور میں آگے ہونے والوں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں عورتوں میں شہرت' لکشمی' وانی (بول)' یاداشت' عقل' پکا ارادہ اور معافی ہوں۔

شلوک 35

برْہت- سامہ تتھا سامنام گایتری چھندسام اَہم
ماسانام مارگہ- شیرشو' ہم رْتونام کُرماکرح

میں سام وید کے گیتوں میں بھرت سام ہوں' منتروں میں گائتری ہوں' تمام مہینوں میں مار گشیرش (نومبر' دسمبر) اور سارے موسموں میں پھول کھلانے والی بہار ہوں۔

شلوک 36

دیوتم چھلیتام اَسمی تیجس تیجسوِنام اَہم
جیو' سمی ویوسایو' سمی ستوم ستوو تام اہم

دغا بازوں کا جوا میں ہوں' شاندار لوگوں کی شان و شوکت میں ہوں' میں ہی وجے اور میں ہی طاقتوروں کی طاقت ہوں۔

شلوک 37

وِرْشْنِینَامْ واسُدیوو سْمی — پانڈوانامْ دھننجیح
مُنِینَامْ اَپیھمْ ویاسح — کَوِینَامْ اُشنَا کَوح

ورشنی کی اولاد میں واسودیو (بلرام) میں ہوں' اور پانڈوؤں میں ارجن ہوں' تمام منیوں میں ویاس منی میں ہوں' اور عظیم سوچنے والوں میں اُشَنَا ہوں۔

شلوک 38

دَنْڈو دَمیَتامْ اسْمی — نِیترا اسْمی جگیشتَامْ
مَوءنَمْ چَئیوَ اسْمی گھیَانَامْ — جْنَانَمْ جْنَانَو تامْ اَہَمْ

غیرقانونی اعمال کو روکنے والے طریقوں میں سزا میں ہوں اور وجے (فتح) چاہنے والوں کی میں نیتی (اچھا چلن) ہوں' رازوں میں خاموشی میں ہوں' گیانیوں کا گیان میں ہوں۔

شلوک 39

یَچّ چَاپی سَرْوَ ہ۔ بھوتانَامْ — بِیجَمْ تَدَا ہَمَ اَرْجُنَہ
نَہ تَدَا سْتی وِنَا یَتْ سْیَانْ — مَیَا بھوتَمْ چَرَاچَرَمْ

اے ارجن! میں تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا بیج ہوں۔ ایسا حرکت کرنے والا یا ساکن کوئی بھی جاندار نہیں ہے جو میرے بغیر وجود میں رہ سکے۔

شلوک 40

نَانْتَو سْتی مَمَہ دِوْیَانَامْ — وبھوتِینَامْ پَرنْتَپَہ
اَیشَہ تُو دیشتَح پَرو کْتَو — وبھوتیز وستَرو مَیَا

اے دشمنوں پر فتح پانے والے' میری روحانی خصوصیات کا کوئی انت (آخرت) نہیں ہے۔ میں نے تم سے جو کچھ کہا' وہ تو میری لامحدود خوبیوں کی صرف ایک جھلک ہے۔

شلوک 41

یَدْیَدْوِبھوتِمَتْ سَتْوَمْ شْرِمَدْاُرْجِتَمْ ایوہ وا
تَتْ تَدْایواوَگچھہ تْوَمْ مَمَہ تیجو' مْشَہ۔ سَمْبھَوَمْ

تم جان لو کہ جو جو بھی ایشوریہ سے یکت (خوبیوں سے بھرپور) خوبصورت اور شاندار مخلوقات ہیں، وہ سب میرے تیج کے انش (نور کی چنگاری) سے پیدا ہوئے ہیں۔

شلوک 42

اَتھہ وا بَھُنَیتینَہ کِمْ جْنَاتینَہ تَوَارْجُنَہ
وِشْٹَبھیاہَمِدَمْ کْرِتْسْنَمْ ایکامْشینَہ سْتھِتوجَگَتْ

لیکن اے ارجن! اس سارے تفصیلی گیان کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو اپنے ایک ہی جز (زرے) سے اس پوری کائنات میں سرایت (پھیلا ہوا) ہو کر اس کو دھارن کرتا (قائم رکھتا) ہوں۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "وبھوتی یوگ" نامی دسواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے گیارھواں

وشو روپ درشن یوگ
(شری بھگوان کا ویراٹ روپ)

شلوک 1

اَرجُنَہ اُواچَہ

مَد۔اَنُگرَہایَہ پَرَمَم　　گُھیَم اَدھیاتمَہ۔سَنجنِتَم
یَت تویوکتَم وچَس تینَہ　　موہو یَم وِگتو مَمَہ

ارجن نے کہا، آپ نے جن انتہائی رازدارانہ روحانی موضوعات کی مجھے ہدایت دی ہے انہیں سن کر میرا وہم دور ہو گیا ہے۔

شلوک 2

بھواپییَو ہی بھوتانام　　شرُتَو وِستَرشو مَیا
توتَّہ کَملَہ۔پَتراکشَہ　　ماہاتمیَم اَپی چاویَیَم

اے کنول نین! میں نے آپ سے تمام جانداروں کی پیدائش اور موت کے بارے میں تفصیل سے سنا ہے اور آپ کی مہیما (شان و شوکت) کو محسوس کیا ہے۔

شلوک 3

ایوَم ایتَد یَتھاتتھَہ توَم　　آتمانَم پَرمیشوَرَہ

دَرَشٹُمْ اِچھامی تے رُوپَمْ — ائیشْوَرَمْ پُرُشُوتَّمَہ

اے پرم ایشور' اے پرشوتم! اگرچہ میں آپکو اپنے سامنے آپ کے اپنے بتائے ہوئے اصلی روپ میں دیکھ رہا ہوں' پھر بھی میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کائنات میں کس طرح داخل ہوئے ہیں۔ میں آپ کے اسی روپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں۔

شلوک 4

مَنْیَسے یَدی تَچھ چھکْیَمْ — میَا دَرَشٹُمْ اِتی پَرَبھوْ
یَگیشْوَرَہ تَتو مے توَمْ — درشیا تمانَمْ اَوْیَیَمْ

اے پربھو' اے یوگیشور! اگر آپ سوچتے ہیں کہ میں آپکے وراٹ روپ کو دیکھنے کے قابل ہوں' تو براہ مہربانی مجھے اپنے لامحدود وشوا روپ کے درشن کرائیں۔

شلوک 5

شْری بھگوانُاوَاچَہ

پَشْیَہ مے پارَتھَہ رُوپانی — شَتَشوْ تھَہ سَہَسْرَشَح
نانا۔ وِدھانی دِوْیانی — نانا۔ وَرْناکْرِتینی چَہ

بھگوان نے کہا' اے پرتھا کے بیٹے! اب تم میری وبھوتیوں یعنی سینکڑوں ہزاروں اقسام کے روحانی اور مختلف رنگوں والے روپوں کو دیکھو۔

شلوک 6

پَشْیادِتْیانْ وَسُونْ رُدْرانْ — اَشْوِنوءمَرُتَسْ تَتھا
بَھہُنیَدْرِشْٹَہ۔ پُورْوانی — پَشْیاشْچَرْیانی بھارَتَہ

اے بھارت! لو تم ادتیوں (ادیتی کے بارہ بیٹوں)' آٹھ واسوؤں' گیارہ رُدروں' اشونی کماروں اور تمام دیوتاؤں کے مختلف روپوں کو یہاں دیکھو۔ تم ایسی بہت سی حیرت انگیز چیزوں کو دیکھو' جنہیں پہلے کسی نے نہ تو کبھی دیکھا ہے نہ سنا ہے۔

شلوک 7

اِہَیْکَہ۔ سْتَھَمْ جَگَتْ کْرِتْسْنَمْ — پَشْیادْیَہ سَہ۔ چَراچَرَمْ

مَمَہ دیہے گڈاکیشہ یچّ چانیَد درشٹمِ اِچھسی

اے ارجن! تم جو بھی دیکھنا چاہو اسے اسی وقت میرے اس جسم میں دیکھو۔ تم ابھی اور مستقبل میں بھی جو کچھ دیکھنا چاہتے ہو اس کو اس وراٹ روپ میں دیکھو۔ یہاں ایک ہی جگہ ساکن اور غیر ساکن سب کچھ موجود ہے۔

شلوک 8

نہ تُو مام شکیسے درشٹم اَنینَیوہ سوَہ۔ چکشُشا
دویم ددامی تے چکشُح پشیہ مے یوگم ائیشورم

لیکن تم مجھے اپنی ان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، اسلئے میں تمھیں دیویہ درشٹی (روحانی آنکھیں) دے رہا ہوں۔ اب میری یوگا شکتی کو دیکھو۔

شلوک 9

سنجیہ اُواچہ

ایوم اُکتوا تتو راجن مہا۔ یوگیشورو ہرِح
درشیام آسہ پارتھایہ پرمم روپم ائیشورم

سنجے نے کہا، اے راجا! اسطرح کہہ کر مہایو گیشور بھگوان شری کرش نے ارجن کو اپنا ایشوریہ وراٹ روپ دکھلایا۔

شلوک 10-11

اَنیکہ۔ وکتر ہ۔ نینَم اَنیکا دبھُتہ۔ درشنم
اَنیکہ۔ دویابھرنم دویانیکو دیتایُدھم
دویہ۔ مالیامبرہ۔ دھرم دویہ۔ گندھانُلیپنم
سرواشچریہ۔ میم دیوم اَننتم وشوتو۔ مُکھم

ارجن نے اس وشوا روپ میں لامحدود منہ، لامحدود آنکھیں اور لامحدود حیرت انگیز منظر کے درشن کیے۔ اس روپ میں مختلف روحانی جواہرات سجے ہوئے تھے اور بہت سارے روحانی ہتھیار اٹھائے ہوئے تھے۔ دیویہ مالائیں اور روحانی لباس پہنے ہوئے تھے اور اس پر بہت سی دیویہ سوگندھیاں (خوشبوئیں) لگی تھیں۔ سب کچھ

حیرت انگیز، پرنور، لامحدود اور ہر جگہ پھیلا ہوا تھا۔

شلوک 12

دوی سوریہ۔ سہسر سیہ   بھویدیگپدا تمتا
یدی بھاح سدر شی سا سیاد   بھاسس تسیہ مہاتمنح

اگر آسمان میں ہزاروں سورج ایکدم ایک ساتھ نکلے، تو بھی ان کی روشنی شاید پرم پرش کے اس وراٹ روپ کے پرکاش کے برابر نہ ہو۔

شلوک 13

تترئیکہ۔ ستھم جگت کرتسنم   پروبھکتم انیکدھا
اپشید دیوہ۔ دیوسیہ   شریرے پانڈوس تدا

اس وقت ارجن نے بھگوان کے وراٹ روپ میں ایک ہی جگہ پر قائم ہزاروں حصوں میں بٹے ہوئے کائنات کے لامحدود حصوں کو دیکھا۔

شلوک 14

تتح سہ وسمیاوشٹو   ہرشٹہ۔ روما دھننجیح
پرنمیہ شرسا دیوم   کرتانجلرا بھاشتہ

تب حیران زدہ اور رومنچت ہوئے ارجن نے نمسکار کیا اور ہاتھ جوڑ کر پرم پرش بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگا۔

شلوک 15

ارجنہ اواچہ

پشیامی دیوامس توہ دیوہ دیہے   سروامس تتھا بھوتہ۔ وشیشہ سنگھان
برہمانم ایشم کملاسنہ۔ ستھم   رشینش چہ سروان ارگامش چہ دویان

ارجن نے کہا، میرے پریئے بھگوان! میں آپکے جسم میں تمام دیوتاؤں اور مختلف دوسری جاندار ہستیوں کو ایک ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ میں کنول پر بیٹھے ہوئے برہما، مہادیو اور تمام رشیوں اور عظیم ناگوں کو دیکھ رہا ہوں۔

شلوک 16

اَنیکَہ۔ بَاہُو درَہ۔ وَکتْرہ۔ نیتْرَمْ   پشیامی توام سَرْوتو ٗ نَنتہ۔ رُوپَم
پَشیامی وشویشورہ وشوہ۔ رُوپَہ   نانْتَم نہ مَدھیَم نَہ پُنَس تَوادِمْ

اے جگت ایشور' اے وراٹ روپ! میں آپکے جسم میں بہت سے کانوں' ہاتھ' پیٹ' منہ اور لامحدود آنکھوں کو دیکھ رہا ہوں' جو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں اور جن کا کوئی انت نہیں ہے۔ آپ میں نہ انتہا دکھتا ہے' نہ درمیان اور نہ ہی شروعات۔

شلوک 17

کِریٹِنَمْ گَدِنَمْ چَکْرِنَمْ چَہ   تَیجو۔ رَاشِمْ سَرْوَتو دِیپْتِمَنْتَمْ
پَشیامی توام دُرْنِرِیکشیَمْ سَمَنْتَادْ   دِیپْتَانَلارْکہ۔ دْیُتِم اَپْرَمییَمْ

آپ کے روپ کو اس چکاچوند روشنی کی وجہ سے دیکھ پانا مشکل ہے' کیونکہ وہ بھڑکتی ہوئی آگ کیطرح اور سورج کے لامحدود پرکاش کی طرح چاروں طرف پھیل رہا ہے' تو بھی میں اس چکاچوند والے روپ کو ہر طرف دیکھ رہا ہوں جو مختلف تاجوں' گداؤں' اور چکروں سے آراستہ ہے۔

شلوک 18

تْوَم اَکْشَرَمْ پَرَمَمْ ویدِتَوِیَمْ   توَم اَسیہ وِشْوَسیہ پَرَمْ نِدھانَمْ
تْوَم اَوْیَیَہ شَاشْوَتہ۔ دھرمہ۔ گوپْتَا   سَنَاتَنَس تْوَم پُرُشو مَتو مے

آپ ہی جاننے کے قابل' پرم برہم اور آپ ہی اس تمام جگت کی آخری پناہ گاہ ہیں۔ آپ اویناشی ہیں۔ آپ سناتن ہیں اور آپ ہی سناتن دھرم کا پالن کرنے والے پرم پرش بھگوان ہیں۔ ایسی میری رائے ہے۔

شلوک 19

انادی۔ مَدھیَانْتَم اَنَنْتَہ۔ ویرْیَمْ   اَنَنْتَہ۔ بَاہُم شَشی۔ سُورْیَہ۔ نَیتْرَمْ
پَشیامی توام دِیپْتَہ۔ ہُتَاشَہ۔ وَکْتْرَمْ   سْوَہ۔ تیجَسَا وِشْوَم اِدَمْ تَپَنْتَمْ

آپ شروعات' درمیان اور انت کے بغیر ہیں۔ آپ کا لیش اننت ہے' آپ کے بے

شمار بازو ہیں۔ سورج اور چاند آپکی آنکھیں ہیں۔ میں آپکے منہ سے بھڑکتی ہوئی آگ نکلتے اور آپ کے تیج سے اس پورے جگت کو جلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

شلوک 20

دْیَاوآ- پْرتھویورْ اِدَمْ انْترَم ہی وْیَاپْتم توینیکینہ دشش چہ سَرْواح

درشتْوادبُھتمْ روپمْ اُگرَم تویدمْ لوکہ- ترَیَمْ پْرویتھتمْ مہاتمنْ

حالانکہ آپ ایک ہیں، پھر بھی آپ آسمان اور سارے لوکوں اور ان کے درمیان کے پورے خلا میں سرو ویاپک (ہر جگہ موجود) ہیں۔ اے مہا پرش! آپکے حیرت انگیز اور خوفناک روپ کو دیکھکر پورا جگت پریشان ہے۔

شلوک 21

اَمی ہی توَام سُرہ- سَنْگھا وِشَنْتی کَیچِدْ بھیتاح پْرانْجلَیوْ گرِنَنْتی

سْوسْتیِ یُکْتوا مہرشی- سِدھَہ- سَنْگھاح

سْتُونْتی توَام سْتُتِبھِح پُشْکلَابھِح

تمام دیوتا آپکے شرن لے رہے ہیں اور آپکے اندر داخل ہو رہے ہیں، ان میں سے کچھ انتہائی خوف زدہ ہوکر ہاتھ جوڑے آپ سے پرارتھنا (دعا) کرر ہے ہیں۔ مہارشی اور کامل ہستیاں گڑگڑاکر "شانتی شانتی" کہتے اور ویدک منتروں کا پاٹ کرتے ہوئے آپ کی استوتی (تعریف) کرر ہے ہیں۔

شلوک 22

رُدْرَادتیہ وَسَوْوِیے چہ سَادھیا وِشْوے' شْونوءمرُتش چوشْمپاش چہ

گندھروہ- یَکشاسُرہ- سِدھَہ- سَنْگھا

ویکشَنْتے توَام وِسمِتاش چَیْوہ سَروے

شیو کے مختلف روپ، ادتیہ، واسو، سادھیہ، وشوادیو، دونوں اشونی کمار، مرود، پتر، گندھرو، یکش، اسور اور سدھ دیو سبھی آپ کو حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔

شلوک 23

رُوپمْ مہت تے بھُو- وَکترہ- نیترَمْ مَہا- بَاہوْبھُو- باہورُو- پادَمْ

بہُودرَم بہُو- دَمشٹرا- کَرالَم   دْرِشٹوا لوکاح پْرویتھتاس تتھاہَم

اے مہا باھو! آپ کے اس بہت سے منہ، آنکھیں، بازو، جانگیں، پاؤں اور بھیانک دانتوں والے وراٹ روپ کو دیکھ کر دیوتا سمیت سبھی لوک بہت زیادہ پریشان ہیں اور انہی کی طرح میں بھی پریشان ہوں۔

شلوک 24

نَبھح- سپرِشَم دیپْتَم اَنیکَہ- ورنَم   وْیاتّانَنَم دیپْتَہ- وِشالَہ- نیترَم
دْرِشٹوا ہی توام پْرویتھتانتر- آتما   دھرتِم نہ وِندامی شمَم چہ وشنو

اے سرو ویاپک وشنو! مختلف چمکیلے رنگوں کے ساتھ آپ کو آسمان چھوتے ہوئے منہ کو پھاڑتے اور بڑی بڑی چمکتی آنکھیں نکالتے دیکھ کر ڈر سے میرا من پریشان ہے میں نہ تو دھرج پا رہا ہوں اور نہ من کی شانتی۔

شلوک 25

دَمشٹرا- کَرالانی چہ تے مُکھانی   دْرِشٹویوہ کالانَلَہ- سَنِبھانی
دِشو نہ جانے نہ لبھے چہ شرمَہ   پْرسیدَہ دیویشہ جگن- نِواسَہ

اے دیووں کے دیو! اے جگت نواس (کائنات کی پناہ گاہ)! رحم کیجئے۔ آپکے بھیانک روپ اور ہولناک دانت دیکھکر میں اپنا توازن قائم نہیں رکھ سکتا۔ میں ہر طرح سے پریشان ہو گیا ہوں۔

شلوک 27-26

اَمی چہ توام دھرتراشٹرسیہ پُتراح   سَروے سہَیواونی- پالَہ سَنگھیَیح
بھیشمو درونَح سوتَہ- پُترس تتھاسو   سہاسمَدییَیر اپی یودھہ مُکھییح
وَکترانی تے تورمانا وِشنتی   دَمشٹرا- کَرالانی بھیانَکانی
کیچِد وِلَگنا دَشنانتریشو   سَندرِشینتے چُورنِتیر اُتمانگَیح

دھرت راشٹر کے سارے بیٹے، اپنے ساتھی راجاؤں کے ساتھ، بھشم، دروان، کرن اور ہماری طرف کے مکھیہ یودھا (بڑے بڑے جنگجو) بھی آپکے بھیانک منہ میں داخل ہو رہے ہیں، ان میں سے کچھ کے سروں کو تو میں آپکے دانتوں کے بیچ پستا ہوا

دیکھ رہا ہوں۔

شلوک 28

یَتھا ندینام بَھوو ٗ مبُو۔ وینگاح — سمُدرم ایوابھِمُکھا دروَنتی
تَتھا توامِی نرہ۔ لوکَہ۔ ویرا — وشنتی وکترانئیبِھو جولنتی

جس طرح دریاؤں کی بہت سی لہریں سمندر کے اندر داخل ہوتی ہیں' ویسے ہی یہ تمام مہان یودھا بھی آپکے بھڑکتے اگنی مکھ میں داخل ہو رہے ہیں۔

شلوک 29

یَتھا پردیپتم جولنم پتنگا — وشنتی ناشایہ سمرّدھہ۔ وینگاح
تَتھیئوہ ناشایہ وشنتی لوکاسْ — تواپی وکترانی سمرّدھہ۔ وینگاح

میں تمام لوگوں کو پوری رفتار سے آپ کے منہ میں اسی طرح داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں' جس طرح پتنگے (پروانے) فنا ہونے کیلئے بھڑکتی آگ میں تیزی سے گر جاتے ہیں۔

شلوک 30

لیلھیَسے گرَسمانح سمنتال — لوکان سمگران وَدنئیر جولدبھح
تیجوبھِر آپوریہ جگت سمگرم — بھاسس تووگراح پرتپنتی وشنو

اے وشنو میں دیکھتا ہوں کہ آپ اپنے بھڑکتے ہوئے مکھوں سے سبھی سمتوں کے لوگوں کو نگلے جا رہے ہیں۔ آپ ساری کائنات کو اپنے تیج سے روشن کر کے اپنی خوفناک جھلساتی کرنوں کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں۔

شلوک 31

آکھیاہی مے کو بھوان اُگرہ۔ روپو — نموستو تے دیوَہ۔ ورہ پرسیدہ
وجناتم اچھامی بھونتم آدیم — نہ ہی پرجانامی توہ پرورتم

اے دیووں کے دیو! کرپا کر کے مجھے بتایئے کہ اتنے خوفناک روپ میں آپ کون ہیں؟ میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔ کرپا کر کے مجھ پر رحم کیجئے۔ آپ آدی بھگوان

ہیں۔ میں آپکو جاننا چاہتا ہوں کیونکہ میں نہیں جان پا رہا ہوں کہ آپکا مقصد کیا ہے۔

شلوک 32

شری۔ بھگوانُ واچہ

کالوسمی لوکہ۔ کشیہ کرت پرورِدھو لوکان سماہرتم اِہہ پرورِتّح

رِتے پی توام نہ بھوِشینتی سروے یے وستھتاح پرتی نیکیشو یودھاح

پرم پرش بھگوان نے کہا، سارے سنسار کو ختم کرنے والا کال میں ہوں اور میں یہاں سب لوگوں کا خاتما کرنے کے لئے آیا ہوں۔ تمہارے (پانڈووَں) سوائے دونوں طرف کے سارے یودھا (بہادر) مارے جائیں گے۔

شلوک 33

تسمات توم اُتِشٹھہ یشو لبھسوہ جِتوا شترون بھنکشوہ راجیم سمرِدھم

میئیو ئیتے نِہتاح پوروم ایوہ نِمتّہ۔ ماترم بھوہ سویہ۔ ساچن

اسلئے اٹھو، لڑنے اور شہرت حاصل کرنے کیلئے تیار ہو جاوٗ۔ اپنے دشمنوں کو جیت کر دھن دولت اور راج پاٹ کا سکھ حاصل کرو۔ یہ سب میرے ذریعے پہلے ہی مارے جا چکے ہیں اور اے سویہ ساچی! تم تو جنگ میں صرف ایک سبب ہو۔

شلوک 34

درونم چہ بھیشمم چہ جیدرتھم چہ کرنم تتھانیان اپی یودھہ۔ ویران

میا ہتامش توم جہی ما ویتھشٹھا یدھیسوہ جیتاسی رنے سپتنان

درون، بھیشم، جیدرتھ، کرن اور دوسرے عظیم یدھا پہلے ہی میرے ذریعے مارے جا چکے ہیں۔ اسلئے تم ان کو مار دو اور بالکل پریشان نہ ہو۔ تم صرف جنگ کرو۔ جنگ میں تم اپنے دشمنوں کو شکست دو گے۔

شلوک 35

سنجیہ اُواچہ

ایتچھرتوا وچنم کیشوسیہ کرتانجلر ویپمانح کریتی

نَمَسْکرْ تَوا بُھوِیَہ اَیوا ہہ کرِشْنَم   سَہ۔ گدْ گدَم بھیتَہ۔ بِھیتح پرْ نَمیَہ

سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا' اے راجہ! پرم پرش بھگوان کے مکھ سے ان الفاظوں کو سن کر کانپتے ہوئے ارجن نے ہاتھ جوڑ کر انہیں بار بار نمسکار کیا۔ پھر اس نے خوف زدہ ہو کر کانپتی آواز میں شری کرشن سے یوں کہا۔

شلوک 36

اَرْجنَہ اُوَاچَہ

سْتھانے ہرِشِیکیشہ تَوَہ پرَکیرْتیا   جَگَتْ پرَہرْشیتینُرْ جیتے چہ

رکشَامسی بھیتَانی دِشو درَوَنتی   سَرْوے نمَسْینتی چہ سِدھَہ۔ سَنگھاح

ارجن نے کہا' اے ہرشی کیش! آپکے نام کو سننے سے سنسار خوش ہوتا ہے اور سبھی لوگ آپ کے عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ کامل ہستیاں آپکو نمسکار کرتی ہیں لیکن اسوری لوگ خوف زدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں۔ یہ سب ٹھیک ہی ہوا ہے۔

شلوک 37

کسْماچ چہ تے نہ نمیرَنْ مہاتمَنْ   گرِییَسے برَہمنْوْ پیادی۔ کرْترے

اَننْتَہ دیویشہ جگَنْ۔ نِواسَہ   تْوَمْ اَکشرَمْ سدَ۔ اسَتْ تتْ پرَمْ یتْ

اے مہاتما! آپ برہما سے بھی بڑھ کر ہیں' آپ سنسار کے حقیقی خالق ہیں۔ تو پھر وہ آپ کو احترام بھرے نمسکار کیوں نہ کریں؟ اے اننت (لامحدود)' دیوؤں کے دیو' جگت نواس' آپ اکشر (بے شکست) ہیں' آپ وجوں کی وجہ (سبب الاسباب)' اور اس مادی جگت سے پرے ہیں۔

شلوک 38

تْوَمْ آدی۔ دیوح پرُشح پرُانَسْ   تْوَمَسیہ وشوَسیہ پرَمْ نِدھانَمْ

وِیتّاسی ویدْیمْ چہ پرَمْ چہ دھامَہ   تْویا تتَمْ وشوَمْ اَننتَہ۔ رُوپَہ

آپ آدی دیو' سناتن پرش اور اس فانی دنیا کے عظیم سہارا ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور آپ ہی وہ سب کچھ ہیں' جو جاننے کے قابل ہیں۔ آپ مادی

گنوں سے پرے عظیم ترین پناہ گاہ ہیں۔ اے اننت روپ! یہ سارا سنسار آپ سے رچابسا ہے۔

شلوک 39

وایُر یمو، گنِر ورُنح ششانکح پْرجاپتِس توم پْرپتامہش چہ
نمو نمستے، ستو سہسرہ۔ کرتوح پُنش چہ بھویو، پی نمو نمستے

آپ ہوا ہیں اور عظیم منتظیم بھی ہیں۔ آپ آگ ہیں، پانی ہیں اور چاند ہیں۔ آپ آدی جیو برہما (پہلی جاندار ہستی) ہیں اور آپ پرداادا ہیں۔ آپ کو ہزار بار نمسکار اور بار بار نمسکار ہیں۔

شلوک 40

نمح پُرستادا تھہ پْرشٹھتس تے نمو، ستو تے سرو تہ ایوہ سروہ
اننتہ۔ ویریامتہ۔ وکرمس توم سروم سماپنوشی تتو، سی سروہ

آپ کو آگے، پیچھے اور چاروں طرف سے نمسکار ہے۔ اے لامحدود شکتی! آپ لامحدود طاقت کے مالک ہیں۔ آپ ہر جگہ موجود ہیں اور آپ سب کچھ ہیں۔

شلوک 41-42

سکھیتی متوا پْرسبھم یدُاکتم ہے کرشنہ ہے یادوہ ہے سکھیتی
اجانتا مہمانم تویدم میاپْرمادات پْرنیینہ واپی

یچ چاوہاسار تھم است۔ کرتو، سی وہارہ۔ شیاسنہ۔ بھوجنیشو
ایکو، تھہ واپیچیُتہ تت۔ سمکشم تت کشامیے توام اہم اپْرمییم

آپکو اپنا دوست مانتے ہوئے میں نے جلد بازی میں آپ کو اے کرشن، اے یادو، اے میرے دوست جیسے مختلف رشتوں سے پکارا ہے کیونکہ میں آپ کی ہیما کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے بیوقوفی میں یا پریم میں جو کچھ بھی کیا ہے برائے، مہربانی اس کیلئے مجھے معاف کر دیں۔ یہی نہیں، میں نے کئی بار آرام کرتے وقت ایک ساتھ لیٹے ہوئے یا اکھٹے کھاتے یا بیٹھے ہوئے، کبھی اکیلے تو کبھی بہت سارے دوستوں کے سامنے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اے اچیوت! میری ان تمام غلطیوں کو

معاف کریں۔

شلوک 43

پِتاسی لَوکَسیَہ چَراچَرسیَہ
تُومَسیَہ پُوجیش چہ گُرُر گریِیانْ
نَہ تْوَت۔ سَمو سْتیَبھیَدھکَح کُتوُ نیو
لَوکَہ۔ تْرَیے پِیپْرِتمہ۔ پْرَبھاو

آپ اس ساکن اور غیرساکن پوری دنیا کے پِتا ہیں' آپ پوجا کے قابل عظیم روحانی گرو ہیں۔ نہ تو کوئی آپ کے برابر ہے' نہ ہی کوئی آپ کے برابر ہو سکتا ہے۔ اے لامحدود شکتی والے پربھو! بھلا تینوں لوکوں میں آپ سے بڑھکر کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟

شلوک 44

تسمَات پْرَنَمیہ پْرَنِدھایہ کایَمْ
پْرَسادیے توامْ اَہَمْ ایشَمْ ایڈیَمْ
پِتیوہ پُترسیَہ سَکھیوہ سَکھیُح
پْرِیح پْریایارْہسی دیو سوڈھمْ

آپ پرم ایشور ہیں' آپ جاندار ہستیوں کیلئے پوجا کے قابل ہیں۔ اس لئے میں جھک کر آپ کو پرنام کرتا ہوں اور آپ سے رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ جسطرح باپ اپنے بیٹے کی گستاخی برداشت کرتا ہے یا دوست اپنے دوست کی بد تمیزی سہ لیتا ہے یا پتنی اپنے شوہر کی بے تکلفی کو برداشت کرتی ہے' اسی طرح آپ مہربانی کر کے میری گستاخیوں کو برداشت کریں۔

شلوک 45

اَدْرِشْٹَہ۔ پُوروَمْ ہْرِشِتو سْمی دْرِشْٹوا
بھَیینَہ چہ پْرَوِیتھتَمْ مَنو مے
تدایوہ مے درشیہ دیوہ رُوپَمْ
پْرَسِیدہ دیویشہ جگن۔ نِواسہ

پہلے کبھی نہ دیکھے گئے آپ کے اس وراٹ روپ کا درشن کر کے میں خوش ہو رہا ہوں' لیکن ساتھ ہی میرا دل خوف زدہ ہو رہا ہے۔ اسلئے آپ مجھ پر کرپا کریں اور اے دیووں کے دیو! اے جگت نواس! اپنا پرشوتم بھگوت سوروپ پھر سے مجھکو دکھا دیں۔

شلوک 46

کِرِیٹِنَم گَدِنَم چَکْرَ ہَسْتَم اِچّھامی تْوام دْرَشْٹُم اَہَم تَتھَیْوَ
تینَیْوَ رُوپینَہ چَتُر بھُجینَہ سَہَسْرَ بَاہو بھَوَ وِشْوَ مُورتے

اے وراٹ روپ! اے ہزاروں ہاتھ والے بھگوان! میں آپکے موکٹ دھاری چار ہاتھوں والے روپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ اپنے چاروں ہاتھوں میں سنکھ، چکر، گدا اور کنول اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں آپکے اسی روپ کو دیکھنے کیلئے بیتاب ہوں۔

شلوک 47

شْری بھَگَوان اُواچَہ
مَیا پْرَسَنّینَہ تَوارجُنیدَم رُوپَم پَرَم دَرشِتَم آتمَہ یوگات
تیجومَیَم وِشْوَم اَنَنْتَم آدیَم یَن مے تْوَدَنْیینَہ نَہ دْرِشْٹَہ پُورْوَم

پرم پرش بھگوان نے کہا، میرے پریئے ارجن! میں نے خوش ہوکر اپنی اندرونی طاقت کے بل پر تمھیں اس سنسار میں اپنے اس عظیم ترین وراٹ روپ کا درشن کرایا ہے اس سے پہلے کسی نے اس لامحدود اور چمکدار آدی روپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔

شلوک 48

نَہ وید یَجْنادھیَینیر نَہ دانیر نَہ چَہ کْرِیابھِر نَہ تَپوبھِر اُگْرَئیح
ایوَم رُوپح شَکْیَہ اَہَم نْرِ لوکے دْرَشْٹُم تْوَدَنْیینَہ کُرُو پْرَویرَہ

اے کرووٴں میں عظیم! تم سے پہلے میرے اس وراٹ روپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ کیونکہ میں نہ تو ویدوں کے جاننے سے، نہ ہی یگیہ سے، نہ ہی دان، نہ ہی پنیہ یا نہ ہی کٹھن تپسیہ کے ذریعے اس روپ میں اس سنسار میں دیکھا جاسکتا ہوں۔

شلوک 49

مَاتے وْیَتھا مَا چَہ وِمُوڈھَہ بھاوو دْرِشْٹوا رُوپَم گھورَم اِیدرِنْ مَمیدَم

وِیَپیتہ۔ بِھیح پْرِیتہ۔ مَناح پُنَس تْوَمْ　　تَدیوَہ مَے رُوپَمِ ادَم پْرَپشیہ

تم میرے اس بھیانک روپ کو دیکھ کر بہت حیران اور موہیت ہو گئے ہو۔ اب اسے ختم کرتا ہوں۔ اے میرے بھگت تم تمام الجھن سے پھر آزاد ہوجاؤ۔ تم شانت ہردے سے اب اپنا خواہشی روپ دیکھ سکتے ہو۔

شلوک 50

سنْجَیہ اُواچہ

اِتْیرْجُنَم واسُدیوَس تَتھوکْتْوا　　سْوَکَمْ رُوپَم دَرْشیامَ آسہ بھُویَح

آشْواسیامَ آسہ چہ بِھیتَمَ اینَم　　بھُوتْوا پُنَح سَوءمیہ۔ وِپْرْمھاتْما

سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا' ارجن سے اس طرح کہنے کے بعد بھگوان شری کرشن نے اپنا اصلی چتربھوج روپ ظاہر کیا اور آخر میں دو بازو والا اپنا روپ ظاہر کر کے خوفزدہ ارجن کو حوصلہ دلایا۔

شلوک 51

ارْجُنہ اُواچہ

دْرِشْٹْوِیدَمْ مانُشَم رُوپَم　　تَوَہ سَوءمیَم جَنارْدَنہ

اِدانِیمَ اسْمی سَمْوْرِتَح　　سہ۔ چیتاح پْرَکْرِتِمْ گَتَح

جب ارجن نے شری کرشن کو ان کے اصلی روپ میں دیکھا تو کہا' اے جناردھن! آپ کے اس نہایتی خوبصورت انسان نما روپ کو دیکھ کر میں اب پرسکون ہوں اور میں نے اپنی اصلی حالت کو حاصل کر لیا ہے۔

شلوک 52

شْری۔ بھگوانْ اُواچہ

سُو۔ دُرْدَرْشَمِ ادَم رُوپَم　　دْرِشْٹْوانَ اسی یَنْ مَمہ

دیوا اپیسیہ رُوپسیہ　　نِتیَم دَرْشَنہ۔ کانْکْشِنَح

پرم پرش بھگوان نے کہا' میرے پریئے ارجن! تم میرے جس روپ کو اس وقت دیکھ رہے ہو اسے دیکھ پانا بہت مشکل ہے۔ یہاں تک کہ دیوتا بھی اس نہایتی

پیارے روپ کو دیکھنے کی تاک میں رہتے ہیں۔

شلوک 53

نَاہَم ویدَئیرْ نَه تَپَسَا نَه دَانینَه نَه چیجیَیَا
شَکْیَه اَیوَم۔ ودھو درشْٹُم درشْٹوانْ اَسی مَام یَتھا

تم اپنی روحانی آنکھوں سے جس روپ کا درشن کر رہے ہو اسے نہ تو ویدوں کے پڑھنے سے، نہ تپسیہ کرنے سے، نہ دان سے اور نہ ہی پوجا سے جانا جا سکتا ہے۔ کوئی ان ذرائع سے مجھے میرے اس روپ میں نہیں دیکھ سکتا ہے۔

شلوک 54

بَھکتیَا تْوَننْیَیَا شَکْیَه اَہَم اَیوَم۔ ودھو ارْجُنَه
جْنَاتُم درشْٹُم چَه تتْوینَه پْرَویشْٹُم چَه پَرَنْتَپَه

اے ارجن! صرف شدھ بھگتی سے ہی مجھے اس روپ میں سمجھا جا سکتا ہے، جس روپ میں، میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں اور اسی طرح میرا بذات خود درشن بھی کیا جا سکتا ہے۔ صرف اسی طریقے سے تم میرے گیان کے راز کو پا سکتے ہو۔

شلوک 55

مَتْ۔ کَرْمَه۔ کْرِنْ مَتْ۔ پَرَمو مَدْ۔ بَھکْتَح سَنْگَه۔ وَرجِتَح
نِرْوَیرَح سَرْوَه۔ بھوتیشُو یَح سَه مَامیَتی پَانڈَوَه

میرے پریئے ارجن! جو شخص پھل آور کرموں اور فرضی خیالات سے چھوٹ کر میری شدھ بھگتی سیوا میں لگا رہتا ہے جو میرے لئے ہی کرم کرتا ہے، جو مجھے اپنے جیون کا مقصد سمجھتا ہے اور جو تمام جانداروں کو دوست سمجھتا ہے، وہ یقیناً مجھے ہی حاصل کرتا ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا "وشو روپ درشن یوگ" نامی گیارھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے بارھواں

بھگتی یوگ
(شری بھگوان کی پریم بھری سیوا)

شلوک 1

اَرجُنہ اُواچہ

اَیوَم ستتہ۔ یُکتا یے بھکتاس توام پَریپاستے
یے چاپیکشَرَم اَویکتَم تیشام کے یوگہ۔ وِتماح

ارجن نے پوچھا، جو آپکی بھگتی میں صحیح طرح سے لگے ہوئے ہیں یا جو نراکار (غیر شخصی، غیر ظاہر) برہم کی پوجا کرتے ہیں ان دونوں میں سے کسے زیادہ کامل مانا جائے؟

شلوک 2

شری۔ بھگوان اُواچہ

میّاویشیہ منو یے مام نتیہ۔ یُکتا اُپاستے
شردھیا پَریوپیتاس تے مے یُکتتما متاح

پرم پرش شری بھگوان نے کہا، جو لوگ اپنے من کو میرے ساکار (شخصی) روپ میں قائم کرتے ہیں اور انتہائی روحانی یقین سے میری بھگتی کرنے میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں، میں انہیں سب سے زیادہ کامل مانتا ہوں۔

شلوک 4-3

یے تو کشرم انردیشیم — اویکتم پرپیاستے
سروترہ۔ گم اچنتیم چہ — کوٹہ۔ ستھم اچلم دھروم

سنیمیے یندریہ۔ گرامم — سروترہ سمہ۔ بدھیح
تے پراپنونتی مام ایوہ — سروہ۔ بھوتہ۔ ہتے رتاح

لیکن جو لوگ اپنی اندریوں کو قابو میں کرکے اور سب کو یکساں سمجھ کر اس غیر ظاہر کی پوری طرح سے پوجا کرتے ہیں جو اندریوں کی پہنچ سے پرے، ہر جگہ موجود، ناقابل تصور، نہ بدلنے والا، ثابت قدم اور غیر ساکن ہے، یعنی پرم ستیہ کا غیر شخصی تصور، وہ سب انسانوں کی بھلائی میں مشغول رہ کر آخر کار مجھے پالیتے ہیں۔

شلوک 5

کلیشو دھکترس تیشام — اویکتاسکتہ۔ چیتسام
اویکتا ہی گتر دکھم — دیہوودبھر اواپیتے

جن لوگوں کے من کو پرمیشور کا نراکار، غیر ظاہر روپ کھینچتا ہے، انکے لئے آگے بڑھنا بڑا تکلیف دہ ہے۔ انسان کیلئے اس نظام میں ترقی پانا ہمیشہ مشکل ہے۔

شلوک 7-6

یے تو سروانی کرمانی — مائی سنیسیہ مت۔ پراح
اننینیوہ یوگینہ — مام دھیاینتہ اپاستے
تیشام اہم سمدھرتا — مرتیو۔ سمسارہ۔ ساگرات
بھوامی نہ چرات پارتھہ — میاویشتہ۔ چیتسام

اے پرتھا کے بیٹے! جو اپنے تمام کرموں کو مجھے ارپن کرکے، اور بغیر بھٹکے میری بھگتی کرتے ہوئے میری پوجا کرتے ہیں، اپنے من کو مجھ پر لگا کر ہمیشہ میرا ہی دھیان لگاتے ہیں، میں انکو جنم مرتیو روپی ساگر سے فوراً نجات دلانے والا ہوں۔

شلوک 8

مَیّیوہ مَنہ آدھتسْوہ مَئی بُدھِم نِوَیشیَہ
نِوَسِشْیَسی مَیّیوہ اَتہ اُردھوم نہ سَمشَیَح

مجھ پرم پرش بھگوان میں اپنے من کو قائم کرو اور اپنی تمام عقل مجھ میں لگاؤ۔ اس طرح سے تم بے شک ہمیشہ مجھ میں رہو گے۔

شلوک 9

اَتھہ چِتّم سَمادھاتُم نہ شکنوشی مَئی ستھرم
اَبھیاسَہ۔ یوگینہ تَتو مام اِچھاپْتُم دھننجَیہ

اے ارجن، اے دھننجئے! اگر تم اپنے من کو بغیر بھٹکے ہوئے مجھ پر قائم نہیں کر سکتے، تو تم بھگتی یوگا کے اصولوں پر عمل کرو۔ اس طرح تم میں مجھے پانے کی خواہش پیدا ہو گی۔

شلوک 10

اَبھیاسِے، پیَسمرتھو سی مَت۔ کرمہ۔ پرموبھوہ
مَد۔ ارتھم اپی کرمانی کُروَن سِدھم اواپسیسی

اگر تم بھگتی یوگا کے اصولوں پر بھی عمل نہیں کر سکتے تو میرے لئے کرم کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ میرے لئے کرم کرنے سے تم تکمیل کو پاؤ گے۔

شلوک 11

اَتھیتَداپیَشکتو سی کرتم مَد۔ یوگم آشرتح
سَروہ۔ کرمہ۔ پھلہ۔ تیاگم تتح کُرو یتاتموانْ

لیکن اگر تم میرے اس شعور میں کرم کرنے کے قابل بھی نہ ہو تو تم اپنے کرم کے تمام پھلوں کو چھوڑ کر کرم کرو اور آتما استھت (خود شناس) ہونے کی کوشش کرو۔

شلوک 12

شْرَیْیوْہی جْنَانَمْ اَبْھیَاساَج جْنَاناَدْ دْھیاَنَمْ وشِشْیَتے
دْھیَاناَتْ کَرمَہ۔ پَھلہ۔ تیَاگسْ تیاَگاَچْ چھاَنْتِراَنَنْتَرمْ

اگر تم اس پر بھی عمل نہیں کرسکتے، تو اپنے آپ کو گیان کی تلاش میں لگاؤ۔ لیکن گیان سے بہتر دھیان ہے اور دھیان سے بھی بہتر کرم کے پھلوں کو تیاگ کرنا ہے، کیونکہ ایسے تیاگ سے انسان کو من کی شانتی حاصل ہوتی ہے۔

شلوک 13-14

اَدْویشْٹاسَروَہ۔ بْھوتاناَمْ مَیْتْرَح کَرُنَہ اَیوہ چَہ
نِرْمَموْنِرْ ہَنْکاَرَح سَمَہ۔ دُحْکھَہ۔ سُکھَح کْشَمِی
سَنْتُشْٹَح سَتَتَمْ یوْگِی یَتاَتْماَ درْڈھہ۔ نِشْچَیَح
میَرْپتہ۔ منوْ۔ بُدھِر یوْمَدْ۔ بَھکْتَح سَہ مَے پْرِیَح

جو کسی سے حسد نہیں کرتا، لیکن تمام جاندار ہستیوں کا رحمدل دوست ہے، جو اپنے آپ کو ایشور (مالک) نہیں مانتا اور غرور سے آزاد ہے، جو سکھ اور دکھ میں یکساں ہے، شانت ہے، ہمیشہ مطمئین، خود پر قابو رکھنے والا اور یقین کے ساتھ مجھ میں من اور عقل کو جما کر بھگتی میں لگا رہتا ہے، ایسا بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔

شلوک 15

یَماَنْنوْدْوِجَتے لوْکوْ لوْکاَنْنوْدْوِجَتے چَہ یَح
ہَرْشاَمَرْشَہ۔ بَھیوْدْوِیگَیْرْ مُکْتویَح سَہ چَہ مے پْرِیَح

جو کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور نہ ہی کسی کے ذریعے پریشان کرتا ہے، جو سکھ دکھ میں خوف اور فکر میں یکساں ہے، مجھے بہت پیارا ہے۔

شلوک 16

اَنَپیکْشَح شُچِرْ دَکْشَہ اُداَسینوْ گَتَہ۔ وْیَتھَح
سَرْواَرَمبھَہ۔ پَرِتیاَگِی یوْمَدْ۔ بَھکْتَح سَہ مَے پْرِیَح

میرا ایسا بھگت، جو عام کرموں پر انحصار نہیں کرتا ہے، جو شدھ ہے، ماہر ہے، پریشانی سے آزاد ہے، ساری مصیبتوں سے آزاد اور کسی پھل کیلئے جتن نہیں کرتا ہے، مجھے بہت عزیز ہے۔

شلوک 17

یَو نَہ ہرِشیَتی نَہ دویشٹی نَہ شوچَتی نَہ کانکشتی
شبھاشبھہ۔ پرِتیاگی بھکتیمانیہ سہ مے پریہ

جو نہ کبھی خوش ہوتا ہے، نہ غم کرتا ہے، جو نہ تو پچھتاتا ہے، نہ خواہش کرتا ہے، اور جو اچھی اور بری چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے، ایسا بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔

شلوک 18-19

سَمَح شترَو ءچہ مِترے چہ تتھا مانا پمانیوح
شِتوشنہ۔ سکھہ۔ دُکھیشو سمح سنگہ۔ وِورجِتح
تُلیہ نِندا۔ ستُتِر مونی سنتُشٹو ییننہ کینچِت
اَنیکیتح ستھرہ۔ مترِ بھکتیمان مے پریو نرح

جو دوست اور دشمن کیلئے یکساں ہے، جو عزت اور ذلت، سردی اور گرمی، سکھ اور دکھ، شہرت اور بدنامی میں برابر ہے، جو بروں کی صحبت سے مکت رہتا ہے، جو کسی گھر بار کی پروا نہیں کرتا، جو گیان میں اٹل ہے اور بھگتی سیوا میں مضبوطی سے قائم ہے، ایسا شخص مجھے بہت پیارا ہے۔

شلوک 20

یے تو دھرمامرتم اِدم یتھوکتم پریپاستے
شردّدھانا مت۔ پرما بھکتاس تے، تیو مے پریاح

جو اس بھگتی کی اویناشی راہ پر چلتا ہے اور جو مجھے ہی اپنا عظیم مقصد بنا کر مکمل یقین کے ساتھ مجھ میں لگا رہتا ہے، وہ مجھے بہت پیارا ہے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "بھگتی یوگ" نامی بارھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے تیرھواں

پرکرتی پرم پرش وویک یوگ
(پرکرتی پرش اور چیتنہ)

شلوک 2-1

اَرجُنَہ اُواچَہ

پْرَکرِتِم پُرُشَم چَیوَہ کْشیترَم کْشیتْرَہ۔ جْنَم اِیوَہ چَہ
ایتَدْ ویدِتُم اِچّھامی جْنانَم جْنییَم چَہ کیشَوَہ

شْری۔ بھگوان اُواچَہ

اِدَم شَریرَم کَونْتییَہ کْشیترَم اِتیبھِدھییَتے
ایتَدْ یو ویتّی تَم پْراہُہ کْشیتْرَہ۔ جْنَہ اِتی تَدْ۔ وِدَہ

ارجن نے کہا' اے کرشن! میں پرکرتی (قدرت)' پرش (بھوکتا یعنی لطف اندوز)' کشیتر (میدان) اور کشیتر گیہ (میدان کو جاننے والا)' گیان اور گیان کے مقصد' ان سب کو جاننا چاہتا ہوں۔ پرم پرش بھگوان نے کہا' اے کُنتی کے بیٹے! یہ جسم کشیتر کہلاتا ہے اور اس جسم کو جاننے والا کشیتر گیہ کہلاتا ہے۔

شلوک 3

کْشیتْرَہ۔ جْنَم چاپی مام وِدّھی سَروَہ۔ کْشیتْریشُو بھارَتَہ
کْشیتْرَہ۔ کْشیتْرَ جْنیوَر جْنانَم یَتْ تَجْ جْنانَم مَتَم مَمَہ

اے بھرت کی اولاد! تمھیں سمجھنا چاہئے کہ میں سب جسموں کو جاننے والا بھی ہوں، اور اس جسم کو اور اس کے جاننے والے کو سمجھنا گیان کہلاتا ہے۔ ایسی میری رائے ہے۔

شلوک 4

تَت کشیترم یچ چہ یادرک چہ
یَد- وکاری یَتش چہ یَت
سہ چہ یو یَت- پربھاوش چہ
تَت سماسینہ مے شرنو

اب تم مجھ سے یہ سب مختصراً سنو کہ کرم کشیتر (میدان عمل) کیا ہے، یہ کس طرح بنا ہے، اس میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہے، وہ کہاں سے وجود میں آیا ہے، اس کرم کشیتر کو جاننے والا کون ہے اور اس کا کیا اثر ہے۔

شلوک 5

رشبھر بہدھا گیتم
چھندوبھر وودھیہ پرتھک
برہمہ- سوتر ہ- پدیش چیوہ
ہیتمدبھر ونشچتئیح

مختلف ویدک ادبوں میں مختلف رشیوں نے کرم کشیتر اور کرم کو جاننے والے کے متعلق گیان کا بیان کیا ہے۔ اسے خاص طور پر ویدانت سوتر (ایک مہان فلسفیانہ شاستر) میں کاریہ اور کارن (نتیجہ اور وجہ) کے مکمل دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

شلوک 6-7

مہا- بھوتانی اہنکارو
بدھرا ویکتم ایوہ چہ
اندریانی دشئیکم چہ
پنچہ چیندریہ- گوچراح
اچھا دویشح سکھم دکھم
سنگھاتش چیتنا دھرتح
ایتت کشیترم سماسینہ
سہ- وکارم ادا ہرتم

پانچ مہان تتوا (عناصر)، اہنکار (جھوٹی انا)، عقل، او یکت (غیر ظاہر)، دس اندریاں اور من، پانچ اندریہ وشئے (حواسوں کے objects)، خواہش، نفرت، سکھ، دکھ، مجموعہ، زندگی کی علامت اور پختہ یقین، ان سب کو مختصراً کرم کا میدان اور اس کی

وکاریں (مجموعی تبدیلیاں، عمل رد عمل وغیرہ) کہا جاتا ہے۔

شلوک 8-12

اَمانِتوم اَدمبھتوم اَہِنسا کشانتِر آرجَوم
آچاریو پاسنم شوچم ستھیریم آتمہ۔ وِنگرہح
اِندریارتھیشو ویراگیم اَنہنکارا یوہ چہ
جنمہ۔ مرتیو۔ جرا۔ ویادھی دُکھہ۔ دوشاندر شنم
اَسکتِر انبھشونگح پُترہ۔ دارہ۔ گرہادشو
نِتیم چہ سمہ۔ چتّتوم اِشٹانِشٹوپپتّشو
مئی چاننیہ۔ یوگینہ بھکتِر اویبھچارنی
وِوکتہ۔ دیشہ۔ سیوتوم ارتِر جنہ۔ سمسدی
اَدھیاتمہ۔ جنانہ۔ نِتیتوم تتوہ۔ جنانارتھہ۔ درشنم
ایتج جنانم اِتی پروکتم اجنانم یدا تو نیتھا

نمرتا، غرور کے بغیر رہنا، اہنسا (ظلم نہ کرنا)، برداشت، سادگی، سچے روحانی گرو کے پاس جانا، صفائی، قائم رہنا، آتما سیم (اپنے پر قابو پانا)، تسکین حواس کو چھوڑنا، اہنکار سے مکت، جنم، موت، بیماری، اور بڑھاپے کے دوشوں کو یاد رکھنا، بیراگیہ (لگاؤ سے پرے رہنا)، بچے، بیوی، گھر گرہستی وغیرہ میں موھ نہ رکھنا، اچھائی اور برائی میں برابری، لگاتار میری خالص بھکتی کرنا، تنہائی میں رہنے کی خواہش، عام دنیاوی لوگوں سے لاتعلقی)، خود شناسی کی اہمیت کو ماننا، اور پرم ستیہ کی فلسفیانہ کھوج، ان سب کو میں گیان بتاتا ہوں اور ان کے علاوہ جو بھی ہے، وہ سب اگیان ہے۔

شلوک 13

جنییم یت تت پروکشیامی یج جناتوامرتم اشنتے
انادی مت۔ پرم برہمہ نہ ست تن ناسد اُچیتے

اب میں تمہیں گیئے (جاننے کے لائق) کے بارے میں بتاؤں گا، جسے جانکر تم امرت کو پاؤ گے۔ یہ برہم یا آتما جو انادی (ازلی) اور میرے ماتحت ہے، اس مادی سنسار کی

تمام کارن (وجہ) اور کاریہ (نتیجہ) سے پرے ہے۔

شلوک 14

سَرْوَتَح پَانی۔ پَادَمْ تَتْ   سَرْوَتوْ کشی۔ شِرَوْ۔ مُکھمْ
سَرْوَتَح شْرُتمَن لوکے   سَرْوَمْ آوْرتیہ تِشٹھتی

اس پرماتما کے بہت سے ہاتھ، پیر، آنکھیں، منہ اور کان ہر جگہ پر پھیلے ہوئے ہیں، اسطرح وہ ہر شئے میں رچابسا ہے۔

شلوک 15

سَرْویندریہ۔ گُنابھاسَمْ   سَرْویندریہ۔ ووَرْجتَمْ
اَسَکتَمْ سَرْوہ۔ بھرْچَ چَئیوہ   نِرْگُنَمْ گُنَہ۔ بَھوکْترْ چَہ

پرماتما تمام اندریوں کی اصل وجہ ہیں، پھر بھی وہ بغیر اندریوں کے ہیں۔ وہ تمام جانداروں کو پالنے والے ہو کر بھی لگاؤ سے آزاد ہیں۔ پھر وہ مادی قدرت کے گنوں سے پرے ہیں اور ساتھ ہی وہ مادی قدرت کے تمام گنوں کے مالک بھی ہیں۔

شلوک 16

بَہِرْانتَشْ چَہ بھوتانامْ   اَچرَمْ چرَمْ اَیوہ چَہ
سُوکْشمتْواتْ تَدا وِجْنَییمْ   دُورَہ۔ ستھمْ چَانتِکے چَہ تَتْ

وہ پرم ستیہ، ساکن اور غیر ساکن، تمام جانداروں کے باہر اور اندر موجود ہیں۔ سوکشم ہونے کی وجہ سے وہ مادی اندریوں کے ذریعے دیکھے جانے سے اور جانے جانے سے پرے ہیں۔ اگرچہ وہ بہت دور رہتے ہیں تو بھی ہم سب کے قریب ہیں۔

شلوک 17

اَوِبَھکتَمْ چَہ بھوتیشُو   وِبھکتَمْ اِوَہ چَہ ستِھتَمْ
بھوتَہ۔ بَھرتْر چَہ تَجْ جْنَییمْ   گرسِشْنُو پْربَھوشْنُو چَہ

اگرچہ پرماتما تمام جانداروں میں بٹا ہوا دکھائی دیتا ہے، وہ کبھی تقسیم نہیں ہوتا۔ وہ ایک روپ میں قائم ہے۔ اگرچہ وہ سب جانداروں کو پالنے والا ہے، تو یہ بھی سمجھنا

چاہیئے کہ وہ سب کا خاتما اور پیدا کرنے والا ہے۔

شلوک 18

جیوتشام اپی تج جیوتس تمسح پرم اچیتے
جنانم جنئییم جنانہ۔ گمیم ہرِدی سرو سیہ وشٹھتم

وہ تمام منور اشیاء میں روشنی کی وجہ ہے۔ وہ مادے کے اندھیرے سے پرے ہے اور غیر ظاہر ہے۔ وہ گیان ہیں 'گیان کا مقصد ہیں اور گیان کی منزل ہے۔ وہ ہر ایک کے دل میں قائم ہے۔

شلوک 19

اِتی کشیترم تتھا جنانم جنئییم چوکتم سماستح
مدبھکتہ ایتدو جنایہ مد۔ بھاوایو پپدیتے

اسطرح میں نے کرم کشتیر (جسم) 'گیان اور گیئے (جاننے کے لائق) کو خلاصے سے بیان کیا ہے۔ اسے صرف میرے بھگت پوری طرح سمجھ سکتے ہیں اور اسطرح وہ میری فطرت کو حاصل کرسکتے ہیں۔

شلوک 20

پرکرتم پرشم چئیوہ ودھینادی اُبھاو اپی
وکارامش چہ گنامش چئیوہ ودھی پرکرتی۔ سمبھوان

مادی قدرت اور جانداروں کو ازلی (جس کی سروعات نہ ہوئی) جاننا چاہیئے۔ انکی تبدیلیاں اور قدرت کے گن' سب مادی قدرت کی پیداوار ہے۔

شلوک 21

کاریہ۔ کارنہ۔ کرترتوے ہیتح پرکرترا اچیتے
پرشح سکھہ۔ دکھانام بھوکترتوے ہیترا اچیتے

پرکرتی (قدرت) کو سب مادی کرموں اور کرموں کیوجہ کہا جاتا ہے' اور جاندار کو سنسار میں طرح طرح کے دکھ اور سکھ کی وجہ کہا جاتا ہے۔

شلوک 22

پُرُشَح پرَکرِتی۔ ستھو ہی بھُنکتے پرَکرِتی۔ جانْ گُنانْ
کارنَم گُنَه۔ سنگو سیہ سَد۔ اسَد۔ یونی۔ جنمسُو

اس طرح جاندار پر کرتی کے تینوں گنوں سے لطف اندوز ہوتا ہوا پر کرتی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے۔ پر کرتی کا یہی سنگ اس جیو آتما کی اچھی بری یونیوں میں جنم لینے کی وجہ ہے۔

شلوک 23

اُپدرَشٹانُمنتا چه بھرتا بھوکتا مہیشورح
پرماتمیتی چاپیُکتو دیھے سمن پرُشح پرح

تو بھی اس جسم میں ایک دوسرا روحانی بھوگتا (لطف اٹھانے والا) ہے، جو پرمیشور ہیں، عظیم مالک ہیں، جو نگران اور اجازت دینے والے کی حیثیت سے موجود ہیں اور جو پرماتما کہلاتے ہیں۔

شلوک 24

یہ ایوم ویتی پرُشم پرکرتم چه گُنیح سهه
سروتھا ورتمانو پی نه سه بھویو بھجایتے

جو شخص پرکرتی، جاندار اور پرکرتی کے گنوں کے عمل رد عمل سے متعلق اس فلسفے کو سمجھ لیتا ہے وہ یقیناً مکتی حاصل کرے گا۔ اسکی موجودہ حیثیت چاہے جو بھی ہو، یہاں پھر جنم نہیں لے گا۔

شلوک 25

دھیانینا تمنی پشینتی کیچد آتمانم آتمنا
انیے سانکھیینه یوگینه کرمه۔ یوگینه چاپرے

کچھ لوگ پرماتما کو دھیان کے ذریعے اپنے اندر دیکھتے ہیں، تو دوسرے لوگ گیان کے مطالعہ سے اور کچھ ایسے ہیں جو پھل اور خواہش کے بغیر کرم کرکے دیکھتے

ہیں۔

شلوک 26

اَنیے تو ینوَم اجانَنتح شرتوانییبھیہ اُپاستے
تے، پی چاتِتَر نتییوہ مَرتیم شرتی۔ پرایَنَاح

ایسے بھی لوگ ہیں جو دیویہ گیان (روحانی علم) سے واقف نہیں، لیکن دوسروں سے پرم پرش کے بارے میں سن کر انکی پوجا کرنے لگتے ہیں۔ یہ لوگ بھی حقیقی سادھوں سے سننے کے رحجان کی وجہ سے جنم اور موت کے ساگر سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

شلوک 27

یاوَت سنجایَتے کنچت ستّوم ستھاوَرہ۔ جنگمَم
کشیترہ۔ کشیتر جنہ۔ سمیوگات تدودھی بھرترشبھہ

اے بھارتوں کے سردار! یہ جان لو کہ، ساکن اور غیر ساکن جو بھی تمہیں دکھائی دیتا ہے، وہ کاریہ کشتیر (جسم) اور کشتیر گیہ (جسم کے جاننے والے) کے ملاپ کی وجہ سے ہے۔

شلوک 28

سَمَم سَرویشُو بھوتیشُو تِشٹھنتم پرمیشورَم
وِنَشیَتسواونَشیَنتم یح پشیَتی سہ پشیَتی

جو پرماتما کو ہر جاندار میں برابر دیکھتا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس فانی جسم کے اندر نہ تو آتما، نہ ہی پرماتما کبھی بھی فنا ہوتا ہے، وہی حقیقتاً دیکھتا ہے۔

شلوک 29

سیمَم پَشیَن ہی سَروَترہ سَموَستِھتَم اِیشورَم
نہ ہنستیا تمنا تمانَم تتویاتی پرام گتِم

جو شخص پرماتما کو یکساں ہر جگہ اور ہر جاندار میں دیکھتا ہے، وہ اپنے من کے ذریعے اپنے آپکو نہیں گراتا۔ اسطرح وہ پرم گتی کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 30

پْرَکْرَتْیَیْو چَہ کَرْمانی
کْریَمانانی سَرْوَشَح
یَح پَشْیَتی تَتھاتْمانَم
اَکَرْتارَمْ سَہ پَشْیَتی

وہ یہ دیکھ سکتا ہے کہ تمام کرم جسم کے ذریعے کئے جاتے ہیں، جس کی پیدائش پرکرتی سے ہوئی ہے اور جو دیکھتا ہے کہ آتما کچھ بھی نہیں کرتا، وہی حقیقتاً دیکھتا ہے۔

شلوک 31

یَدا بھوتَہ۔ پْرِتھگ۔ بھاوَمْ
اَیکَہ۔ سْتَھَمْ اَنُپَشْیَتی
تَتَہ ایوَ چَہ وِسْتارَمْ
بْرَہْمَہ سَمْپَدْیَتے تَدا

جب عقلمند انسان مختلف مادی جسموں کی وجہ سے مختلف شناختوں کو دیکھنا بند کر دیتا ہے، اور یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح سے جاندار ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں، تو وہ برہم تتوا کو پاتا ہے۔

شلوک 32

اَنادِتْوانْ نِرْگُنَتْوات
پَرَماتْمایَمْ اَوْیَیَح
شَریرَہ۔ سْتھوْ پی کَوْنْتیَیہ
نَہ کَرُوتی نَہ لِپْیَتے

دائمی نظر والے لوگ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اویناشی آتما روحانی، دائمی اور گنوں سے پرے ہے۔ اے ارجن! مادی جسم سے تعلق کے باوجود بھی آتما نہ تو کچھ کرتی ہے اور نہ ہی او جھل ہوتی ہے۔

شلوک 33

یَتھا سَرْوَہ۔ گَتَمْ سَوْکْشْمیادْ
آکاشَمْ نوپَلِپْیَتے
سَرْوَتْراوَسْتھِتو دیہے
تَتھاتْما نوپَلِپْیَتے

اگرچہ آسمان ہر جگہ موجود ہے، لیکن اپنی سوکشم پرکرتی کی وجہ سے کسی شئے سے نہیں ملتا۔ اسی طرح برہم بھوت میں قائم آتما، جسم میں موجود رہتے ہوئے بھی جسم

سے نہیں ملتی۔

شلوک 34

یَتھا پرَ کاشیتیے یکح کرِتسنَم لوکَم امَ رَوح
کشیترَم کشیتری تتھا کرِتسنَم پرَکاشیتی بھارَ تہ

اے بھرت کے بیٹے! جسطرح سورج اکیلا ہی اس پوری کائنات کو روشن کرتا ہے' اسی طرح جسم کے اندر موجود ایک آتما پورے جسم کو چیتنہ سے روشن کرتی ہے۔

شلوک 35

کشیترَ ہ۔ کشیترجنیورَ ایوَم انترَم جنانہ چکشُشا
بھوتہ۔ پرَکرتی۔ موکشَم چہ یے ودُر یانتی تے پرَم

جو لوگ گیان کی آنکھوں سے جسم اور جسم کے جاننے والے کے فرق کو دیکھتے ہیں اور مادی قدرت کے تعلق سے آزادی کے طریقے کو بھی جانتے ہیں' وہ پرم گتی کو پالیتے ہیں۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "پرکرتی پرم پرش ویوک یوگ" نامی تیرھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے چودھواں

ترگن وبھاگ یوگ

(مادی پرکرتی کی تری گنی مایہ)

شلوک 1

شری- بھگوان اواچہ

پرم بھویہ پروکشیامی جنانانام جنانم اتمم
یج جناتوا منیہ سروے پرام سدھم اتو گتاح

پرم پرش بھگوان نے کہا، اب میں تمھیں سب گیانوں میں سے عظیم ترین گیان بتاؤنگا، جسے جان کر سب رشی منیوں نے پرم سدھی (آخری تکمیل) کو حاصل کیا۔

شلوک 2

ادم جنانم اپاشرتیہ ممہ سادھرمیم آگتاح
سرگے، پی نوپجاینتے پرلیے نہ ویتھنتی چہ

اس گیان میں قائم ہوکر انسان میرے جیسی دیویہ پرکرتی (روحانی فطرت) حاصل کرسکتا ہے۔ اسطرح قائم ہو جانے پر، وہ تخلیق کے وقت پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی آخرت کے وقت پریشان ہوتا ہے۔

شلوک 3

مَمَہ یونِرْ مَہدْبْرَہمَہ تَسمِنْ گرْبھمْ ددھامْیہَمْ

سَمْبَھوح سَرْوہ۔ بھوتانامْ تَتوبَھوتی بھارتہ

اے بھرت کے بیٹے! برہم نامی مکمل مادی (جسمانی) وجود جنم کی ایک وجہ ہے' اور میں اسی برہم کو گربھ (حمل) ٹھراتا ہوں' جس سے تمام جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔

شلوک 4

سَرْوَہ۔ یونِشُوکَونْتیَہ مُورْتیح سَمْبَھوَنْتی یاح

تاسامْ بْرَہمَہ مَہدْیونِرْ اَہمْ بِیجَہ۔ پْرَدح پتا

اے کنتی کے بیٹے! یہ جان لو کہ تمام یونیوں (مخلوقات) میں جتنے بھی شریر (اجسام) ہوتے ہیں ان سب کا جنم میری قدرت سے ہوتا ہے' اور میں ان کا بیج دینے والا باپ ہوں۔

شلوک 5

سَتْوَمْ رَجَس تَمَہ اِتی گُنّاح پْرَکْرِتی۔ سَمْبَھوَاح

نِبَدھنَنْتی مَہا بَاہو دیہے دیہنَمْ اَوْیَیَمْ

اے مضبوط بازو والے ارجن! مادی قدرت تین گنوں پر مشتمل ہے۔ جو ستوہ گن' رجو گن اور تمو گن ہیں۔ جب ازلی جاندار' پرکرتی کے ملاپ سے آتے ہیں' تو وہ ان گنوں سے باندھا جاتا ہے۔

شلوک 6

تَتْرَہ سَتْوَمْ نِرْمَلْتوَاتْ پْرَکَاشَکَمْ اَنَامَیَمْ

سُکھَہ۔ سَنْگینَہ بَدھناتی جْنَانَہ۔ سَنْگینَہ چانَگھَہ

اے بے گناہ ارجن! ان تینوں گنوں میں' ستو گن سب سے پاک اور روشنی دینے والا اور انسان کو تمام گناہوں سے مکت کرنے والا ہے۔ جو لوگ اس گن میں قائم ہوتے ہیں' وہ سکھ اور گیان سے باندھے جاتے ہیں۔

شلوک 7

رَجوراگاتمَکَم ودّھی ترشنٌا۔ سنٌگه۔ سمدبھوم
تن نِبدھناتی کوءنتّییه کرمه۔ سنٌگینه دیہنم

اے کنتی کے بیٹے! رجو گن لامحدود خواہشوں اور لالچ سے پیدا ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے جاندار، مادی پھل آور کرموں سے بندھ جاتے ہیں۔

شلوک 8

تمس تو جنانه۔ جم ودّھی موہنم سروه۔ دیہنام
پرمادالسیه۔ ندرابھس تن نِبدھناتی بھارته

اے بھرت کے بیٹے! تم جان لو کہ اگیان سے پیدا تموگن تمام جانداروں کا موہ ہے۔ اس گن کیوجہ سے پاگل پن، سستی اور نیند پیدا ہوتی ہے، جو جانداروں کو باندھتی ہے۔

شلوک 9

ستوم سکھے سنجیتی رجح کرمنی بھارته
جنانم آورتیه تو تمح پرمادے سنجیتے اته

اے بھرت کے بیٹے! ستو گن انسانوں کو سکھ سے باندھتا ہے۔ رجو گن پھل آور کرموں میں باندھتا ہے اور تمو گن انسان کے گیان کو ڈھک کر اسے پاگل پن سے باندھتا ہے۔

شلوک 10

رجس تمش چابھھویه ستوم بھوتی بھارته
رجح ستوم تمش چئیوه تمح ستوم رجس تتھا

اے بھرت کے بیٹے! بعض اوقات ستوہ گن، رجوگن اور تموگن کو دبا کر حاوی ہو جاتا ہے۔ تو کبھی رجو گن، ستوہ گن اور تموگن کو شکست دے دیتا ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تموگن، ستوہ گن اور رجوگن پر سبقت حاصل کر لیتا ہے۔ اس

طرح ان میں برتری کیلئے مسلسل مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔

شلوک 11

سَروہ۔ دْوارینْشُودیہے،سْمِنْ پْرَکاشہ اُپجایَتے
جْنانمْ یدا تدا ودیاد وورِدھم ستّوم اِتیُتہ

ستوگن کے بڑھنے کا تبھی معلوم ہوتا ہے، جب جسم کے تمام دروازے گیان سے روشن ہو جاتے ہیں۔

شلوک 12

لوبھح پْرورِتِر آرَمبھح کَرمَنامَ اشَمح سْپْرہا
رجسییتانی جایَنتے وِورِدھے بھرتَرشبھہ

اے بھارتیوں کے سردار! جب رجوگن بڑھتا ہے تو شدید لگاؤ، پھل آور کرم، کوشش، خواہش اور لالچ ظاہر ہوتے ہیں۔

شلوک 13

اَپْرَکاشوَ پْرورِتِشْچہ پْرمادو موہہ ایوہ چہ
تَمَسْیے یتانی جایَنتے وِورِدھے کُرو۔ نندنہ

اے کورو نندن! جب تموگن میں اضافہ ہوتا ہے، تو اندھکار، کاہلی، پاگل پن اور موہ ظاہر ہوتے ہیں۔

شلوک 14

یدا ستّوے پْرورِدھے تو پْرلیَم یاتی دیہہ۔ بھرتْ
تدوتَمہ۔ ودام لوکانْ اَملانْ پْرتیپدیتے

جب کوئی ستوگن میں مرتا ہے تو اسے مہارشیوں کے خالص اونچے لوک (بلند سیارے) حاصل ہوتے ہیں۔

شلوک 15

رجسی پْرلیَم گتوا کَرمہ۔ سنگِشُو جایَتے

تَتھا پْرلِینَس تَمَسی
مُوڈھہ۔ یونِشُو جایَتے

جب کوئی رجوگن میں مرتا ہے تو وہ سکام کرم (پھل اور عمل) کرنے والوں کے درمیان جنم لیتا ہے اور جب کوئی تموگن میں مرتا ہے تو وہ جانوروں کی یونیوں میں جنم لیتا ہے۔

شلوک 16

کَرمَنَح سُکرتَسیاہُح
ساتْوِکَم نِرمَلَم پھلَم
رَجَسَس تُو پھلَم دُکھَم
اَجْنانَم تَمَسَح پھلَم

پُنیہ کرم کا پھل شدھ ہوتا ہے اور ستوگن کہلاتا ہے۔ لیکن رجوگن میں کیئے جانے والے کرم کا نتیجہ دکھ ہوتا ہے اور تموگن میں کیئے گئے کرم کا نتیجہ بے وقوفی ہے۔

شلوک 17

سَتْوات سَنْجایَتے جْنانَم
رَجَسو لوبھہ ایوہ چہ
پْرمادہ۔ موہَو تَمَسو
بھَوتَو جْنانَم ایوہ چہ

ستوگن سے سچا گیان پیدا ہوتا ہے، رجوگن سے لوبھ (لالچ) پیدا ہوتا ہے اور تموگن سے کم عقلی، موہ اور اگیان (لاعلمی) پیدا ہوتا ہے۔

شلوک 18

اُوردھوَم گَچّھنتی سَتْوہ۔ ستھا
مَدھیے تِشٹھنتی راجساح
جَگھنیہ۔ گُنہ۔ ورتّی۔ ستھا
ادھو گَچّھنتی تامَساح

ستوگنی لوگ رفتہ رفتہ بلند سیاروں میں جاتے ہیں۔ رجوگنی اسی دنیا میں رہ جاتے ہیں اور جو نفرت انگیز تموگن میں قائم ہیں، وہ نیچے نرک لوکوں (جہنموں) میں جاتے ہیں۔

شلوک 19

نانیَم گُنیبھیح کرتارَم
یَدا درشْٹانُپشیَتی
گُنیبھیش چہ پرَم ویتّی
مَد۔ بھاوَم سو دھگَچّھتی

جب کوئی یہ اچھی طرح جان لیتا ہے کہ تمام سرگرمیاں پرکرتی کے تینوں گنوں کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرتا اور جب وہ بھگوان کو جان لیتا ہے' جو ان تینوں گنوں سے پرے ہے' تو وہ میرے دیویہ پربھاؤ (روحانی قدرت) کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 20

گنان ایتان اتیتیہ ترین دیہی دیہہ۔ سمدبھوان
جنمہ۔ مرتیو۔ جرا۔ دکھئیر ومکتو مرتم اشنتے

جب جاندار مادی جسم سے متعلق ان تینوں گنوں کو پار کرنے کے لائق ہو جاتا ہے' تو وہ جنم' موت اور بڑھاپے کے دکھوں سے مکت ہو کر اسی زندگی میں امرت کا آنند پا سکتا ہے۔

شلوک 21

ارجنہ اواچہ

کئیر لنگئیس ترین گنانیتان اتیتو بھوتی پربھو
کم آچارح کتھم چئیتامس ترین گنان اتورتتے

ارجن نے پوچھا؟ اے میرے پیارے بھگوان! جو ان تینوں گنوں سے پرے ہے' وہ کن علامتوں کے ذریعے جانا جاتا ہے؟ اس کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ پرکرتی کے گنوں کو کس طرح پار کرتا ہے؟

شلوک 25-22

شری۔ بھگوان اواچہ

پرکاشم چہ پرورتم چہ موہمیوہ چہ پانڈوہ
نہ دویشٹی سمپرورتانی نہ نورتانی کانکشتی
اداسینہ۔ وداسینو گنئیر یونہ وچالیتے
گنا ورتنتہ اتییوم یو وتشٹھتی نینگتے
سمہ۔ دکھہ۔ سکھح۔ سوہ۔ ستھح سمہ۔ لوشٹاشمہ۔ کانچنح
تلیہ۔ پریاپریو دھیرس تلیہ۔ نندا تمہ۔ سمستتح

مَانَاپَمَانیوسْ تُلْیَسْ تُلیوْمِتْرارِی- پَکْشَیوحْ
سَرْوارَمْبھَہ- پَرِتیَاگِی گُنَاتِیتَح سَہ اُچیَتے

پرم پرش بھگوان نے کہا' اے پانڈو! جو پرش لگاؤ اور وہم کے موجود ہونے پر نہ تو ان سے نفرت کرتا' اور نہ غائب ہوجانے پر ان کی خواہش کرتا ہے' جو مادی گنوں کے ان تمام عمل و رد عمل کے دوران نہ ڈگمگاتا اور نہ ہی پریشان ہوتا ہے' اور یہ جان کر کہ صرف گن ہی سرگرم ہیں' ہمیشہ غیرجانبدار اور روحانی بنا رہتا ہے' جو اپنے آپ میں قائم رہتا ہے' اور سکھ اور دکھ کو ایک جیسا مانتا ہے' جو مٹی کے ڈھیلے' پتھر اور سونے کو برابر سمجھتا ہے' جو پسندیدہ اور ناپسندیدہ کو یکساں سمجھتا ہے' جو مستحکم ہے اور برائی اور تعریف' عزت اور ذلت میں سمان رہتا ہے' جو دوست اور دشمن کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھتا ہے اور جس نے سب مادی کرموں کو چھوڑ دیا ہے' ایسا شخص قدرت کے گنوں سے آزاد کہلاتا ہے۔

شلوک 26

مَامْ چَہ یوْ وْیَبھِچَارِینْیَہ بھَکْتی- یوْگینَہ سیوَتے
سَہ گُنَانْ سَمَتِیتْیَے تَانْ بْرَہْمَہ- بھُیَایَہ کَلْپَتے

جو تمام صورتوں میں پوری طرح بھگتی میں لگا رہتا ہے' وہ فوراً ہی مادی قدرت کے تینوں گنوں سے پرے ہوجاتا ہے اور اسطرح برہم کے درجے کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 27

بْرَہْمَنوْ ہِی پْرَتِشْٹھَاہَمْ اَمْرِتَسْیَاوْیَیَسْیَہ چَہ
شَاشْوَتَسْیَہ چَہ دھَرْمَسْیَہ سُکھَسْیَیکَانْتِکَسْیَہ چَہ

اور میں ہی اس نراکار (غیر شخصی) برہم کی بنیاد ہوں' جو امر' اویناشی اور دائمی ہے اور پرم سکھ کی فطری حالت ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا "ترگن وبھاگ یوگ" نامی چودھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے پندرھواں

پرشوتم یوگ
(پرم پرش کا یوگ)

شلوک 1

شری۔ بھگوان اواچہ

اُردھوہ۔ مُولم ادھح۔ شاکھم
اشوتھم پراہر اویییم
چھندامسی یسیہ پرنانی
یس تم ویدہ سہ ویدہ۔ وت

پرم پرش بھگوان نے کہا، کہا جاتا ہے کہ ایک اونیاشی پیپل کا درخت ہے جسکی جڑیں اوپر کیطرف ہیں اور شاخیں نیچے کی طرف اور وید منتر جسکے پتے ہیں۔ جو اس درخت کی حقیقت کو جانتا ہے، وہ ویدوں کو جاننے والا ہے۔

شلوک 2

ادھش چوردھوم پرسرتاس تسیہ شاکھا
گنہ پرورردھا وشیہ۔ پرواالاح
ادھش چہ مُولانی انسنتتانی
کرمانبندھینی منشیہ۔ لوکے

مادی قدرت کے تینوں گنوں سے نشوونما پاکر، اس درخت کی شاخیں اوپر اور نیچے سب طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کی ڈالیاں اندریہ وشیہ (حواسوں کے objects) ہیں اور انسانی سماج کے پھل اور کرموں کو باندھنے والی اس کی جڑیں نیچے کیطرف پھیلی ہوئی ہیں۔

شلوک 3-4

نَہ رُوپَمَ اَسْیَیہَہ تَتھوپَلَبْھیَتے
نَانْتونَہ چَادِرْنَہ چَہ سَمپْرَتِشْٹھَا
اَشْوَتْھَمْ اَنَمْ سُو۔ وِرُوڈْھَہ۔ مُولَمْ
اَسَنْگَہ۔ شَسْتْرینَہ دِرْڈْھینَہ چھتْوَا

تَتَھا پَدَمْ تَتْ پَرِمَارْگِتْوَیَمْ
یَسْمِنْ گَتَا نَہ نِورْتَنْتِی بھُویَح
تَمیوہ چَادیَمْ پُرُشَمْ پَرپَدْیَے
یَتَح پَرُورِتْح پَرسْرِتَا پُرانِی

اس سنسار میں اس درخت کی اصلی صورت نہیں دیکھی جاسکتی۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ اس کی ابتدا، اس کی انتہا اور اسکی بنیاد کہاں ہے، لیکن پکے ارادے سے انسان اس دنیاوی درخت کو بیراگ روپی شستر (ترک تعلق کے ہتھیار) کے ذریعے کاٹ گرائے۔ اس کے بعد اسے ایسی جگہ کی کھوج کرنی چاہئے، جہاں جاکر لوٹنا نہ پڑے، اور جہاں اپنے آپ کو اس پرم پرش بھگوان کے حوالے کرے، جن سے ازل سے ہی ہر شئے کی شروعات اور پھیلاؤ ہوتا آیا ہے۔

شلوک 5

نِرْمَانَہ۔ مَوہَا جِتَہ۔ سَنْگَہ۔ دوشَا
اَدْھیَاتمَہ۔ نِتیَا وِنِورْتَہ۔ کَامَاح
دونْدْوَیْرُ وِمُکْتَاح سُکھَہ۔ دُکھکھَہ۔ سَمنْجْنَیْرْ
گچھَنْتی اَمُوڈْھَاح پَدَمَ اَوْییَمْ تَتْ

جو جھوٹے وقار، مایا اور جھوٹی سنگت سے آزاد ہیں، جو ابدیت (لازوال) کو سمجھتے ہیں، جن کی تمام مادی خواہشات ختم ہوگئی ہیں، جو سکھ دکھ کے فریب سے آزاد ہیں اور اپنے آپکو پرم پرش بھگوان، کے حوالے کرنا جانتے ہیں، وہ ابدی دھام کو حاصل کرتے ہیں۔

شلوک 6

نَہ تَدْبَھاسَیَتے سُورْیو
نَہ شَشَانْکونَہ پَاوَکَح
یَدْگَتْوَانَہ نِورْتَنْتے
تَدْدھَامَہ پَرَمَمْ مَمَہ

میرا پرم دھام، نہ تو سورج یا چاند سے روشن ہوتا ہے، اور نہ آگ یا بجلی سے۔ جو انسان اسے حاصل کرتے ہیں، وہ اس مادی دنیا میں پھر سے لوٹ کر نہیں آتے۔

شلوک 7

مَمَیْوَامشو جیوَہ۔ لوکے جیوَہ بھوتح سَناتَنح
مَنح۔ شَشٹھانیندریانی پرکرتی۔ ستھانی کرشتی

اس فانی دنیا میں سارے جاندار، میرے سناتن انس (دائمی حصے) ہیں۔ اس دنیاوی زندگی کی وجہ سے وہ چھ اندریوں سے شدید جدوجہد کر رہے ہیں، جن میں من بھی شامل ہے۔

شلوک 8

شَریرَم یَدَاواپنوتی یَچّاپیُتکرامتیشورح
گرہیتوئیتانی سَمیاتی وایُرگندھانَواشیات

مادی سنسار میں جاندار زندگی کو اپنے کئی تصورات سے ایک جسم سے دوسرے جسم میں لے جاتا ہے، جسطرح ہوا خوشبو کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔ اس طرح وہ ایک قسم کا جسم اپناتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر دوسرا جسم اپنالیتا ہے۔

شلوک 9

شروترم چکشح سپرشنم چہ رسنم گھرانم ایوہ چہ
ادھشٹھایہ منش چایم وشیان اپسیوتے

اس طرح جاندار، دوسرا فانی جسم اپنانے پر خاص قسم کے کان، آنکھ، زبان اور چھونے کی اندریہ حاصل کرتا ہے، جو من کے چاروں طرف ہوتے ہیں۔ اسطرح وہ خاص اندریہ وشیہ کے گروہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

شلوک 10

اُتکرامنتم ستھتم واپی بھنجانم وا گناَنوتم
ومُوڈھا نانُپشینتی پشینتی جنانہ۔ چکشُشح

کم عقل لوگ نہ تو سمجھ سکتے ہیں کہ جاندار کیسے اپنا جسم چھوڑتا ہے، نہ ہی وہ سمجھ سکتے ہیں کہ مادی قدرت کے گنوں کے زیر اثر وہ کس طرح کے جسم کو بھوگتا ہے۔

لیکن جن کی آنکھیں گیان سے روشن ہیں، وہ یہ سب دیکھ سکتا ہے۔

شلوک 11

یَتَنتو یو گنش چَئینم پشینتی اتمنیو ستھتم
یَتنتنتو، پیکر تا تمانو نئینم پشینتی اچیتسح

خود شناس، ابھیاس کرنے والے، یہ سب صاف صاف دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن جن کے من تربیت یافتہ نہیں ہیں، اور جو خود شناس نہیں ہیں، وہ کوشش کر کے بھی یہ دیکھ نہیں پاتے کہ کیا ہو رہا ہے۔

شلوک 12

یدادتیہ۔ گتم تیجو جگد بھاسیتیٔ کھلم
یچ چندر مسی یچ چاگنوء تت تیجو ودھی مامکم

سورج کی روشنی جو سارے سنسار کے اندھکار کو دور کرتی ہے، مجھ سے ہی نکلتی ہے۔ چاند اور آگ کی روشنی بھی مجھ سے ہی ہے۔

شلوک 13

گام آوشیہ چہ بوتانی دھاریامیہم اوجسا
پشنامی چوء شدھیح سرواح سومو بھوتوا رساتمکح

میں ہر لوک میں داخل ہوتا ہوں اور میری طاقت سے سارے لوک محور میں رہتے ہیں۔ میں چاند بن کر سارے نباتات (سبزہ) کو زندگی کا رس مہیا کرتا ہوں۔

شلوک 14

اہم ویشوانر و بھوتوا پرانینام دیہم آشر تح
پرانا پانہ۔ سمایکتح پچامینم چتر۔ ودھم

میں سب جانداروں کے جسموں میں، ہاضمہ کی آگ ہوں اور میں پران اور اپان وایو (باہر اور اندر جانے والی سانس) میں رہ کر چار اقسام کے خوراک کو ہضم کرتا ہوں۔

شلوک 15

سَروَسیہ چاہَم ہِردی سَنّوِشٹو مَتّح سمرتِر گیانَم اَپوہَنَم چہ
ویدَئیش چہ سَروَئیر اہَم ایوہ ویدیو ویدانتہ۔ کرِد ویدہ وِد ایوہ چاہَم

میں ہر جاندار کے دل میں بیٹھا ہوں، اور مجھ سے ہی یاداشت، علم اور بھول آتی ہیں۔ میں ہی تمام ویدوں کے ذریعے جاننے کے لائق ہوں۔ بے شک میں ویدانت کا ظاہر کرنے والا اور تمام ویدوں کو جاننے والا ہوں۔

شلوک 16

دواو موء پرشوء لوکے کشرَش چاکشرَ ایوہ چہ
کشرح سروانی بھوتانی کوٹہ۔ ستھو، کشرَ اچیتے

جاندار دو قسم کے ہیں، ایک کشر (فانی) اور دوسرا اکشر (لافانی)۔ اس مادی سنسار میں ہر جاندار کشر ہوتا ہے اور روحانی دنیا میں ہر جاندار اکشر کہلاتا ہے۔

شلوک 17

اُتّمح پرشس تونیح پرماتمیتیداہرتح
یو لوکہ۔ تریَم آویشیہ بِبھرتیویَیَ اشورح

ان دونوں کے علاوہ ایک پرم پرش (عظیم ترین شخصیت) پرماتما ہیں، جو برائے راست اویناسی بھگوان ہیں، اور جو تینوں لوک میں داخل ہو کر سب کو برقرار رکھتے ہیں۔

شلوک 18

یسمات کشرَم اتیتو، ہم اکشرَ ادپی چوتّمح
اتو، سمی لوکے ویدے چہ پرتھتح پرشوتّمح

چونکہ میں کشر اور اکشر (فانی اور لافانی) دونوں سے پرے ہوں اور چونکہ میں عظیم ترین ہوں، اس لئے میں اس جگت میں اور ویدوں میں پرم پرش کے روپ سے مشہور ہوں۔

شلوک 19

یَوْمَامَ اَیوَمْ اَسمَوْڈَھو جَانَاتی پُرشَوتَمَمْ
سَہ سَروِہ۔ ودبَھجَتی مَامْ سَروَہ۔ بَھاوینَہ بَھارَتَہ

اے بھرت کے بیٹے! جو کوئی بھی بغیر شک کے مجھے پرم پرش بھگوان کے روپ میں جانتا ہے' وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ اسلئے وہ شخص اپنے آپکو مکمل طور پر میری بھگتی سیوا میں لگاتا ہے۔

شلوک 20

یَوْمَامَ اَیوَمْ اَسمَوْڈَھو جَانَاتی پُرشَوتَمَمْ
سَہ سَروِہ۔ ودبَھجَتی مَامْ سَروَہ۔ بَھاوینَہ بَھارَتَہ

اے نشپاپ ارجن! یہ ویدک شاستروں کا نہایت رازدارانہ حصہ ہے' جسے میں نے ابھی تم پر ظاہر کیا ہے۔ جو کوئی اسے سمجھتا ہے' وہ عقلمند ہو جائے گا اور اس کی کوششیں تکمیل پائیں گی۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "پرشوتم یوگ" نامی پندرھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے سولھواں

دیو اسر سنپدی وبھاگ یوگا

(دیوی اور اسوری سبھاؤ)

شلوک 3-2-1

شری۔ بھگوان اواچہ

ابھیَم ستّوہ۔ سمشدھر جنانہ۔ یوگہ۔ ویوستھتح
دانم دمش چہ یجنش چہ سوادھیایس تپہ آرجوم
اہمسا ستیم اکرودھس تیاگح شانتر اپئیشنم
دیا بھوتیشو لولپتوم ماردوم ہریر اچاپلم
تیجح کشما دھرتح شوءچم ادروہو ناتی۔ مانِتا
بھونتی سمپدم دئیویم ابھجاتسیہ بھارتہ

پرم پرش بھگوان نے کہا‘ اے بھرت کے بیٹے! بے خوفی‘ اپنے وجود کی پاکیزگی‘ روحانی گیان کی نشوونما‘ دان (سخاوت)‘ حواسوں پر قابو‘ یگیہ سرانجام دینا‘ ویدوں کا مطالعہ‘ تپسیہ (ریاضت)‘ سادگی‘ آہنسا (عدم تشدد)‘ سچائی‘ غصہ سے نجات‘ تیاگ (ترک)‘ شانتی‘ نکتہ چینی سے گریز کرنا‘ جانداروں پر رحم‘ لالچ کا نہ ہونا‘ شفقت‘ حیا‘ پکا ارادہ‘ طاقت‘ معاف کرنا‘ دھیرج (برداشت)‘ صفائی‘ حسد (جلن) اور عزت کی خواہش سے نجات‘ یہ ساری روحانی خصوصیات ہیں‘ جو دیویہ (فرشتہ

صفت) انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔

شلوک 4

دَمبھودرپو بِھمانش چہ کرودھح پارشیمیوہ چہ
اجنانم چابھجاتسیہ پارتھہ سمپدم آسرینم

اے پرتھا کے بیٹے! غرور، گھمنڈ، ابھیمان، کرودھ، سخت کلامی، اگیانتا (جہالت)۔یہ اسوری سوبھاؤ (شیطانی فطرت) والے کے گن کی (خاصیت) ہیں۔

شلوک 5

دَئیوِی سمپدو موکشایہ نِبندھایاسری متا
ماشچہ سمپدم دئیوِینم اِبھجاتو سی پانڈوہ

روحانی گن (خاصیت) نجات دلانے والی، جبکہ اسوری (شیطانی) خاصیتیں بندھن میں ڈالنے والی ہیں۔ اے پانڈو کے بیٹے! تم فکر مت کرو، کیونکہ تم روحانی خاصیت لے کر پیدا ہوئے ہو۔

شلوک 6

دووِ بھوتہ۔ سرگوءِ لوکے سمِن دَئیوہ آسرہ ایوہ چہ
دئیوو وِستر شح پروکتہ آسرم پارتھہ مے شرنو

اے پرتھاکے بیٹے! اس دنیا میں دو اقسام کی مخلوق ہیں۔ ایک کو روحانی اور دوسرے کو اسوری (شیطانی) کہتے ہیں۔ میں پہلے ہی تفصیل سے تمھیں روحانی گن بتا چکا ہوں۔ اب مجھ سے اسوری گنوں کے بارے میں سنو۔

شلوک 7

پروِرتِم چہ نِورتِم چہ جنانہ ودر آسراح
نہ شوءِ چم ناپی چاچارو نہ ستیم تیشو ودیتے

اسوری گنوں والے انسان نہیں جانتے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ان میں نہ تو صفائی، نہ نیک اعمال اور نہ ہی سچائی پائی جاتی ہے۔

شلوک 8

اَستیَم اَپرَتِشٹھم تے جَگدآہُر اَنیشورَم
اَپرَسپرَہ۔ سمبھوتم کِم اَنیت کامہ۔ ہَیتُکم

وہ کہتے ہیں کہ یہ دنیا مِتھیہ (غیر حقیقی) ہے' اسکی نہ تو کوئی بنیاد ہے' اور نہ ہی کوئی ایشور ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ جنسی خواہش سے پیدا ہوتی ہیں اور ہوس کے علاوہ اسکی کوئی دوسری وجہ نہیں ہے۔

شلوک 9

اَیتام درشٹم اَوشٹبھیہ نَشٹآتمانو' لپہ۔ بُدھیَح
پَربھونتیُگرہ۔ کَرمانَح کشَیایہ جگتو' ہِتاح

ایسے نتائج کی پیروی کرتے ہوئے' اسوری فطرت کے لوگ جنھوں نے آتما گیان کھو دیا ہے' اور جو بے عقل ہیں' وہ ایسے غیر مفید اور دہشت ناک کاموں میں مصروف رہتے ہیں' جو اس دنیا کو تباہ کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔

شلوک 10

کامم آشرِتیہ دُشپورَم دَمبھہ۔ مانہ۔ مَدانوِتاح
موہادگرہیتوا اسد۔ گراہان پرورتنتے' شُچی۔ ورتاح

کبھی نہ مطمئن ہونے والی ہوس کی پناہ لے کر' غرور اور جھوٹے ابھیمان کے نشے میں ڈوبے ہوئے' اسوری لوگ اس طرح مایا میں پھنس کر' ہمیشہ عارضی اشیاء سے گرویدہ ہو کر ناپاک کام کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

شلوک 11-12

چنتام اَپرمییام چہ پرلَیانتام اُپاشرِتاح
کاموپبھوگہ۔ پرَما ایتاودِ اِتی نِشچتاح
آشا۔ پاشہ۔ شتَیئیر بَدھاح کامہ۔ کرودھہ۔ پرایناح
ایہنتے کامہ۔ بھوگارتھم اَنیاییِنارتھہ۔ سنچیان

وہ مانتے ہیں، کہ زندگی کے آخری وقت تک اندریہ ترپتی کرنا ہی انسانوں کا بڑا مقصد ہے، اس طرح زندگی کے آخر تک ان کی پریشانیوں کا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا۔ ہزاروں خواہشوں میں قید ہو کر ہوس اور غصے میں کھو کر، تسکین نفس کیلئے غیر قانونی طریقے سے دولت کماتے ہیں۔

شلوک 13-15

اِدَمَ اَدیہ مَیا لَبدَھمَ اِمَمْ پْرَ پسیے مَنورَتھمْ
اِدَمَ اَستِیدَمَ اَپی مے بھوشیَتی پُنَر دھنَمْ
اَسَو مَیا ہَتح شترُ ہنِشیے چا پَرانَ اَپی
اِشوَرو ہَمَ اہَم بھوگی سِدھو ہَم بَلوانَ سُکھی
آڈھیو بھِجنوانَ اَسمی کو نیو ستی سدرِشو مَیا
یَکشیے داسیامی مودِشیہ اِتیَجنانہ۔ وِموہتاح

آسوری شخص سوچتا ہے کہ "آج میں نے اتنی دولت پائی ہے، اور میرے منصوبوں سے اس سے بھی زیادہ حاصل کروں گا۔ اس وقت میرے پاس اتنی دولت ہے، لیکن مستقبل میں یہ بڑھ کر اور زیادہ ہوجائے گی۔ وہ میرا دشمن ہے، میں نے اسکو مار دیا ہے اور میرے دوسرے دشمن بھی مارے جائیں گے۔ میں سب کا مالک ہوں، میں بھوگتا (لطف اٹھانے والا) ہوں، میں کامل ہوں، طاقتور اور خوش ہوں۔ میں دولت مند ہوں اور دولت مند رشتے داروں سے گھرا ہوا ہوں۔ میرے برابر طاقتور اور خوش کون ہے! میں یگیہ کروں گا، میں دان دونگا اور اسطرح میں موج کروں گا"۔ اس طرح ایسے لوگ لاعلمی کی وجہ سے فریب میں رہتے ہیں۔

شلوک 16

اَنیکہ۔ چتّہ۔ وبھرانتا موہہ۔ جالہ۔ سماورِتاح
پْرَسکتاح کامہ۔ بھوگیشو پتنتی نرکے، شچوء

اس طرح سے مختلف قسم کی پریشانیوں میں الجھ کر اور مایا جال میں بندھ کر، شدید طور پر اندریہ ترپتی میں پھنس جاتے ہیں اور نرک میں جا گرتے ہیں۔

شلوک 17

آتمہ- سمبھاوِتاح ستبدھا　　دھنہ- مانہ- مدانوِتاح

یجنتے نامہ- یجنئیس تے　　دمبھیناودھی- پوروکم

خود کو افضل ماننے والے، اور ہمیشہ گھمنڈ کرنے والے، دولت اور جھوٹے وقار کے فریب میں بندھے ہوئے لوگ کسی قاعدے قوانین کی پیروی کئے بغیر، باز اوقات بڑے ہی فخر سے نام نہاد یگیہ کرتے ہیں۔

شلوک 18

اہنکارم بلم درپم　　کامم کرودھم چہ سمشرِتاح

مام آتمہ- پرہ- دیہیشو　　پردوشنتو بھیسوئیکاح

جھوٹی انا، طاقت، گھمنڈ، ہوس اور غصے سے موہیت ہوکر آسوری لوگ اپنے اور دوسروں کے اجسام میں قائم مجھ بھگوان سے حسد کرتے ہیں اور اصلی دھرم کی نندا (بدنام) کرتے ہیں۔

شلوک 19

تان اہم دوِشتح کروران　　سمسارینشو نرادھمان

کشپامی اجسرم اشبھان　　آسوریشو یونیشو

جو لوگ حاسد اور ظالم ہیں، اور حقیر ترین ہیں، انھیں میں مختلف اسوری یونیوں میں مادی دنیا کے سمندر میں ڈالتا رہتا ہوں۔

شلوک 20

آسوریم یونِم آپنا　　موڈھا جنمنی جنمنی

مام اپراپئیوہ کونتیہ　　تتو یانتیدھمام گتم

اے کنتی کے بیٹے! ایسے اشخاص اسوری یونیوں میں بار بار جنم لیتے ہوئے کبھی بھی مجھ تک نہیں پہنچ پاتے۔ وہ آہستہ آہستہ نہایتی نفرت انگیز حالت میں دھنستے جاتے ہیں۔

شلوک 21

ترِی- ودھم نرکسیئیدم دوارم ناشنم آتمنح
کامح کرودھس تتھا لوبھس تسمادا یتت تریم تیجیت

کام، کرودھ، اور لوبھ یہ تینوں آتما کو پستی میں لے جانے کیلئے نرک کے دروازے ہیں۔ اسلیئے انسان کو ان تینوں کا تیاگ کرنا چاہیئے۔

شلوک 22

اینتیئیز ومُکتح کوء نتیئیہ تموُ- دوارئیس تربھر نرح
آچرتیا تمنح شریئیس تتو یاتی پرام گتِم

اے کنتی کے بیٹے! جو شخص ان تینوں نرک کے دروازوں سے بچتا ہے، وہ ایسے کرم کرتا ہے، جو آتما ساکشاتکار (خود شناسی) کیطرف لے جانے والے ہیں، اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ پرم گتی کو پالیتا ہے۔

شلوک 23

یح شاستره- ودھم اُتسرجیہ ورتتے کامہ- کارتح
نہ سہ سِدھم اواپنوتی نہ سکھم نہ پرام گتِم

جو انسان شاستر ودھی (شاستروں کے اصول) کو چھوڑ کر، اپنی مرضی کے مطابق کرم کرتا ہے، وہ نہ تکمیل کو، نہ سکھ اور نہ ہی پرم گتی کو پاتا ہے۔

شلوک 24

تسماچ چھاسترم پرماتم تے کاریا کاریہ- ویوستھتوء
جنا توا شاستره- ودھانو کتم کرمہ کرتم اہارہسی

لہٰذا انسان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ شاستروں کے اصولوں کے مطابق کیا فرض ہے اور کیا فرض نہیں ہے۔ اسے ایسے قاعدے اور قوانین کو جان کر عمل کرنا چاہیئے، جس سے وہ رفتہ رفتہ بلندی کو پاسکے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "دیو اسر سنپادی وبھاگ یوگ" نامی سولہواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے سترھواں

شردھا تریوی وبھاگ یوگ
(شردھا کے تین بھید)

شلوک 1

اَرجُنہ اُواچہ

یے شاستر وِدھِم اُتسرجیہ یَجنتے شردھیانوِتاح
تیشام نِشٹھا تُو کا کرشنہ ستّوم آہو رجس تمح

ارجن نے پوچھا، اے کرشن! انکا کیا مقام ہے جو شاستروں کے اصولوں کی پیروی نہیں کرتے، لیکن اپنے خیال کے مطابق پوجا کرتے ہیں؟ کیا وہ ستو گن (نیکی کی صفت)، رجو گن (ہوس کی صفت) یا تمو گن (جہالت کی صفت) میں ہیں؟

شلوک 2

شری بھگوان اُواچہ

تری وِدھا بھوتی شردھا دیہنام سا سوبھاوہ جا
ساتوکی راجسی چَیوہ تامسی چیتی تام شرنو

پرم پرش بھگوان نے کہا، بندھ آتما کی شردھا قدرت کے گنوں کے مطابق تین اقسام کی ہوتی ہے، یعنی ستوگنی، رجوگنی، اور تموگنی۔ اب اس کے بارے میں سنو۔

شلوک 3

ستوانروپا سروسیہ   شردھا بھوتی بھارتہ
شردھا۔ میو یم پرشو   یو ینچ۔ چھردھح سہ ایوہ سح

اے بھرت کے بیٹے! قدرت کے مختلف گنوں کے زیر اثر اپنی اپنی فطرت کے مطابق ہر انسان خاص طرح کی شردھا ظاہر کرتا ہے۔ اپنے حاصل کئے ہوئے گنوں کے مطابق، جاندار خاص شردھا رکھتے ہیں۔

شلوک 4

یجنتے ساتوکا دیوان   یکشہ۔ رکشامسی راجساح
پریتان بھوتہ۔ گنامش چانیے   یجنتے تامسا جناح

ستوگنی (نیک) انسان دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں، رجوگنی (ہوس آمیز) راکشش (شیطان) کی پوجا کرتے ہیں، اور تموگنی (جہالتی) بھوتوں اور بدروحوں کی پوجا کرتے ہیں۔

شلوک 5-6

اشاسترہ۔ وہتم گھورم   تپینتے یے تپو جناح
دمبھاہنکارہ۔ سمیکتاح   کامہ۔ راگہ۔ بلانوتاح
کرشینتح شریزہ۔ ستھم   بھوتہ گرامم اچیتسح
مام چئیوانتح شریزہ۔ ستھم   تان ودھیاسرہ۔ نشچیان

جو لوگ غرور و انا سے کام کرتے ہوئے، شاستروں (الہامی کتب) کے اصولوں کے خلاف کڑی تپسیہ (ریاضت) کرتے ہیں، جو ہوس اور وابستگی سے ترغیب پاتے ہیں، جو مورکھ (احمق) ہیں اور جو جسم کے مادی عناصر کو اور جسم میں قائم پرماتما روح اعظم) کو کشٹ (اذیت) پہنچاتے ہیں، وہ اسر (شیاطین) کہلاتے ہیں۔

شلوک 7

آہارس توپی سروسیہ تری۔ ودھوبھوتی پریہ
یجنس تپس تتھا دانم تیشام بھیدم امم شرنو

یہاں تک کہ جو بھی خوراک انسان پسند کرتا ہے وہ بھی مادی قدرت کے تینوں گنوں کے مطابق تین اقسام کی ہوتی ہیں۔ ویسے ہی یگیہ (قربانی)، تپسیہ (ریاضت)، اور دان (سخاوت) بھی تین تین اقسام کی ہوتی ہیں۔ اب انکے امتیاز کے بارے میں سنو۔

شلوک 8

آیہ۔ ستوہ۔ بلاروگیہ۔ سکھہ۔ پریتی۔ ووردھناح
رسیاح سنگدھاح ستھرا ہردیا آہاراح ساتوکہ۔ پریاح

جو خوراک ساتوک (نیک) لوگوں کو پسند ہے، وہ زندگی کا معیار بڑھانے والی ہے، زندگی کو پاک کرنے والی ہے اور طاقت، صحت، خوشی اور تسکین دینے والی ہے۔ ایسی خوراک، رسیلی، چکنی، صحت بخش اور دل خوش کن ہوتی ہے۔

شلوک 9

کٹوملہ۔ لوناتیوشنہ۔ تیکشنہ۔ روکشہ۔ وداہنح
آہارا راجیس یشٹا دکھہ۔ شوکامیہ۔ پرداح

بہت زیادہ کڑوے، کھٹے، نمکین، گرم، چٹ پٹے، سوکھے اور جلن کرنے والی خوراک رجوگنی (ہوس آمیز) لوگوں کو پسند ہوتی ہیں۔ ایسے کھانے دکھ، مصیبت اور بیماری کا سبب ہوتے ہیں۔

شلوک 10

یاتہ۔ یامم گتہ۔ رسم پوتی پریوشتم چہ یت
اچھشتم اپی چامیدھیم بھوجنم تامسہ۔ پریم

کھانے سے تین گھنٹے پہلے کی تیار کی گئی خوراک، بے لذت، گلی سڑی، باسی، پکی کچی

اور ممنوع خوراک تامسی (جاہل) لوگوں کو پسند ہوتی ہے۔

شلوک 11

اَپھلاکانکشبھِر یگنو
ودھی۔ دِشٹو یَہ اجیتے
یشٹویم ایویتی منح
سَمادھایَہ سَہ ساتوِکَح

یگیوں میں وہ ہی یگیہ ستوگنی ہوتا ہے جو شاستر ودھی کے مطابق فرض سمجھ کر' وہ لوگ سرانجام دیتے ہیں جنھیں پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔

شلوک 12

اَبھِسندھایہ تو پھلم
دمبھارتھم اَپی چَئیوَہ یَت
اِجیتے بھرتَہ۔ شریشٹھَہ
تم یگیَم وِدھی راجسَم

لیکن' اے بھارتیوں کے سردار! جو یگیہ کسی مادی فائدے کے لئے' یا غرور کی وجہ سے کیا جاتا ہے' اسے راجسک (ہوس آمیز) جانو۔

شلوک 13

ودھی۔ ہینَم اَسرِشٹانّم
منترہ۔ ہینَم اَدکشنَم
شردھا۔ ورہتم یگیَم
تامسَم پَرِچکشتے

جو یگیہ شاستروں کی ہدایت کی پروا کئے بغیر' پرشاد (روحانی کھانا) بانٹے بغیر' ویدک منتروں کا جاپ کئے بغیر' برہمنوں کو دان دیئے بغیر' اور شردھا کے بغیر سرانجام دیا جاتا ہے' وہ تامسک (جہالتی) سمجھا جاتا ہے۔

شلوک 14

دیوَہ۔ دوِجَہ۔ گرو پراجنَہ
پوجنَم شوچم آرجَوَم
برہمچریَم اہنسا چَہ
شاریرَم تپہ اُچیتے

پرم پرش بھگوان' برہمنوں' روحانی گرو اور ماں باپ جیسے بزرگوں ان سب کی پوجا' صفائی' سادگی' برہمچاریہ اور اہنسا (عدم تشدد)' یہ تمام جسم کی تپسیہ (ریاضت) ہیں۔

شلوک 15

اَنُدوِیگَه- کَرَم واکیَم ستیَم پریه- ہتم چه یَت
سواد ھیایابھیسنم چئیوه وانُ- مَیم تپه اچیتے

سچے، خوشگوار، مفید اور دوسروں کو پریشان نہ کرنے والے الفاظ بولنا اور ویدک ادب کی باقاعدہ ابھیاس کرنا، یہی زبان کی تپسیہ ہے۔

شلوک 16

مَنح- پرسادح سوء میتوم موءنم آتمه- ونگرہح
بھاوه- سمشدھرا اتیپتت تپو مانسم اچیتے

اور تسکین، سادگی، سنجیدگی، ضبط نفس اور جیون کی پاکیزگی، یہ من کی تپسیہ ہیں۔

شلوک 17

شردھیا پریا تپتم تپس تت تری- ودھم نرئیح
اپھلاکانکشبھر یکتئیح ساتوکم پرچکشتے

مادی فوائد کی توقع نہ کرنے والے پرمیشور میں مشغول انسانوں کے ذریعے روحانی شردھا کے ساتھ یہ تین طرح کی تپسیہ، ساتوک تپسیہ کہلاتی ہیں۔

شلوک 18

ستکاره- مانه- پوجارتھم تپو دمبھینه چئیو یت
کریتے تدابه پروکتم راجسم چلم ادھروم

جو تپسیہ غرور سے، عزت، نیک نامی اور پوجا کرانے کیلئے کی جاتی ہے، وہ راجسک کہلاتی ہے۔ وہ نہ تو مستقل ہوتی ہے نہ پائیدار۔

شلوک 19

موڈھه- گراہیناتمنو یت پیڈیا کریتے تپح
پرسیوتسادنارتھم وا تت تامسم اداہرتم

حماقت سے اور اپنے آپکو شدید اذیت پہنچاکر یا دوسروں کو تباہ یا زخمی کرانے کیلئے جو

تپسیہ کی جاتی ہے، وہ تامسی کہلاتی ہے۔

شلوک 20

داتویَمِاتی یَددانَمْ — دییَتےٗ نُپکارِنےٗ
دیشَے کالےٗ چہ پاترے چہ — تددانَمْ ساتوکمْ سمرتمْ

جو دان فرض سمجھ کر، کسی بھی خواہش کے بغیر، مناسب وقت اور جگہ پر، مستحق شخص کو دیا جاتا ہے، وہ ساتوِک سمجھا جاتا ہے۔

شلوک 21

یَتْ تُو پرتیُپکارارتھمْ — پھلمُ اُدھشیہ وا پُنَح
دییَتے چہ پرکلشٹمْ — تددانمْ راجسمْ سمرتمْ

لیکن جو دان واپسی کی توقع سے، یا بار آور نتائج کی خواہش سے، یا ناخوشی سے دیا جاتا ہے، وہ راجسی کہلاتا ہے۔

شلوک 22

اَدیشَہ۔ کالےٗ یَددانَمْ — اَپاترِبھیَش چہ دییَتے
اَسَتْ۔ کرتمُ اَوجنَاتَمْ — تَتْ تامَسَمُ اُداہرتَمْ

اور ناپاک جگہ پر، نامناسب وقت پر، غیر مستحق اشخاص کو یا مناسب توجہ یا عزت کے بغیر دیا گیا دان تامسی کہلاتا ہے۔

شلوک 23

اَومْ تَتْ سَدِاتی نِردیشوْ — برہمَنَس تری۔ ودھح سمرتح
براہمَناس تینہ ویداش چہ — یَجناش چہ وِہتاح پُرا

آغاز تخلیق سے ہی، اوم تت ست تین الفاظ پرم ستیہ (حق مطلق) کیلئے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ ویدک منتر بولتے وقت اور برہم کی تسکین کیلئے یگیہ کے دوران برہمنوں کے ذریعے یہ تینوں علامت کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

شلوک 24

تَسمَادَا وم اِتیُدابِرتیہ　　یَجنَہ۔ دَانہ۔ تَپَح۔ کرِیَاح
پرورتنتے ودھانوکتاح　　ستتم برہمہ۔ وادنام

اسلئے، ماورا پرست (روحانی) لوگ، بھگوان کو پانے کیلئے، شاستروں کے قواعد کے مطابق یگیہ، دان اور تپسیہ کا شبھ آرمبھ (پاک شروعات) ہمیشہ "اوم" سے کرتے ہیں۔

شلوک 25

تَدِ اِتیَنبھِسندھایہ　　پھلم یَجنَہ۔ تَپَح۔ کرِیَاح
دَانہ۔ کرِیَاش چہ وودھاح　　کرِیَنتے موکشَہ۔ کانکشِبھح

انسان کو چاہئے کہ، بار آور نتائج کی خواہش کئے بغیر، مختلف اقسام کے یگیہ، تپسیہ اور دان کو لفظ "تت" کہکر سرانجام دے۔ ایسی روحانی سرگرمیوں کا مقصد مادی قید سے آزاد ہونا ہے۔

شلوک 26-27

سدبھاوے سادھو۔ بھاوے چہ　　سدِ اِتیتت پریُجیتے
پرشستے کرمنی تتھا　　سچ۔ چھبدح پارتھہ یُجیتے
یَجنے تپسی دانے چہ　　ستھتح سدِ اتی چوچیتے
کرمہ چئیوہ تد۔ ارتھییَم　　سدِ اِتیوابھدھییتے

پرم ستیہ (حق مطلق) بھکتی یگیہ کا مقصود ہے، اور یہ لفظ "ست" سے ظاہر ہوتا ہے۔ اے پرتھا کے بیٹے! ایسے یگیہ کا سرانجام دینے والا بھی "ست" کہلاتا ہے۔ جسطرح یگیہ، تپسیہ اور دان کے تمام کام بھی، جو پرم پرش کو خوش کرنے کیلئے سرانجام دیئے جاتے ہیں، "ست" ہے۔

شلوک 28

اَشرَدھیا ہُتم دتّم　　تپس تپتم کرتم چہ یت
اسدِ اِتیُچیتے پارتھہ　　نہ چہ تت پریتیہ نو اِہہ

اے پرتھا کے بیٹے! بغیر شردھا کے، یگیہ، دان یا تپسیہ کی شکل میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے، وہ عارضی ہے۔ وہ است کہلاتا ہے اور اس زندگی یا اگلی زندگی، دونوں میں ہی غیر مفید ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا "شردھا تریوی وبھاگ یوگ" نامی سترھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

ادھیائے اٹھارواں

موکش سنیاس یوگ
(سنیاس کی سدھی)

شلوک 1

اَرجُنَہ اُواچَہ

سَنّیاسَسّیَہ مَہا-بَاہو تَتّوَم اِچھامی وِیدِتُم
تیاگَسّیَہ چَہ ہرِشیکیشَہ پرِتھَک کیشی-نِشُودَنَہ

ارجن نے کہا' اے مہاباہو!' میں تیاگ (ترک) کا مقصد جاننا چاہتا ہوں اور اے ہرشی کیش' اے کیشی نسودن (کیشی راکشش کو مارنے والا)! میں سنیاس آشرم کا بھی مقصد جاننا چاہتا ہوں۔

شلوک 2

شری-بھگوان اُواچَہ

کامیانام کَرمَنام نیاسَم سَنّیاسَم کَوَیو وِدُہ
سَروَہ-کَرمَہ-پھَلَہ-تیاگَم پرَاہُس تیاگَم وِچَکشَنَاہ

شری بھگوان نے کہا' مادی خواہشات پر مبنی کرموں کو چھوڑنے کو گیانی (عالم) لوگ سنیاس کہتے ہیں' اور تمام کرموں کے پھل کو چھوڑنے کو عقل مند لوگ تیاگ کہتے ہیں۔

شلوک 3

تیاجیم دوشہ۔ وداتینیکے
کرمہ پراہز منیشنح
یجنہ۔ دانہ۔ تپح۔ کرمہ
نہ تیاجیماتی چاپرے

کچھ گیانی کہتے ہیں کہ ہر قسم کے پھل اور کرموں کو غلط سمجھ کر تیاگ دینا چاہئے' لیکن دوسرے منیؤں کی یہ رائے ہے' کہ یگیہ' دان اور تپسیہ کے کرموں کو کبھی نہیں تیاگنا چاہئے۔

شلوک 4

نشچییم شرنو مے تترہ
تیاگے بھرتہ۔ ستمہ
تیاگو ہی پرشہ۔ ویاگھرہ
ترِی۔ ودھح سمپرکیرتتح

اے بھرت شریشٹھ! اب تیاگ کے بارے میں میرا فیصلہ سنو۔ اے انسانوں میں شیر! شاستروں میں تیاگ تین طرح کے بتائے گئے ہیں۔

شلوک 5

یجنہ۔ دانہ۔ تپح۔ کرمہ
نہ تیاگیم کاریم ایوہ تت
یجنو دانم تپش چئیوہ
پاونانی منیشنام

یگیہ' دان اور تپسیہ کے کرموں کا کبھی تیاگ نہیں کرنا چاہئے' انہیں ضرور پورا کرنا چاہئے۔ بے شک یگیہ' دان اور تپسیہ مہاتماؤں کو بھی پویتر (پاک) کرتے ہیں۔

شلوک 6

ایتانیپی توکرمانی
سنگم تیکتوا پھلانی چہ
کرتویانیتی مے پارتھہ
نشچتم متم اتمم

ان سارے کرموں کو کسی قسم کے موہ یا پھل کی خواہش کے بغیر پورا کرنا چاہئے۔ اے پرتھا کے بیٹے! انہیں کرتویہ (فرض) سمجھ کر پورا کرنا چاہئے۔ یہی میری حتمی رائے ہے۔

شلوک 7

نِیَتسیَہ تُو سنّیاسَح کَرمنُو نوپَپدیَتے
موہاتَ تسیَہ پَرِتیاگَس تامَسَح پَرِکیرتِتَح

نیت کرم (مقررہ فرائض) کو کبھی نہیں تیاگنا چاہیے۔ اگر کوئی فریب کی وجہ سے اپنے مقررہ فرائض کو چھوڑ دیتا ہے تو ایسے تیاگ کو تامسی کہا جاتا ہے۔

شلوک 8

دُحکھم اِتیِیوَ یَت کَرمَہ کایَہ۔ کلیشَہ۔ بھیات تیاجیت
سَہ کرِتوا راجسَم تیاگَم نَیوَ تیاگَہ۔ پھلم لبھیت

جو انسان مقررہ کرموں کو تکلیف وہ سمجھ کر یا جسمانی پریشانی کے خوف کے باعث چھوڑ دیتا ہے، اس کیلئے کہا جاتا ہے اس نے یہ تیاگ رجوگن میں کیا ہے۔ ایسا کرنے سے تیاگ کا کوئی پھل حاصل نہیں ہوتا۔

شلوک 9

کاریَم اِتیِیوَ یَت کَرمَہ نِیَتَم کرِیَتے 'رجُنَہ
سَنگَم تیکتوا پھلَم چَیوَ سَہ تیاگَح ساتوِکو مَتَح

اے ارجن! جب انسان مقررہ فرائض کو فرض سمجھ کر کرتا ہے۔ دنیاوی سنگ اور پھل کے لگاؤ کا تیاگ کرتا ہے، تو اس کا تیاگ ساتوک کہلاتا ہے۔

شلوک 10

نَہ دوِیشتی اکُشلَم کَرمَہ کُشلے نانُشَجتے
تیاگی ستّوَہ۔ سَماوِشٹو میدھاوی چھِنَّہ۔ سَمشیَح

ستوگن میں قائم عقلمند تیاگی، جو نہ اشبھ کرم (برے کرم) سے نفرت کرتا ہے اور نہ ہی شبھ کرم (اچھے کرم) سے موہ رکھتا ہے، وہ کرم کے بارے میں کوئی شک نہیں کرتا۔

شلوک 11

نہ ہی دیہہ۔ بھرتا شکیم تیکتم کرمانی اشیشتح
یس تو کرمہ۔ پھلہ۔ تیاگی سہ تیاگیتی ابھدھییتے

بے شک، کسی بھی مقید جاندار کیلئے تمام کرموں کا تیاگ کر پانا ناممکن ہے۔ لیکن جو کرم پھل کا تیاگ کرتا ہے، حقیقتاً وہ تیاگی کہلاتا ہے۔

شلوک 12

اَنِشٹم اِشٹم مشرم چہ تری۔ ودھم کرمنح پھلم
بھوتیتیاگنام پریتیہ نہ تو سنیاسنام کوچت

جو تیاگی نہیں ہے اسکے لئے مطلوبہ، غیر مطلوبہ اور ملا ہوا، ایسے تین اقسام کے کرم پھل مرنے کے بعد ملتے ہیں۔ لیکن جو سنیاسی ہیں، انہیں ایسے کرم پھل کا سکھ دکھ نہیں بھوگنا پڑتا۔

شلوک 13

پنچیتانی مہا۔ باہو کارنانی نبودھ مے
سانکھیے کرتانتے پروکتانی سدھیے سروہ۔ کرمنام

اے مہاباہو ارجن! ویدانت کے مطابق تمام کرموں کے پورے ہونے کی پانچ وجہ ہیں۔ اب تم انہیں مجھ سے سنو۔

شلوک 14

ادھشٹھانم تتھا کرتا کرنم چہ پرتھک۔ ودھم
وودھاش چہ پرتھک چیشٹا دیوم چیواتر پنچمم

کرم کی جگہ (جسم)، کرم کرنے والا، مختلف اندریاں، طرح طرح کی کوششیں اور آخر میں خود پرماتما۔ یہ پانچ کرم کی وجوہات ہیں۔

شلوک 15

شَریرَہ-وَانْ-مَنوبھِریَتْ کَرْمَہ پْرارَبھَتے نَرَح
نیایَمْ وا وِپَریتَمْ وا پَنْچَیتے تَسیَہ ہیتَوح

انسان اپنے جسم، من یا الفاظ سے جو بھی صحیح یا غلط کرم کرتا ہے، وہ ان پانچ وجوہات سے ہوتا ہے۔

شلوک 16

تَترَیوَمْ سَتی کَرْتارَمْ آتمانَمْ کیوَلَمْ تُو یَح
پَشْیَتیَکْرِتَہ-بُدّھِتْوانْ نَہ سَہ پَشْیَتی دُرمَتِح

لہٰذا جو ان پانچوں وجوہات کو نہ مان کر اپنے آپکو کرنے والا مانتا ہے، وہ یقیناً کم عقل ہوتا ہے اور حقیقت سے بے خبر ہے۔

شلوک 17

یَسْیَہ ناہَنْکرِتو بھاوو بُدّھِر یَسْیَہ نَہ لِپْیَتے
ہَتْواپی سَہ اِماںّ لوکانْ نَہ ہَنْتی نَہ نِبَدّھیَتے

جس میں آہنکار نہیں ہے، جسکی عقل بندھی ہوئی نہیں ہے، وہ اس سنسار میں انسان کو مارتے ہوئے بھی نہیں مارتا، نہ ہی وہ اپنے کرموں سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔

شلوک 18

جْنانَمْ جْنییَمْ پَرِجْناتا تْری-وِدھا کَرْمَہ-چودَنا
کَرَنَمْ کَرْمَہ کَرْتیتی تْری-وِدھح کَرْمَہ-سَنْگرَہَح

گیان، گیئے (جاننے کے قابل) اور گیاتا (جاننے والا)۔ یہ تینوں کرم کی وجوہات ہے۔ اندریاں، کرم اور کرتا (کرم کرنے والا)، یہ تینوں پر کرم مشتمل ہے۔

شلوک 19

جْنانَمْ کَرْمَہ چَہ کَرْتا چَہ تْرِدھیوَہ گُنَہ-بھیدَتَح
پْروچیَتے گُنَہ-سَنْکھیانے یَتھاوَچ چھرِنُو تانیَپی

پرکرتی کے تین گنوں کے مطابق ہی گیان، کرم اور کرتا (کرم کرنے والا) کہ تین تین اقسام ہیں۔ اب تم انہیں مجھ سے سنو۔

شلوک 20

سَرْوَہ بھوتیشُو ییننَیکَمْ بھاوَمْ اَوییَمْ ایکشَتے
اَوبھکتَم وبھکتیشُو تَج جْنانَم ودھی ساتوِکَم

جس گیان سے مختلف بٹے ہوئے جانداروں میں، ایک ہی غیر تقسیم روحانی پرکرتی دیکھی جاتی ہے، اسے ہی تم ساتوک جانو۔

شلوک 21

پرِتھکتوینہ تو یج جْنانَم ناناَ۔ بھاوانْ پرِتھگْ۔ وِدانْ
ویتّی سَرْویشُو بھوتیشُو تَج جْنانَم وِدھی راجسَم

جس گیان سے کوئی انسان مختلف جسموں میں، الگ الگ طرح کی جاندار ہستی کو دیکھتا ہے، اسے تم راجسک جانو۔

شلوک 22

یَتْ تُو کرِتْسنَہ۔ وَدیکَسمِنْ کاریے سکتَم اَہیتُکَم
اَتتْوارتھَہ۔ وَد الپَم چَہ تَت تامَسَم اُداہرِتَم

اور جس گیان سے حقیقت کو سمجھے بغیر، ہمیشہ ایک ہی طرح کے کرم میں لگاؤ رکھتا ہے، اور جو بہت کمتر ہے، اسے تامسی کہا جاتا ہے۔

شلوک 23

نیتَم سنگَہ۔ رہِتَم اَراگہ۔ دْویشَتَہ کرِتَم
اَپھلہ۔ پریپسُنا کَرمَہ یَت تَت ساتوِکَم اُچیتے

جو کرم مقررہ فرائض کے مطابق ہے، اور جو موہ (لگاؤ)، پیار اور نفرت کے بغیر، اور کرم کے پھل کی خواہش کے بغیر کیا جاتا ہے، وہ ساتوک کرم کہلاتا ہے۔

شلوک 24

یَت تُو کامیپسُنا کَرْمَہ سا ہنْکاریْنَہ وا پُنَح
کْرِیَتے بَہُلایاسَمْ تَد راجسَمْ اُداہْرِتَمْ

لیکن جو کرم اپنی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انتہائی محنت سے' اور جھوٹے اہنکار سے کیا جاتا ہے' وہ رجوگنی کہا جاتا ہے۔

شلوک 25

اَنُبَندھمْ کْشَیَمْ ہِمسامْ انپیکْشْیَہ چَہ پَوْرُشَمْ
مَوہادْ آرَبھیَتے کَرْمَہ یَت تَت تامَسَمْ اُچیَتے

جو کرم موہ میں' ویدک اصولوں کے خلاف' مستقبل کے بندھن کی پروا کئے بغیر' اور اہنسا (تشدد) یا دوسروں کو دکھ پہنچانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ کرم تامسی کہلاتا ہے۔

شلوک 26

مُکْتَہ۔ سَنْگَوْ نَہَمْ۔ وادی دْھرِتْیُتْساہَہ۔ سَمَنْوِتَح
سِدھیَسِدھیَورْ نِرْوکارَح کَرتا ساتْوِکَہ اُچیَتے

جو شخص مادی گنوں کی صحبت سے مکت اور اہنکار کے بغیر' اور عزم اور جوش سے کرم کرتا ہے' اور کامیابی اور ناکامی میں یکساں رہتا ہے' وہ کرتا (کرم کرنے والا) ستوگنی ہے۔

شلوک 27

راگی کَرْمَہ۔ پَھلَہ۔ پْرَیپسُرْ لُبْدھو ہِمساتْمَکوْ شُچِح
ہَرْشَہ۔ شَوکانْوِتَح کَرتا راجسَح پَرِکِیرْتِتَح

جو کرتا (کرم کرنے والا)' کرم اور کرم پھل سے لگاؤ رکھ کر' کرم پھلوں کو بھوگنا چاہتا ہے' اور جو لالچی' ہمیشہ حاسد (جلن کرنے والا)' اپویتر (ناپاک) اور سکھ دکھ میں الجھتا ہے' وہ راجسی کہا جاتا ہے۔

شلوک 28

اَیُکتَح پْراکْرِتَح سْتَبْدهح	شَٹھو نَیْشکْرِتکَوْ لَسَح
وِشَادی دیرْ گھہ- سُوتْری چَہ	کَرتا تامَسہ اُچیَتیے

وہ کرتا جو ہمیشہ شاستر کے خلاف کرم میں لگا رہتا ہے' جو عیاش ہے' وہ ضدی' فریبکار اور دوسرے کی بے عزتی کرنے میں ہوشیار' جو کاہل' ہمیشہ غمزدہ اور تاخیر پسند ہے۔ وہ کرتا تموگنی کہلاتا ہے۔

شلوک 29

بُدّھیرْ بھیدمْ دھرْ تیشْ چَیْو َہ	گُنَتَس تْری- ودھمْ شْرِنُو
پْرو چیَمانمْ اشیشینہ	پْرتھکتْوینہ دھننْجیہ

اے دھننجے (دولت کو جیتنے والے)! اب میں تمھیں مختلف اقسام کی عقل اور عزم (ارادہ) کے بارے میں مادی قدرت کے تین گنوں کے مطابق تفصیل سے بتاؤں گا۔ اب تم اسے سنو۔

شلوک 30

پْرورِتّم چہ نِورِتّم چہ	کاریاکاریے بھیابھیے
بَنْدھم موکْشم چہ یا ویتّی	بُدّھِح سا پارتھہ ساتْوِکی

اے پرتھا کے بیٹے! وہ عقل ستوگنی ہے' جس کے ذریعے انسان یہ جانتا ہے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے' کس سے ڈرنا چاہئے اور کس سے نہیں' کیا باندھنے والا ہے اور کیا مکتی دینے والا ہے۔

شلوک 31

یَیا دھرمَم ادھرمم چَہ	کاریم چاکاریم ایو َچہ
ایَتھاوت پْرجاناتی	بُدّھِح سا پارتھہ راجسی

اے پرتھا کے بیٹے! جو عقل دھرم اور ادھرم' کرتویہ (فرض) اور اکرتویہ کرم میں فرق نہیں کرپاتی ہے' وہ راجسی ہے۔

شلوک 32

ادھرمم دھرمم اتی یا　منیتے تمساورتا
سروارتھان وپریتامش چہ　بدھِح سا پارتھہ تامسی

اے پارتھ! وہ عقل موہ اور اندھکار کے قابو ہو کر' ادھرم کو دھرم اور دھرم کو ادھرم مانتی ہے اور ہمیشہ الٹے راستوں میں لگی رہتی ہے۔ وہ تامسی ہے۔

شلوک 33

دھرتیا ییا دھاریتے　منح۔ پرانیندریہ۔ کریاح
یوگیناو یبھچارنیا　دھرتح سا پارتھہ ساتوکی

اے پرتھا کے بیٹے! جو پائیدار ہے' جسے یوگا کے ابھیاس کے زریعے مستحکم اور جو کہ من' پران' اور اندریوں کی سرگرمیوں کو قابو رکھتا ہے' وہ عزم (ارادہ) ساتوک ہے۔

شلوک 34

ییا تو دھرمہ۔ کامارتھان　دھرتیا دھاریتے' رجنہ
پرسنگینہ پھلاکانکشی　دھرتح سا پارتھہ راجسی

لیکن اے ارجن! جس عزم سے انسان' دھرم' ارتھ (معاشی ترقی) اور کام (اندری ترپتی) کے لئے پھل آور نتائج سے وابستہ رہتا ہے۔ وہ راجسی ہیں۔

شلوک 35

ییا سوپنم بھیم شوکم　وشادم مدم ایوہ چہ
نہ ومنچتی درمیدھا　دھرتح سا پارتھہ تامسی

اے پرتھا کے بیٹے! جو عزم خواب' خوف' ماتم' غمزدہ اور مایا (فریب) سے پرے نہیں جاتا' ایسا بے عقل عزم' تامسی ہے۔

شلوک 36

سکھم تو دانیم تری۔ ودھم　شرنو مے بھرترشبھہ

اَبھیاسادرَمَتے یَترَہ　　دُکھانتَم چہ نِگچھتی

اے بھرت شریشٹھ ارجنؔ! اب مجھ سے تین طرح کے سکھ کے بارے میں سنو، جس کے ذریعے بندھی ہوئی آتما لطف اٹھاتی ہے اور جس سے کبھی کبھی دکھوں کے اختتام کو پہنچتی ہے۔

شلوک 37

یَت تداَگرے وِشَمِ اِوَہ　　پرِنامے' مرِتوپمَم
تَت سُکھَم ساتوِکَم پرَوکتَم　　آتمہ۔ بدھی۔ پرَسادہ۔ جَم

جو شروع میں زہر کیطرح لگتا ہے لیکن آخر میں امرت جیسا ہے اور جو انسان میں خود شناسی کو جگاتا ہے، وہ ساتوک سکھ کہلاتا ہے۔

شلوک 38

وشَیَیندریہ۔ سمیوگاد　　یَت تداَگرے' مرِتوپمَم
پرِنامے وشَمِ اِوہ　　تَت سُکھَم راجسَم سمرِتَم

جو سکھ، اندریہ کے ذریعے انکے وشیوں (اشیائے حواس) کے سنگ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جو شروع میں امرت کیطرح لگتا ہے، لیکن آخر میں زہر کیطرح ہوتا ہے وہ سکھ راجسک کہا جاتا ہے۔

شلوک 39

یَداَگرے چانُبندھے چَہ　　سُکھَم موہَنَم آتمنَح
نِدرالسیہ۔ پرَمادوتھَم　　تَت تامسَم اُداہرِتَم

اور جو سکھ خود شناسی سے اندھا ہے، جو شروع سے آخر تک موہ میں بندھا ہوا ہے، اور جو نیند، کاہلی اور مایا سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ تامسک کہلاتا ہے۔

شلوک 40

نہ تداَستی پرِتھویَم وا　　دِوی دیویشو وا پُنَح
سَتوَم پرَکرِتی۔ جَیرمُکتَم　　یَداَ بِیھح سیات ترِبھِر گُنَیح

اس دنیا میں یا سورگ لوک کے دیوتاؤں میں کوئی بھی ایسا جاندار نہیں ہے جو مادی قدرت کے ان تین گنوں سے مکت ہے۔

شلوک 41

بْرَاہمَنَہ۔ کْشَتْرِیَہ۔ وِشَامْ شُدْرَانَامْ چَہ پَرَنْتَپَہ
کَرْمَانِی پْرَوِبھَکْتَانِی سْوَبھَاوَہ۔ پْرَبھَوَئِیرْ گُنَیح

اے دشمنوں کو سزا دینے والے! برہمنوں، کشتریوں، ویشوؤں اور شودروں میں پرکرتی کے گنوں کے مطابق پیدا شدہ اوصاف (خاصیت) کے زریعے تقسیم کئے گئے ہیں۔

شلوک 42

شَمَو دَمَس تَپَح شَوءچَمْ کْشَانْتِرْ آرْجَوَمْ اِیوَہ چَہ
جْنَانَمْ وِجْنَانَمْ آسْتِکْیَمْ بْرَہمَہ۔ کَرْمَہ سْوَبھَاوَہ۔ جَمْ

شانتی، اندریوں کو قابو کرنا، تپسیہ، پویترتا، برداشت، ایمان داری، گیان، وگیان اور دھرمکتا۔۔۔ ان قدرتی اوصاف سے برہمن اپنے کرم کرتے ہیں۔

شلوک 43

شَوءرْیَمْ تیجو دْھرِتِرْ دَاکْشْیَمْ یُدھے چَاپیَپَلَایَنَمْ
دَانَمْ اِیشْوَرَہ۔ بھَاوَشْ چَہ کْشَاتْرَمْ کَرْمَہ سْوَبھَاوَہ۔ جَمْ

پراکرم (بہادری)، طاقت، عزم، رسوخ (وسیلے)، جنگ میں ہمت، دان، قیادت۔ یہ قدرتی اوصاف کشتریہ کے کرم میں پائے جاتے ہیں۔

شلوک 44

کْرِشِی۔ گَو۔ رَکْشْیَہ۔ وَانِجْیَمْ وَئِیشَہ۔ کَرْمَہ سْوَبھَاوَہ۔ جَمْ
پَرِچَرْیَاتْمَکَمْ کَرْمَہ شُودْرَسْیَاپِی سْوَبھَاوَہ۔ جَمْ

کھیتی باڑی، گائے کی حفاظت اور کاروبار۔ یہ ویش کے کرم ہیں اور شودر کا کرم دوسروں کی سیوا اور مزدوری کرنا ہے۔

شلوک 45

سْوَے سْوَے کَرمَنْیَبھِرَتح　　سَمْسِدھِمْ لَبھَتے نَرح
سْوَہ۔ کَرمَہ۔ نِرَتح سِدھِمْ　　یَتھا وِنْدتی تَچھرِنُو

اپنے اپنے سبھاوک (فطرتی) کرم میں لگا ہوا انسان سدھی (تکمیل) کو حاصل کرتا ہے۔ اب مجھ سے سنو کہ' یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

شلوک 46

یَتح پْرَوْرِتْرْ بھُوتانامْ　　یینہ سَرْوَمْ اِدَمْ تَتَمْ
سْوَہ۔ کَرمَنَا تَمْ اَبھیرچیہ　　سِدھِمْ وِنْدتی مَانَوح

جو تمام جانداروں کی وجہ ہیں اور جو ہر جگہ موجود ہیں' اس پرماتما کی بھگتی سے' جاندار اپنے کرم کے ذریعے سدھی حاصل کر سکتا ہے۔

شلوک 47

شْرَیَیانْ سْوَہ۔ دھرمَو وِگُنح　　پَرَہ۔ دھرمَاتْ سْوَنُشْٹھِتَاتْ
سْوَبھاوَہ۔ نِیَتَمْ کَرمَہ　　کُروَنْ نَاپْنوتی کِلْبِشَمْ

اپنے پیشے کے مطابق کرم کرنے چاہئے۔ اگر کوئی اسے نامکمل طور پر بھی کرتا ہے' تو وہ دوسروں کے پیشے کو قبول کرنے اور اسے مکمل طور پر کرنے سے بھی بہتر ہے۔ سبھاؤ کے مطابق کرم کرنے والے انسان کو کبھی بھی پاپ نہیں لگتا۔

شلوک 48

سَہَجَمْ کَرمَہ کَونْتیَیہ　　سَہ۔ دوشَمْ اَپی نَہ تْیَجیت
سَروارَمْبھا ہی دوشینَہ　　دھومینا گْنِرْ اِواوْرِتاح

اے کنتی کے بیٹے! جیسے دھوئیں سے آگ ڈھکی ہوتی ہے' اسی طرح سبھی کرم دوش (عیب) سے ڈھکے ہیں۔ اس لئے دوشوں سے بھرے ہونے پر بھی سبھاوک کرم کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔

شلوک 49

اَسَکْتَہ۔ بُدّھِح سَرْوَتْرَہ جِتاتما وِگَتَہ۔ سْپْرِہَح
نَئِشْکَرْمْیَہ۔ سِدّھِمْ پَرَمامْ سَنّیاسیناَدھِگَچّھَتی

وہ جس نے خود پر قابو پالیا ہے' جس نے موہ (لگاؤ) کو تیاگ دیا ہے' جو تمام مادی خوشیوں کی پروا نہیں کرتا' وہ سَنیاس کے ابھیاس سے کرم پھل سے مکتی کے اعلیٰ مقام کو پاتا ہے۔

شلوک 50

سِدّھِمْ پْراپْتو یَتھا بْرَہْمَہ تَتھاپْنوتی نِبوْدھَہ مے
سَماسینَئیوَہ کَوء نْتییَہ نِشْٹھا جْنانَسْیَہ یا پَرا

اے کُنتی کے بیٹے! جس طرح اس سدھی کو حاصل ہوا شخص پرم گتی یعنی برہم گیان کے اتم پد (اعلیٰ مقام) کو پالیتا ہے' جسے میں تمھیں خلاصے سے سمجھاؤں گا' اسے تم سیکھو۔

شلوک 51-53

بُدّھیا وِشُدّھیا یُکْتو دھرِتْیاتمانَمْ نِیَمْیَہ چَہ
شَبْدادینْ وِشَیامْسْ تْیَکْتْوا راگَہ۔ دْوِیشَوء وِیُدَسْیَہ چَہ
وِوِکْتَہ۔ سیوی لَگھْواشی یَتَہ۔ واکْ۔ کایَہ۔ مانَسَح
دھیانَہ۔ یوگَہ۔ پَرو نِتْیَمْ وئیراگْیَمْ سَمُپاشْرِتَح
اَہَنْکارَمْ بَلَمْ دَرْپَمْ کامَمْ کْرودھَمْ پَرِگْرَہَمْ
وِمُچْیَہ نِرْمَمَح شانْتو بْرَہْمَہ۔ بھویایَہ کَلْپَتے

اپنی عقل سے شدھ ہو کر' پختہ عزم سے اپنے من کو قابو کر کے' اندری ترپتی کے وشیوں (محسوسات) کو چھوڑ کر' موہ (لگاؤ) اور نفرت سے مکت ہو کر' جو شخص تنہائی میں رہتا ہے' جو تھوڑا کھاتا ہے' جو اپنے جسم' من اور بولنے کی طاقت کو قابو میں رکھتا ہے' جو ہمیشہ سمادھی میں رہتا ہے اور مکمل طور پر ویراگی (لاتعلقی) ہو کر' اہنکار' جھوٹی طاقت' جھوٹا غرور' لالچ' غصے اور مادی چیزوں کو چھوڑ کر' جھوٹی ملکیت سے

مکت ہوکر شانت ہے' وہ انسان بغیر شک کے سوروپ ساکشات (خود شناسی) کے درجے کو پاتا ہے۔

شلوک 54

برہمہ۔ بھوتح پرسناتما   نہ شوچتی نہ کانکشتی
سمح سرو یشو بھوتیشو   مد۔ بھکتم لبھتے پرام

جو اس طرح روحانی طور پر قائم ہے' فوراً پار برہم کو محسوس کرتا ہے اور پوری طرح مسرت حاصل کرتا ہے۔ وہ کبھی نہ تو سوگوار ہوتا ہے' نہ ہی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے' سب جانداروں سے یکساں برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اس حالت میں میری شدھ بھگتی کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 55

بھکتیا مام ابھجاناتی   یاوان یش چاسمی تتوتح
تتو مام تتوتو جناتوا   وشتے تد۔ انترم

صرف بھگتی کے ذریعے ہی مجھ پرم پرش بھگوان کو اصل روپ میں جانا جا سکتا ہے۔ ایسی بھگتی کے ذریعے مجھے مکمل شعور سے جاننے والا پرم دھام کو حاصل کرتا ہے۔

شلوک 56

سرو وہ۔ کرماتیپی سدا   کروانو مد۔ ویپاشریح
مت۔ پرسادادا واپنوتی   شاشوتم پدم اویم

میرا آسرا لینے والا شدھ بھگت ہمیشہ کرم کرتا ہوا بھی' میری دیا (رحم) سے' سناتن اور اویناشی پرم دھام کو پاتا ہے۔

شلوک 57

چیتسا سرو وہ۔ کرمانی   مئی سنیسیہ مت۔ پرح
بدھی۔ یوگم اپاشرتیہ   مچ۔ چتح ستتم بھوہ

عقل سے سارے کرموں کو مجھے ارپن کر کے' مجھ میں قائم رہو۔ بھگتی سیوا کا سہارا

لیکرہمیشہ میرا سمرن کرو۔

شلوک 58

مَچّ۔ چتّح سَرْ وَ ہ۔ دُرْ گاڻی مَتْ۔ پْرسادات تَرِشْیَسی
اَتھہ چیت توَم اَہنْکارانْ نہ شرُ وشْیَسی وِنَنْکشْیَسی

اگر تم میرا سمرن کرو گے، تو میری کرپا (رحم) سے ساری رکاوٹوں کو پار کرجاؤ گے۔
لیکن اگر تم میری بات نہ سنتے ہوئے جھوٹی انا سے کام کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے۔

شلوک 59

یدَاہنْکارَمْ آشْرِ تیہ نہ یوتسیہ اِتی مَنیَسے
مِتھیَئیشَہ ویَوسایَس تے پْرکرِتِس توامْ نِیوکشْیَتی

اگر تم میری ہدایت پر عمل نہ کرتے ہوئے جنگ نہیں کرو گے، تو تمہارا یہ فیصلہ غلط ہو گا۔ اپنی فطرت کے مطابق تمہیں جنگ کرنی پڑے گی۔

شلوک 60

سْوَبھاوَ ہ۔ جینہ کونتییہ نِبَدّھح سْوینہ کرمَنا
کرتُم نیچّھسی یَن موہاتْ کرِشْیَسیوَشو پی تتْ

اے کنتی کے بیٹے! موہ کی وجہ سے تم میری ہدایت کے مطابق، جس کرم کو کرنے سے منع کر رہے ہو اسی کرم کو تمہیں اپنی فطرت سے مجبور ہو کر کرنا پڑے گا۔

شلوک 61

اِیشْورح سَرْ وَہ۔ بھوتانامْ ہْرِدْ۔ دیشے، رْجنہ تِشْٹھتی
بھرامینْ سَرْ وَ ہ۔ بھوتانی یَنْترارُوڈھانی مایَیا

اے ارجن! پرمیشور سبھی جانداروں کے ہردے میں براجمان (دل میں قائم) ہیں۔
وہی شریر روپی مشین میں سوار ہوئے تمام جانداروں کو اپنی مایا سے گھما رہے ہیں۔

شلوک 62

تمْ اَیو شرنمْ گچّھہ سَرْ وَ ہ۔ بھاوینہ بھارتہ

تَتْ پرَسَادَاتْ پرَامْ شَانْتِمْ
سْتھَانَمْ پرَاپْسیَسی شَاشْوَتَمْ

اے بھرت کے بیٹے! سب طرح سے، اسی کی شرن میں جاؤ۔ اسی کے رحم سے تم پرم شانتی اور سناتن پرم دھام کو حاصل کرو گے۔

شلوک 63

اِتی تے جْنَانَمْ آکھیَاتَمْ
گُھیَادْ گُھیَتَرَمْ مَیَا
وِمْرِشیَیتَدْ اَشیشینَہ
یَتھیچھَسی تَتھَا کُرُو

اس طرح یہ پرم گپنیہ (رازدارانہ) گیان میں نے تم پر واضح کر دیا ہے۔ اب اس پر پوری طرح سے سوچ بچار کرو، اور پھر جو چاہو سو کرو۔

شلوک 64

سَرْوَہ۔ گُھیَتَمَمْ بھُویَح
شْرِنُو مے پَرَمَمْ وَچَح
اِشْٹوسی مے دْرِڈھَمْ اِتی
تَتو وَکْشیَامی تے ہِتَمْ

چونکہ تم میرے عزیز ترین دوست ہو، اس لئے میں تمھیں اپنی عظیم ہدایت دیتا ہوں جو سب سے گپنیہ گیان ہے۔ اسے اپنی بھلائی کیلئے مجھ سے سنو۔

شلوک 65

مَنْ۔ مَنَا بھَوَ مَدْ۔ بھَکْتو
مَدْ۔ یَاجی مَامْ نَمَسْکُرُو
مَامْ اِیوَ ئیشْیَسی سَتْیَمْ تے
پْرَتِجَانے پْرِیوسی مے

ہمیشہ مجھے یاد کرو، میرے بھگت بنو، میری پوجا کرو اور مجھے نمسکار کرو، اس طرح تم یقیناً میرے پاس آؤ گے۔ میں تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں، کیونکہ تم میرے پیارے دوست ہو۔

شلوک 66

سَرْوَہ۔ دھَرْمَانْ پَرِتْیَجْیَہ
مَامْ اِیکَمْ شَرَنَمْ وْرَجَہ
اَہَمْ تْوَامْ سَرْوَہ۔ پَاپیبھیو
مُوکْشَیِشْیَامی مَا شُچَح

سب دھرموں (فرائض) کو چھوڑ کر، میری شرن میں آجاؤ۔ میں تمھیں سب پاپوں

سے مکت کردونگا' ڈرو مت۔

شلوک 67

اِدَمْ تے ناتپسکایہ نابھکتایہ کداچنہ
نہ چاشُشرُوشوے واچیَمْ نہ چہ مامْ یو' بھیسوئیتی

یہ پرم گپنیہ گیان ان کو کبھی بھی نہ بتایا جائے' جو نہ تو تپسوی ہیں' نہ بھگت' نہ بھگتی میں لگے ہوئے ہیں اور نہ ہی اسے جو مجھ سے حسد کرتے ہیں۔

شلوک 68

یہ اِدَمْ پرَمَمْ گُھیَمْ مدْ۔ بھکتیشو بھدھاسیَتی
بھکتِمْ مَئی پرَامْ کرتوا مامْ ایو ئیشیَتی اسمشیح

جو شخص بھگتوں پر اس عظیم ترین راز کو واضح کرتا ہے' وہ یقیناً شدھ بھگتی کو حاصل کرے گا اور آخر میں میرے پاس واپس آجائے گا۔

شلوک 69

نہ چہ تسماَنْ منشیئیشو کشچن مے پریہ۔ کرتمح
بھوتا نہ چہ مے تسمادْ انیح پریتر و بھوی

اس سنسار میں مجھے اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا سیوک (خادم) نہ تو زیادہ پیارا ہے اور نہ ہی کبھی ہوگا۔

شلوک 70

اَدھییشیَتے چہ یہ اِمَمْ دھرمیَمْ سمْوادمْ آوَیوح
جنانہ۔ یجنَینہ۔ تیناہَمْ اِشتح سیامْ اِتی مے متح

اور میں اعلان کرتا ہوں کہ جو ہمارے اس پویتر سمواد (مقدس گفتگو) کا مطالعہ کرے گا' وہ اپنی بدھی سے میری پوجا کرے گا۔

شلوک 71

شردھاوانْ انسوئیش چہ شرنُیادْ اپی یونرح

سوُ پی مُکتح شبھالّ لوکانْ   پْراپنیاتْ پنْیَہ۔ کرمنام

جو انسان بغیر حسد کے اور شردھا بھاوٗ سے اس کو سنے گا' وہ بھی ناپاک کرموں کے پاپ سے مکت ہو کر' پنیہ آتماؤں (نیک لوگوں) کے لوک کو حاصل کرے گا۔

شلوک 72

کچّدا ینتچ چھر تم پارتھہ   تویَیکاگرینَہ چیتسا
کچّدا جنانہ۔ سموہہ   پرنشٹس تیے دھننجیہ

اے پرتھا کے بیٹے! اے دھننجے! کیا تم نے یہ (شاستر) من لگا کر سنا ہے؟ اور کیا اب تمہارا اگیان اور وہم دور ہو گیا ہے؟

شلوک 73

ارجنہ اواچہ

نشٹو موہہ سمرتر لبدھا   توت۔ پرسادان میاچیتہ
ستھتو' سمی گتہ۔ سندیہہ   کرشییے وچنم توہ

ارجن نے کہا' میرے پیارے کرشن! اے اچیت! اب میرا وہم دور ہو گیا ہے۔ آپ کی مہربانی سے مجھے ہوش آگیا ہے' اسی لئے اب میں شک سے آزاد ہو کر پکے ارادے سے قائم ہوں۔ اب میں آپکی ہدایات پر عمل کرونگا۔

شلوک 74

سنجیہ اواچہ

اتیہم واسدیوسیہ   پارتھسیہ چہ مہاتمنہ
سموادم امم اشروم   ادبھتم روم۔ ہرشنم

سنجے نے کہا' اسطرح میں نے شری کرشن اور ارجن' ان دونوں مہا پرشوں کی گفتگو سنی۔ یہ پیغام اتنا حیرت انگیز ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔

شلوک 75

ویاسہ۔ پرسادا چھر توان   ایتد گھیم ابم پرم

یوگم یوگیشوراتْ کرشناتْ ساکشاتْ کتھیتہ سویم

شری ویاس دیو کی مہربانی سے، میں نے یہ عظیم رازدارانہ باتیں برائے راست یوگیشور شری کرشن سے ارجن کو بتاتے ہوئے سنیں۔

شلوک 76

راجن سنسمرتیہ سنسمرتیہ سمواد امما دبھتم
کیشوار جنیوح پنیم ہرشیامی چہ مہر مہح

اے راجا! کرشن اور ارجن کے درمیان ان حیرت انگیز اور پوتر باتوں کو بار بار یاد کرتے ہوئے، میں ہر لمحہ خوش ہوتا ہوں اور میرے رو نگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

شلوک 77

تچ چہ سنسمرتیہ سنسمرتیہ روپم اتیدبھتم ہرےح
وسمیو مے مہان راجن ہرشیامی چہ پنح پنح

اے راجا! بھگوان شری کرشن کے حیرت انگیز روپ کو یاد کرتے ہی مجھے بار بار حیرانی اور مسرت محسوس ہوتی ہے۔

شلوک 78

یترہ یوگیشورح کرشنو یترہ پارتھو دھنر۔دھرح
تترہ شریز وجیو بھوتر دھروا نیتر متر ممہ

جہاں یوگیشور شری کرشن ہیں اور جہاں عظیم ترین دھنش دھاری ارجن ہے، وہیں راج لکشمی (دھن دولت)، فتح، غیر معمولی طاقت اور اخلاق ہیں۔ ایسی میری رائے ہے۔

اس طرح شریمد بھگود گیتا "موکھش سنیاس یوگ" نامی اٹھارواں ادھیائے سماپت ہوا۔

مصنف کے بارے میں

پرم پوجیہ شریلہ اے. سی بھگتی ویدانت سوامی پربھوپاد اس دنیا میں 1896ء کلکتہ میں نمودار ہوئے۔ وہ اپنے روحانی گورو شریلہ بھگتی سدھانت سرسوتی گوسوامی کو 1922ء میں کلکتہ میں پہلی بار ملے۔ اپنے وقت کے پیش رو علم اور عابد گوڑیہ مٹھ (ویدک تعلیم گاہ جس کی تمام ہندوستان میں چونسٹھ شاخیں ہیں) کی بنیاد رکھی تھی۔ انھوں نے اس تعلیم یافتہ نوجوان کو پسند کیا اور اسے اس بات پر راضی کیا کہ وہ اپنی زندگی ویدک علم کو پھیلانے میں صرف کردے۔ شریلہ پربھوپاد ان کے شیشیہ بن گئے اور گیارہ سال بعد 1933ء آلہ آباد میں وہ ان کے پہلے باضابطہ شیشیہ بنے۔

1922ء میں ان کی پہلی ملاقات میں شریلہ بھکتی سدھانت سرسوتی ٹھاکر نے شریلہ پربھوپاد سے ویدک علم کو انگریزی زبان میں پھیلانے کی التجا کی۔ گذشتہ سالوں میں شریلہ پربھوپاد نے بھگود گیتا کے اوپر تشریح لکھی اور 1944ء میں اکیلے ہی انھوں نے پندرہ روزہ انگریزی رسالہ GODHEAD BACK TO شروع کیا۔ 1950ء میں 54 سال کی عمر میں وہ گھریلو زندگی سے سبکدوش ہوگئے۔ چار سال کے بعد انھوں نے وان پرست لے لیا تاکہ وہ اپنی تعلیم اور لکھنے پر زیادہ وقت صرف کرسکیں اور جلد ہی انھوں نے مقدس شہر برندابن کا رخ کیا۔ وہاں 1959ء میں انھوں نے سنیاس لے لیا اور اپنی زندگی کا شاہکار شریمد بھاگوتم کا کئی جلدوں میں ترجمہ اور اس کے اٹھارہ ہزار شلوکوں کی تشریح شروع کی۔

بھگود گیتا کی تین جلدیں شائع کرنے کے بعد شریلہ پربھوپاد 1965ء میں اپنے گورو کے مشن کو پورا کرنے کے لئے امریکہ گئے۔ اس وقت کے بعد پربھوپاد نے کوئی 80 جلدیں ہندوستان کی فلسفیاتی، مذہبی مستند تصانیف کے مستند ترجمات، تشریحات اور مختصر مطالعہ لکھیں۔ جب وہ پہلی بار نیویارک پہنچے تو شریلہ پربھوپاد عملی طور پر بالکل خستہ حالت میں تھے، لیکن تقریباً بڑی مشکل سے ایک سال بعد انھوں نے جولائی 1966ء میں بین القوامی انجمن کرشن شعور (اسکان ISKCON) کی بنیاد رکھی۔ وہاں سے اسکان، امریکہ، یورپ، آسٹریلیا اور پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ویسٹ ورجینیا کی پہاڑیوں پر ایک مکمل ویدک طبقہ 1968ء میں قائم ہوا اور 1972ء

میں ڈیلس ٹیکس میں ایک گورو کل اسکول قائم ہوا۔ 1975ء میں شریلہ پربھوپاد کا عالیشان کرشن بلرام مندر برندابن (متھرا) میں قائم کیا گیا۔ ایسے ہی 108 کرشن مندر، ویدک طبقوں اور گورو کل اسکولوں کی بنیادیں ڈالی گئیں۔

شریلہ پربھوپاد کی سب سے اہم دین بے شک ان کی کتابیں ہیں۔ ادبی طبقہ ان کی مستندی گہرائی اور شائستگی کے لئے ان کی عزت کرتا ہے اور انہیں کئی کالج نصاب میں معیاری بنادیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شریلہ پربھوپاد کی کتابوں کے ترجے 55 زبانوں میں شائع ہوئے ہیں۔ بھگتی ویدانت بک ٹرسٹ 1972ء کی ابتدا میں شریلہ پربھوپاد جی کی کتابوں کو شائع کرنے کے لئے کھولا گیا اور دنیا کا سب سے بڑا ہندوستان مذہب اور فسلفہ کے میدان میں کتابیں شائع کرنے والا ناشر بن گیا۔ باوجود بڑھتی ہوئی عمر کے صرف بارہ سالوں میں شریلہ پربھو پاد نے چودہ دفعہ ساری دنیا کو لیکچر دینے کے لئے چکر لگایا جو انہیں چھ براعظموں میں لے گیا۔

تمام دنیا میں لاکھوں شدھ کرشن بھگت بنانے اور 108 رادھا کرشن مندر قائم کرنے کے بعد شریلہ پربھو پاد نے برندابن آکر وہاں پر 14 نومبر 1977ء کو سمادھی لے لی۔ ان کے شیشیہ ان کے مشن کو پورا کرنے کے لئے جاں فشانی سے لگے ہوئے ہیں۔

سنسکرت حروفِ تہجّی

حروفِ علّت

अ - اَ؛ आ - آ؛ इ - اِ؛ ई - اِی؛ उ - اُ؛ ऊ - اُوْ؛ ऋ - رْ؛
ॠ - رٌ؛ ऌ - لْ؛ ए - اے؛ ऐ - اَی؛ ओ - اوْ؛ औ - اَوْ؛
ं - مْ؛ ः - ح

حروفِ صحیح

क - ک؛ ख - کھ؛ ग - گ؛ घ - گھ؛ ङ - نْ؛
च - چ؛ छ - چھ؛ ज - ج؛ झ - جھ؛ ञ - نْ؛
ट - ٹ؛ ठ - ٹھ؛ ड - ڈ؛ ढ - ڈھ؛ ण - نْ؛
त - ت؛ थ - تھ؛ द - د؛ ध - دھ؛ न - ن؛
प - پ؛ फ - پھ؛ ब - ب؛ भ - بھ؛ म - م؛
य - یـ؛ र - ر؛ ल - ل؛ व - و؛
श - ش؛ ष - ش؛ स - س؛
ह - ھ؛ ح -

سنسکرت تلفّظ گائڈ

خط	آواز
اَےْ	اے جیسے بیٹا
اَئِ	ائی جیسے لکھنے میں گیسا
اَوْ	او جیسے گول
اَوُ	اَو جیسے لکھنے میں اَور
رْ	رِ
رّْ	رِّ
لْ	لرِ
مْ	ں (نون غنّہ)
لْ	ں + ل
حْ ۔	ھَ، ھِ، ھُ (لفظ نے آخر میں، اَ، اِ، اُ کے بعد)، ھْ (لفظ کے بیچ میں)
نْ	ن (ک سے پہلے)
نْ	ن (چ سے پہلے۔ سندھی ج)
ٹْ	ن (ٹ سے پہلے۔ سندھی ٹ)
شں	ش (ٹ سے پہلے)

پہلے ادھیائے کا مہاتم

ایک دفعہ پاروتی جی نے مہادیو جی سے پوچھا کہ اے مہادیو! آپ اپنے من میں کس گیان سے پویتر ہوئے ہیں۔ کس گیان کی طاقت سے آپ کو سنسار شیو جی مان کر پوجتے ہیں؟ آپ جو مرگ چھالا اوڑھے ہیں، گلے میں سانپ اور منڈول کی مالا پہنے ہیں، اس میں تو کوئی کام پویتر نہیں ہے، پھر آپ کس گیان کیوجہ سے پویتر ہیں۔ کرپا کرکے مجھے بتائیں۔ تب شری مہادیو جی نے جواب دیا۔ اے پریہ! سنو۔ جس گیتا گیان کو دل میں دھارن کرنے سے میں پویتر ہوں، اس گیان کیوجہ سے باہر کے کرم کچھ اثر نہیں کرتے۔ تب پاروتی نے کہا، اے بھگوان! آپ گیتا گیان کی ایسی تعریف کر رہے ہیں، کیا اس گیان کو سننے سے کوئی مکت بھی ہوا ہے۔ تب شری مہادیو جی بولے۔ اس گیان کو سن کر بہت سے جیئو مکت ہوئے ہیں اور بہت سے آگے بھی ہوں گے۔ میں تم کو ایک پرانی کتھا سناتا ہوں۔ سنو، ایک دفعہ پاتال لوک میں شیش ناگ کی شیا (بستر) پر شری نارائن جی آنکھیں بند کئے آنند میں مگن تھے۔ اس وقت بھگوان کے چرن دباتے ہوئے شری لکشمی جی نے پوچھا۔ اے پربھو! نیند اور سستی تو ہمیشہ تموگنی لوگوں کو آتی ہیں۔ آپ تو تینوں گنوں سے پرے ہیں، آپ شری نارائن یعنی واسودیو ہیں۔ آپکو ہمیشہ آنکھیں بند کئے دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے۔ شری نارائن جی بولے۔ اے لکشمی! مجھے نیند اور سستی نہیں ستاتی، ایک شبد روپی جو گیتا ہیں اس میں جو گیان ہے اسکے آنند میں مگن رہتا ہوں۔ جیسے چوبیس اوتار میرے آدھار روپ ہیں ویسے ہی یہ گیتا شبد روپ اوتار ہے۔ اسکے پانچ ادھیائے میرا مکھ (منہ) ہیں۔ پانچ ادھیائے میرے ہاتھ ہیں۔ پانچ ادھیائے میرے ہردیہ اور من ہیں۔ سولھواں ادھیائے میرا پیٹ، سترھواں ادھیائے میری جانگیں اور اٹھارھواں ادھیائے میرے چرن ہیں، اور جتنے شلوک ہیں وہ میری نسیں ہیں، گیتا کے حروف میرے رونگٹے ہیں۔ ایسا شبد روپی گیتا گیان ہے اسکا مطلب میں دل میں خیال کرتا ہوں اور بہت آنند پاتا ہوں۔ تب شری لکشمی جی نے کہا، اے نارائن جی! جب ایسا شری گیتا کا گیان ہے تو اس کو سن کر کوئی مکت ہوا ہے سو مجھے بتائیں۔ شری نارائن جی نے کہا۔ اے لکشمی! گیتا گیان سن کر بہت سے جیو مکت

ہوئے ہیں۔ سنو، نیچ ذات کا ایک آدمی تھا جو چنڈالوں جیسے کام کیا کرتا تھا اور تیل نمک کا بیوپار کرتا تھا۔ اس نے ایک بکری پالی تھی۔ ایک دن وہ بکری چرانے جنگل میں گیا اور درختوں سے پتے توڑنے لگا۔ وہاں ایک سانپ نے اسکو ڈس لیا۔ جس سے وہ فوراً ہی مر گیا۔ مرکر اس نے بہت سے نرک بھوگے، پھر بیل کا جنم پایا۔ اس بیل کو ایک بھکاری نے خرید لیا۔ یہ بھکاری سارا دن اس بیل پر چڑھ کر بھیک مانگتا تھا اور جو کچھ مانگ کر لاتا تھا اس سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ بیل ساری رات دروازے پر بندھا رہتا تھا مگر بھکاری اس کے کھانے پینے کی فکر نہ کرتا تھا۔ تھوڑا سا بھوسا اس کے آگے ڈال دیتا تھا اور دن ہونے پر اس پر چڑھ کر بھیک مانگنے نکل جاتا تھا۔ اس طرح کئی دن گذرے تو وہ بیل بھوک کا مارا کمزور ہوتا گیا اور مرنے لگا، لیکن اسکے پران نہ نکلتے تھے۔ سارے شہر کے لوگ دیکھنے آئے، کوئی تیرتھ یاترا کا پھل دیتا کوئی برت کا پھل دینے لگا مگر اسکے پران نہ نکلے۔ ایک دن ایک گنیکا آئی۔ اس نے لوگوں سے پوچھا یہ بھیڑ کیسی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس بیل کے پران نہیں چھوٹتے۔ کئی طرح کے دھرموں کا پھل اسے دے چکے ہیں، لیکن اسکی مکتی نہیں ہوتی۔ تب گنیکا نے کہا میں نے جو اچھا کام کیا ہو میں نے اسکا پھل اسکو دیا۔ اس پر بیل کی مکتی ہو گئی اور اس نے ایک برہمن کے گھر جنم لیا۔ اسکے پتا نے اسکا نام سوشرما رکھا۔ بڑا ہونے پر پتا نے اسکو پڑھایا۔ اس کو اپنے پچھلے جنم کی باتیں یاد تھیں اور وہ خوبصورت بھی بہت تھا۔ ایک دن اسکے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جس گنیکا نے مجھے بیل کی یونی سے چھڑایا ہے اسکے درشن کرنے چاہئے۔ بس وہ برہمن اسی گنیکا کے گھر پہنچا۔ اور کہا تم مجھے پہچانتی ہوں۔ گنیکا نے کہا میں تمھیں نہیں جانتی کہ تم کون ہو؟ اور میرا تیرا کیا رشتہ ہے؟ تو برہمن اور میں ویشیا۔ برہمن نے کہا۔ میں وہی بیل ہوں جسکو تم نے اپنا پنیہ (نیکی) دیا تھا۔ تب میری بیل کی یونی سے مکتی ہوئی تھی۔ اب میں نے برہمن کے گھر جنم لیا ہے۔ تم اپنا پنیہ بتاؤ۔ تب گنیکا بولی میں نے اپنی یاد میں کوئی پنیہ نہیں کیا، لیکن میرے گھر میں ایک طوطا ہے وہ ہر روز سویرے کچھ پڑھتا ہے میں اسکے شبد سنتی ہوں۔ اسی پنیہ کا پھل میں نے تجھے دیا تھا۔

تب اس برہمن نے طوطے سے پوچھا کہ تو ہر روز کیا پڑھتا ہے۔ طوطے نے

کہا میں پچھلے جنم میں برہمن کا بیٹا تھا۔ میرے باپ نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ سکھایا تھا۔ ایک دن میں نے کہا مجھکو گرو نے کیا پڑھایا ہے، تب گرو نے مجھے شراپ (بددعا) دی کہ تو طوطا بن جا، تب میں طوطا بن گیا۔ ایک دن مجھے ایک چڑیمار نے پکڑلیا۔ اس سے ایک برہمن نے مجھے خرید لیا، وہ برہمن بھی اپنے بیٹے کو گیتا کا پاٹھ سکھاتا تھا۔ میں نے بھی وہ پاٹھ سیکھ لیا۔ ایک دن اس برہمن کے گھر چور آئے، کچھ دھن نہ ملا تو میرا پنجرہ اٹھالائے۔ ان چوروں کی یہ گنیکا سے دوستی تھی۔ چور مجھے گنیکا کے پاس چھوڑ گئے۔ سو میں اسے روزانہ گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ سناتا ہوں۔ یہ گنیکا میرا پاٹھ سنتی ہے مگر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بس جو یہ مجھ سے سنتی ہے اسکا پنیہ اس نے تجھے دیا تھا۔ تب برہمن نے کہا۔ اے طوطے تو بھی برہمن ہے جا میرے آشیرواد سے تیرا کلیان ہو۔

اتنا کہہ کر شری نارائن جی بولے سو، اے لکشمی! برہمن کے آشیرواد سے طوطے کی بھی مکتی ہوئی اور گنیکا نے بھی اچھے کام شروع کردیئے۔ روزانہ سویرے اسنان کرتی اور شریمد بھگود گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ بڑے پریم کے ساتھ کرتی۔ اسکے یہ کرم دیکھ کر برہمن، کھشیتری اور ویشیا سب اسکی عزت کرنے لگے۔ پھر برہمن اپنے گھر گیا۔ شری نارائن نے کہا، اے لکشمی! جو کوئی بھولے سے بھی بھگود گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے اسکی بھی مکتی ہوجاتی ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے پہلے ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

دوسرے ادھیائے کا مہاتم

لکشمی جی نے کہا۔ پہلے ادھیائے کا مہاتم جو آپ نے سنایا' اس کے سننے سے میری خواہش اب دوسرے ادھیائے کے مہاتم سننے کی بھی ہو رہی ہے۔ شری نارائن جی نے کہا' اے پریہ! دکشن وشا (جنوبی سمت) میں ایک اندر پور نام کا نگر تھا۔ اس نگر میں ایک وشنو شرما نام کا براہمن رہتا تھا۔ وہ وید شاستروں کا جاننے والا بڑا سدا چاری تھا۔ جو کوئی سادھو مہاتما اس برہمن کے گھر آتے تھے' اسکا ا تیتھی ستکار کرتا اور دھرم کے بارے میں پوچھتا تھا۔ ایک دن اسکے دروازے پر گھومتا ہوا ایک برہمچاری آیا۔ برہمن نے اسکی سیوا کی اور نمرتا (عاجزی) سے پوچھا۔ اے مہاتما! مجھے کرپا کر ایسا اپدیش دیجئے جسکے ذریعہ میں شری نارائن جی کو پاسکوں اور میری مکتی اور کلیان ہو۔ برہمچاری نے کہا' اے گیانی! میں تمھیں شریمد بھگود گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سناتا ہوں اسکے سننے سے تمھارا کلیان ہوگا۔ وشنو شرما نے کہا' اے برہمچاری جی! اس دوسرے ادھیائے کے سننے سے کیا کوئی پہلے بھی مکت ہوا ہے۔ برہمچاری نے کہا۔ اے گیانی! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے' اسکے جواب میں تجھے ایک پرانی کتھا سناتا ہوں' اسکو سنو۔ ایک جنگل میں جہاں میں تپ کیا کرتا تھا وہاں ایک ابالی نام کا چرواہا روزانہ بکریاں چرانے آیا کرتا تھا۔ ایک دن میں جنگل میں بھجن کر رہا تھا۔ تھوڑی دور ایک طرف ایک شیر بیٹھا ہوا تھا اور ساتھ ہی ہرنوں کا ایک جھنڈ کھیل رہا تھا۔ اسی وقت ابالی بکریوں کو جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ کر میری کٹیا پر آیا۔ وہاں شیر کو بیٹھا دیکھ کر بہت گھبرایا اور حیران ہو کر سوچنے لگا کہ ہرنوں کے بچوں کو شیر کیوں نہیں پکڑتا۔ اتنا سوچ کر ڈر سے چیخنے لگا میری سادھی کو کھلی دیکھ کر اس نے پکارا۔ جب میری نظر اس پر پڑی تو وہ کانپ رہا تھا۔ میں نے اس ابالی کو پاس آنے کے لئے کہا۔ اگرچہ پہلے وہ آنے کو تیار نہ ہوا' لیکن میرے حوصلہ دلانے پر وہ میرے پاس آگیا۔ اور پرنام کرکے بڑے احترام سے پہلے اپنی حالت کہہ سنائی۔ پھر کہا کہ مہاتما جی! یہ شیر ان ہرنوں کو کیوں نہیں کھاتا؟ میں نے اس سے کہا کہ یہ اہنسا ورت کا پھل ہے۔ جو آدمی اہنسا ورت کو کرتا ہے اسکے پاس آنے والے خونخوار جانور بھی بیر بھاؤ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو کچھ تم دیکھ کر حیران ہوئے ہو وہ میرے اہنسا

ورت کا اثر ہے۔ یہ سن کر ابالی نے کہا کہ اے دیو! مجھے بھی ایسی طاقت دیجیئے جس سے مجھے کسی سے ڈر نہ لگے۔ تب میں نے اس سے کہا کہ تم گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سنو۔ ایسا کہہ کر میں نے من' ایشور' جیو اور پرکرتی (قدرت) کا حال جیسا بھگودگیتا میں ہے کہہ سنایا۔ ابالی دوسرے ادھیائے کا مہاتم سن کر پورا گیانی ہوگیا۔ اسی وقت آکاش سے ویمان آئے اور اسے ویکنتھ لے گئے۔ اور اس جسم کو چھوڑ کر مکتی حاصل کی۔ اے برہمن! اگر تم بھی اس ادھیائے کو دھیان سے سن کر اس پر عمل کروگے تو یقیناً مکتی کو حاصل کروگے۔ اے لکشمی! برہمچاری نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم وشنو شرما کو سنایا جسے سن کر وہ مکت ہوگیا اور دیو دیہی پاکر ویکنتھ کو گیا۔

اسطرح شریمد بھگودگیتا کے دوسرے ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

اے لکشمی! تم نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم سنا' اب میں تمہیں تیسرے ادھیائے کا مہاتم سناتا ہوں۔ شری نارائن جی بولے۔ ایک برہمن نے بڑے انرتھوں اور برے کاموں سے بہت دولت اکٹھا کی تھی۔ کسی طرح وہ سب دھن جاتا رہا۔ اب وہ برہمن بہت فکر مند ہوا۔ وہ سب سے پوچھتا کوئی ایسا اپائے بتاؤ کہ جسکو آنکھوں میں لگاکر پرتھوی کا دھن اور پدارتھ نکال لوں۔ تب کسی نے کہا۔ ماس (گوشت)' مدیرا (شراب) کھایا پیا کرو۔ وہ بیوقوف یہ کھوٹے کرم کرنے لگا۔ چوری بھی کرنی شروع کردی۔ ایک دن دھن کی لالچ میں وہ چوری کرنے گیا تو راستے میں دوسرے چوروں نے اسے مار دیا۔ پھر اس نے پریت کا جنم پایا۔ اس جنم میں اسے بڑا دکھ اٹھانا پڑا۔ ایک درخت پر دن رات چلایا کرتا تھا کہ کوئی ایسا بھی ہے جو مجھے اس ادھم یونی سے مکت کرائے۔ کچھ عرصہ کے بعد برہمن کی بیوی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب لڑکا بڑا ہوا تو ایک دن لڑکے نے اپنی ماتا سے پوچھا کہ میرا پتا کیا بیاپار کرتا تھا اور اسکا دیہانت (انتقال) کس طرح ہوا؟ اسکی ماتا نے کہا۔ اے بیٹے! تیرے پتا کے پاس بہت دھن تھا جو کہ برے کرموں میں جاتا رہا۔ وہ دھن کے نقصان سے بہت فکرمند رہنے لگا۔ ایک دن دھن کے لوبھ میں وہ چوری کرنے گیا لیکن راستے میں دوسرے چوروں نے ان کو مار دیا۔ یہ سنکر لڑکے نے پوچھا۔ ماں کیا تم نے پتاجی کی گتی کروائی تھی؟ ماں بولی نہیں۔ اس پر لڑکے نے کہا۔ ماں اسکی گتی کروانی چاہئے۔ ماں نے کہا' تو جیسا چاہے کر۔

پھر شودر کا لڑکا برہمنوں کے پاس گیا ان سے پراتھنا کی کہ اے سوامی! میرا پتا ایک دشا میں جاکر مرتیو کو پراپت ہوا ہے اس کا ادھار کیسے ہوگا؟ پنڈتوں نے کہ' تم گیاجی جاکر ان کا شرادھ کرو۔ وہ ماں کی آگیا لیکر گیاجی کی طرف روانہ ہوا' پھر پراگ راج درشن کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھا تھا۔ وہاں اسے بڑا ڈر لگ رہا تھا۔ یہ درخت وہی تھا جہاں اسکے پتا نے پریت یونی پائی تھی۔ اسی جگہ چوروں نے اسے مارا تھا' تب اس لڑکے نے گرو منتر پڑھا۔ اسکا ایک اور نیم بھی تھا وہ شریمد بھگود گیتا کے ایک نہ ایک ادھیائے ضرور روزانہ

پڑھتا تھا۔ اس رات اس نے درخت کے نیچے شریمد بھگود گیتا کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ جیسے اسکے پتا نے بھی سنا۔ یہ پاٹھ سن کر اسکی پریت یونی سے مکتی ہو گئی اور اس نے دیو یونی (دیوتاؤں کا جسم) پائی۔ آسمان سے ویمان آیا اور وہ اس پر بیٹھ کر لڑکے کے سامنے آیا اور اسے آشیرواد دیا کہ اے بیٹا! میں تیرا پیتا ہوں۔ جو کہ مرکر پریت بنا تھا۔ میں نے تیرا پاٹھ سن کر دیو یونی پائی اور میرا ادھار ہوا۔ اب میں تیری کرپا سے سورگ جارہا ہوں' اب تو بھی خوشی سے گیاجی جا۔ یہ سن کر لڑکے نے کہا۔ اے پتاجی! کچھ اور حکم دیجئے تاکہ میں آپ کی خدمت کرسکوں۔

اس دیو یونی نے کہا۔ اے بیٹا! میری سات پیڑھیوں کے پتر نرک میں پڑے ہیں' بڑے دکھی ہیں اب تم شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کرکے ان کو بھی مکتی دلاؤ۔ یہ کہہ کر وہ سورگ کو گیا اور اس لڑکے نے وہیں تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا جسکے پرتاپ سے اسکے سب پتر سورگ کو گئے۔ تب یمدوتوں (موت کے فرشتوں) نے راجہ دھرم راج سے جاکر کہا کہ اے راجہ! نرک میں سے تو بہت سے لوگ نہیں ہیں' جو لوگ جنم جنم کے پاپی تھے انکو وشنو دوت ویمانوں پر بٹھاکر لے گئے ہیں۔ اتنا سنتے ہی دھرم راج اٹھ کر شری نارائن جی کے پاس گئے اور ان سے ہاتھ جوڑ کر کہا' اے ترلوکی ناتھ! جو جنم جنم کے پاپی تھے' آپکے پارشد ویمان پر بٹھاکر ویکنٹھ لے گئے ہیں۔ اب نرک میں دکھ بھوگنے کی سزا کس کو دیں؟ شری نارائن جی بولے میں تمھیں حکم دیتا ہوں جو شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے یا کوئی کسی کو اپنے پاٹھ کا پھل دان کرے اسے تم کبھی نرک نہ دینا۔ یہ سنکر دھرم راج اپنی نگری میں آئے اور اپنے دوتوں کو بلا کر کہا۔ اے یمدوتوں سنو۔ جو کوئی شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے یا جو کوئی اپنے پاٹھ کا پھل دان کرے اسے تم کبھی نرک میں نہ ڈالنا۔ کیونکہ شریمد بھگود گیتا کی مہما اپار ہے اور کہنے سننے میں نہیں آسکتی۔

اتنی کتھا سناکر شری نارائن جی بولے۔ اے لکشمی! یہ تم نے شریمد بھگود گیتا کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ سنا ہے جو کہ مکتی دینے والا ہے اور پاپوں سے انسان کو چھڑانے والا ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے تیسرے ادھیائے کا ... تم ... پچھ ...

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان بولے۔ اے لکشمی! جو لوگ روزانہ شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کرتے ہیں صرف انکو چھونے ہی سے ادھم یونی سے چھوٹ کر انسان وویک یعنی گیان اور بھگتی پاسکتا ہے۔

بھگوان بولے۔ اے لکشمی! جو لوگ شری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں ان کو چھونے سے ہی اس نمی دیہہ سے چھٹکارا پاکر موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ لکشمی جی نے پوچھا' اے مہاراج! شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کرنے والے کو چھو کر بھی کوئی جیو مکت ہوا ہے۔ تب شری بھگوان نے کہا۔ اے لکشمی! اس طرح مکت ہونے والے کی میں تم کو ایک پرانی کتھا سناتا ہوں' سنو۔ بھاگیرتھی گنگا کے کنارے ایک نگر کاشی بستا ہے۔ وہاں ایک ویشنو رہتا تھا۔ وہ شری گنگا جی میں اشنان کرکے شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس وشنو بھگت کے پاس یہی تپ دھن تھا۔ ایک دن وہ سادھو جنگل میں گیا وہاں بیری کے دو درخت تھے' اس نے ایک پر فضا جگہ دیکھی۔ وہاں بہت سے پھل بھول اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ وہ ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ سادھو کو بیٹھتے ہی نیند آگئی اور وہ سونے کے لئے لیٹ گیا۔ ایک درخت سے سر اور دوسرے سے پاؤں لگا کر سوگیا۔ لیکن دونوں درخت اس سادھو کے چھوتے ہی گر گئے۔ ان کے پتے سوکھ گئے۔ پرمیشور کی کرپا سے ان دونوں بیریوں نے برہمن کے گھر میں لڑکیاں بن کر جنم لیا۔ اے لکشمی! بڑے اچھے دھرم کرموں سے انسانی جسم ملتا ہے۔ دونوں لڑکیوں نے کٹھن تپ کرنا شروع کردیا۔ جب دونوں بڑی ہوئیں' تب انکے ماتا پتا نے کہا۔ اے بیٹیوں ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تب ان دونوں نے جواب دیا کہ ہم شادی نہیں کرنا چاہتی۔ انکو اپنی پچھلے جنم کی سب باتیں یاد تھی۔ وہ پوتر ذات میں جنمی تھیں۔ انھوں نے کہا۔ ہمارے من میں ایک خواہش ہے اگر پرماتما اسکو پوری کردیں تو بہت اچھی بات ہے۔ جس سادھو کے چھونے سے ہماری وہ دیہہ چھوٹی اور یہ انسانی جسم ملا ہے' وہ ہمیں ملے۔ اتنا سوچ کر ان دونوں لڑکیوں نے ماتا پتا سے ترتھ یاترا کی اجازت لی اور دونوں لڑکیوں نے پیر چھو کر نمسکار کرکے تیرتھ کو چل پڑیں۔ جب کاشی پہنچیں۔ تو

وہی سادھو وہاں بیٹھا دیکھا، جسکی کرپا سے انھوں نے انسانی جنم پایا تھا۔ دونوں نے پاس جاکر اس سادھو کو نمسکار کیا اور کہا کہ اے مہاراج! آپکی جئے ہو۔ آپ نے ہمیں مکتی دی۔ تب سادھو بولا، تم کون ہو میں تم کو نہیں جانتا۔ لڑکیوں نے کہا۔ ہم آپ کو پہچانتی ہیں۔ ہم پچھلے جنم میں بیریوں کی یونی میں تھیں۔ جب آپ جنگل میں دھوپ سے تنگ آکر ہمارے نیچے بیٹھے تھے، لمبا فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا ایک درخت کے ساتھ سر اور دوسرے سے چرن تھے۔ آپکے چھوتے ہی ہماری مکتی ہوئی اور ہم نے برہمن کے گھر میں آکر جنم لیا۔ اب ہم بہت سکھی ہیں۔ تب سادھو نے کہا کہ مجھ کو کچھ یاد نہیں۔ اب آپ حکم کریں تاکہ میں تمہاری سیوا کرسکوں۔ وہ بولیں کہ ہمیں شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پھل دان دیجئے، تاکہ ہم دیو یونی پاکر مکت ہوں۔ تب سادھو نے شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ان کو دیا۔ اتنا سنتے ہی آکاش سے ویمان آئے اور دونوں کو دیو یونی ملی اور وہ دونوں ویکنٹھ کو گئیں۔ تب سادھو بولا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کا ایسا مہاتم ہے۔ پھر وہ من، وچن اور کرم سے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔ بھگوان نارائن نے کہا، اے لکشمی! یہ چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم ہے جو تم نے سنا۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

شیوجی سے پاروتی جی نے پوچھا کہ اے مہاراج! شریمد بھگود گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم بڑا سریشٹھ سنا ہے۔ سو آپ کرپا کرکے مجھے سنایئے۔ تب شیوجی نے پاروتی سے کہا' کہ جسطرح میں یہ بھگود گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم کہوں گا اسی طرح لکشمی جی نے بھگوان وشنو سے پوچھا اور بھگوان وشنو نے جیسا سنایا ہے وہ میں تم سے کہتا ہوں۔ منداکنی ندی کے کنارے کروی نام کی نگری ہے۔ وہاں پر ایک پنگلا نامی برہمن بری صحبت میں رہ کر اپنے دھرم سے بھٹک گیا۔ مانس مچھلی کھانے اور شراب پینے لگا۔ برادری نے اس کو نکال دیا اور وہ کسی دوسرے شہر چلا گیا۔ وہاں کے راجہ کے پاس نوکر ہوگیا۔ ہر ایک کی چغلی کیا کرتا۔ کچھ مدت بعد وہ دولت مند ہوگیا اور شادی کرلی۔ دیویوگ سے جیسے وہ تھا ویسی ہی بد چلن بیوی اسکو مل گئی۔ جو کچھ وہ کہتا کبھی نہیں کرتی۔ اسکے کسی حکم کو نہ مانتی تھی۔ وہ کہتا باہر نہ جاؤ وہ چلی جاتی۔ وہ اس سے بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ ایک دن اس نے عورت کو مارا' عورت نے اپنے شوہر کو زہر دے دیا اور وہ برہمن مرگیا۔ مرکر اس نے گدھ کا جنم لیا۔ کچھ دنوں بعد وہ عورت بھی مرگئی۔ اور مرکر طوطی ہوئی۔ وہ ایک اور طوطے کی مادہ بنی' جو اس جنگل میں رہتا تھا۔ ایک دن اس نے طوطے سے کہا کہ تو نے طوطے کا جنم کیوں کر پایا۔ اس نے کہا سن پچھلے جنم میں برہمن تھا' میرا گرو بڑا ودوان تھا' اس کے ودیارتھی بہت تھے۔ جب وہ کسی کو پڑھاتا میں بیچ میں بول پڑتا اور وہ مجھے منع کیا کرتا۔ لیکن میں باز نہ آتا۔ آخرکار گرو نے بددعا دی کہ تجھے طوطے کا جنم ملے گا۔ اسلیئے میں طوطا بنا۔ اب تو اپنے جنم کا حال سنا۔ طوطی بولی میں پچھلے جنم میں برہمنی تھی۔ میری شادی ہوگئی' لیکن میں اپنے خاوند کا حکم نہ مانتی تھی۔ اس نے مجھے مارا مجھے غصہ آیا اور میں نے موقعہ پاکر اسے زہر دے دیا۔ جب میں مری تو نرک پراپت ہوا پھر یہ جنم ملا۔ طوطا بولا۔ تو بہت بری ہے جو اپنے خاوند کو زہر دیدیا۔ انسویا جی نے سیتا جی کو جب وہ ونواس میں تھی اپدیش دیا تھا کہ اے سیتا! بھرتا یعنی خاوند بیوی کے لئے سکھوں کا بھنڈار ہے وہ بیوی جو اپنے پتی کی سیوا نہیں کرتی ہے بڑی گری ہوئی ہیں۔ پتی خواہ بادشاہ ہو یا نادر' تندرست ہو یا بیمار' اچھا ہو یا

برا۔ ہر حال میں سیوا کے لائق ہے۔ تم نے اپنے خاوند کی یہ سیوا کی کہ اس کو زہر دے دیا تمھاری کیا گتی ہوگی۔ طوطی بولی کہ نرک میں میں نے بہت دکھ پائے ہیں اور مجھے پتی کو کشٹ دینے کی خوب سزا ملی ہے۔ اب میں پتی برت دھرم کو اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ تم میرے خاوند ہو اب میں تمھاری اچھی سیوا کیا کرونگی۔ ایک دن طوطی جنگل میں بیٹھی تھی کہ گدھ آگیا۔ طوطی اسے دیکھتے ہی اڑی۔ گدھ نے اسکو پہنچان لیا کہ یہی عورت تھی جس نے مجھے زہر دیا تھا۔ وہ بھی اس کو مارنے کے لئے اسکے پیچھے اڑا۔ طوطی اڑتے اڑتے تھک کر ایک شمشان میں پانی سے بھری ایک کھوپڑی کے پاس آگری۔ گدھ بھی وہیں آپہنچا اور طوطی کو مارنے لگا۔ مارتے مارتے اس سے کھوپڑی ہل گئی اور اس میں سے پانی اچھلا جس سے دونوں کے پر بھیگ گئے اور وہ دونوں مرگئے۔ ادھم یونی چھوڑ کر وہ سورگ کو جانے لگے۔ طوطی بولی ہم نے ایسا کون سا پنیہ کیا ہے جو سورگ جارہے ہیں۔ گدھ بولا' مجھے تو کچھ جان نہیں پڑتا۔ دونوں دھرم راج کے پاس پہنچے۔ اس نے پوچھا کہ اے گدھ تو پچھلے جنم میں کون تھا۔ وہ بولا برہمن۔ برادری نے بدچلن سمجھ کر نکال دیا تھا۔ میں نے ایک راجہ کے پاس نوکری کرلی۔ بہت سی دولت کماکر میں نے شادی کرلی۔ لیکن عورت بدچلن تھی۔ اس نے مجھے زہردے کر مار ڈالا اور وہ مرکر طوطی ہوئی۔ اس جنگل میں رہتی تھی' جہاں میں رہتا تھا۔ میں نے اسے پہنچان کر مارنا چاہا۔ لیکن یہ اڑ کر ایک شمشان میں پہنچی۔ وہاں ایک کھوپڑی پانی سے بھری پڑی تھی۔ جس سے ہم دونوں کے پر بھیگ گئے اور ہم مرگئے۔ اب ہم کو یہاں کیوں لے آئے' یہ ہمیں خبر نہیں۔ دھرم راج نے کہاکہ وہ کھوپڑی سادھو کی تھی وہ گنگا اشنان کرکے روز شریمد بھگود گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا' اسلئے وہ کھوپڑی پرم پوتر ہے۔ اس کے ہی جل میں بھیگنے سے تم کو سورگ ملا اور اس نے اپنے دوتوں کو حکم دیا کہ آئندہ جو پرانی گنگا اشنان گیتا پاٹھ اور سنتوں کی سیوا کرتا ہو اسے میری اجازت کے بغیر سورگ میں لیجایا کرو۔ تب دوت ان دونوں کو سورگ لے گئے۔ اے لکشمی! یہ شریمد بھگود گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے کہا کہ اے لکشمی! چھٹے ادھیائے کا مہاتم سنو۔ گوداوری ندی کے کنارے پر ایک سورگ کیطرح وشنو پور نامی ایک نگر ہے۔ وہاں کا راجہ گیان شرتی نامی بڑا دھرماتما تھا۔ دھرم' ارتھ' کام اور موکش کو سادھک تھا۔ اسکی پرجا بھی دھرم کرنے والی تھی اور راجہ کی استتی کیا کرتی تھی۔ ایک دن راجہ گیان شرتی اپنے محل کے اوپر بیٹھا ہوا تھا اسی وقت آکاش میں اڑتا ہوا ہنسوں کا جھنڈ اڑتے اڑتے آگیا اور محل کے اوپر بیٹھ کر آرام کرنے لگا۔ ان میں سے ایک تو بیٹھتے ہی اڑ گیا۔ اس کو اڑتا دیکھ کر ساتھ کے ہنسوں نے کہا' ہنس تو اتنی جلدی کیوں اڑا چلا ہے' تو راجہ گیان شرتی سے پہلے ہی سورگ میں چلا جائے گا۔ تب ان ہنسوں کے سردار نے کہا۔ اس راجہ سے بھی سریشٹھ ایک رئیک منی نام رکھیشر ہے وہ ویکنٹھ کا ادھکاری ہوگا۔ ویکنٹھ کا درجہ سورگ سے بھی اونچا ہے۔ راجہ یہ بات سنکر سوچنے لگا کہ اسکے پنیہ مجھ سے بڑے ہونگے جسکی ہنس بڑائی کرتے ہیں۔ بہتر ہو کہ میں بھی اس رشی کے درشن کروں یہ سوچ کر اس نے رتھ منگوایا۔ اس میں سوار ہو کر کاشی پہنچا۔ گنگا اشنان کیا' دان کیا' شیوجی کے درشن کئے۔ لوگوں سے رئیک منی کا پتہ پوچھا لوگوں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی اس نام کا منی نہیں۔ دکھشن دشا روانہ ہوا۔ پشچم دشا گیا۔ تیرتھ دان کیا۔ یہاں بھی کوئی پتہ نہ ملا' بدری ناتھ بھی پہنچا۔ یہاں سے آگے راجہ کا رتھ چلتے چلتے روک گیا۔ راجا سوچنے لگا کہ میں نے تمام دھرتی کی پردکھشنا کی' لیکن کہیں رتھ نہیں رکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی دھرماتما رہتا ہے۔ جسکے تیج کی وجہ سے رتھ نہیں چل سکتا۔ راجہ رتھ سے اتر کر آگے چلا تو پہاڑی کی گپھا میں ایک اتیت (ورکت) بیٹھا ہوا دیکھا۔ اسکے تپ کا پرکاش سورج کی کرنوں کی طرح دیکھائی دے رہا تھا۔ راجہ دیکھتے ہی کہنے لگا کہ یہی رئیک منی ہو سکتا ہے۔ راجہ نے ہاتھ جوڑ کر انکو نمسکار کیا اور بولا' گوسائیں جی آپ کے درشن سے میرا کلیان ہوا میرا جنم سپھل ہوا۔ میں کرتارتھ ہو گیا۔ رئیک منی نے اسکا سنمان کرکے کہا کہ اے راجن! تو چار دھام کا پرشن ہار' دھرم کا سادہن ہار ہے' تو پنیہ آتما ہے۔ مان سے راجا کو اپنے پاس بیٹھایا اور سیوک

سے پھل پھول منگوا کر راجہ کو دیئے۔ راجہ نے سوال کیا کہ آپ کا ایسا تیج کس
کرم کے بل سے ہے؟ منی نے جواب دیا۔ راجہ میں اتیت جٹادھاری بھسم رمائے
لنگوٹ دھاری ہوں۔ میں نے کیا پنیہ کرنا ہے۔ مایا بھی میرے پاس نہیں۔ لیکن
ایک بات ہے میں روزانہ ہی بھگود گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔ یہ اسی
اسی کا اجالا ہے۔ اتنا سنکر راجہ نے اپنے پتر کو بلا کر راج اسکے حوالے کیا اور آپ
تیاگی بن گیا۔ رئیک منی سے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرنا سیکھا اور وہیں رہ کر پاٹھ
کرتا رہا۔ پاٹھ کرنے سے راجہ ترکال درشی ہوا۔ کچھ عرصہ اسی طرح گزار کر راجہ
نے ایک دن پرایانام کرکے شریر تیاگ دیا۔ سورگ سے ویمان آئے اور دونوں بیٹھ
کر ویکنتھ کو چلے گئے۔ بھگوان نارائن نے کہا' اے لکشمی! جو انسان اس چھٹے
ادھیائے کا روزانہ پاٹھ کرتے ہیں وہ بلاشک وشنو لوک کو حاصل کرتے ہیں۔
اسطرح شریمد بھگود گیتا کے چھٹے ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

چھٹے ادھیائے کے مہاتم کو سن کر شری لکشمی جی نے کہا' اے پر بھو! اب ساتویں ادھیائے کے مہاتم کو تفصیل کے ساتھ ہمارے کلیان کے لئے کہو۔ شری لکشمی جی کی خواہش کو دیکھ کر بھگوان وشنو نے کہا کہ اب ساتویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ پٹنہ نامی نگر میں ایک شنکو کرن نام کا ویش رہتا تھا۔ اسکے چار بیٹے تھے۔ وہ تجارت کرنے کے لئے باہر ملکوں میں جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ راستے میں جاتے ہوئے اس ویش کو کالے سانپ نے کاٹ لیا وہ سانپ کے کاٹنے سے مرگیا۔ اسکے ساتھی اسکی حالت دیکھ کر دکھی ہوئے اور اسکا انتم سنسکار کرکے اسکے سارے دھن کو لیکر گھر لوٹ آئے' اور اسکے بیٹے کو اسکا سارا دھن دے دیا تو اسکے لڑکے نے پوچھا' میرا باپ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا وہ سانپ کے کاٹنے سے مرگیا۔ اسکی مکتی نہیں ہوئی' اسکی مکتی کراؤ۔ اسکے لڑکے نے یہ بات برہمنوں سے پوچھی تو انہوں نے کہا کہ نارائنی بلی کروانا چاہئے۔ ویش کے بیٹوں نے شاستر کی ودھی سے نارائن بلی کو کیا اور بہت سا دان دے کر برہمن' سادھو اور ذات بھائیوں کو بھوجن دیا۔ باقی دھن جو بچا چاروں بھائیوں نے بانٹ لیا۔ لیکن پتا کے مرنے کی فکر سے اور دکھ سے وہ دن رات بے چین رہنے لگے۔ ایک دن شنکو کرن کے ساتھی بیوپاریوں سے اسکے ایک بیٹے نے پوچھا کہ جس سانپ نے میرے پتا کو کاٹا تھا وہ جگہ مجھے بتاؤ۔ میں اسکو مار کر اپنے پتا کا بدلہ لوں گا۔ انہوں نے ساتھ جاکر لڑکے کو وہ جگہ دکھا دی۔ شنکو کرن کا بیٹا وہاں سانپ کے رہنے کی جگہ ڈھونڈنے لگا۔ نزدیک ہی ایک بانبی کو دیکھ کر اس جگہ کو کھودنے لگا۔ جب بڑا سوراخ ہوگیا تو وہاں سے ایک سانپ نکلا اور لڑکے سے بولا تو کون ہے اور میری جگہ کیوں خراب کر رہا ہے۔ لڑکا بولا کہ میں ہی شنکو کرن کا بیٹا ہوں۔ جس سانپ کے کاٹنے سے میرا باپ مرا ہے میں اسے ضرور مارونگا۔ تب سانپ بولا کہ میں ہی شنکو کرن ہوں۔ تو میرا ہی بیٹا ہے۔ تو مجھ کو اس ادھم یونی سے چھڑانے کا اپائے کر' مجھ کو مت مار۔ میرے پچھلے جنم کے کرم تھے سو بھوگ رہا ہوں۔ تب لڑکا بولا اے پتاجی! کوئی طریقہ بتاؤ جس سے تمارا کلیان ہو اور مکتی پراپت ہو۔ تب سانپ بولا کہ اے پتر کسی گیتا پاٹھی برہمن کو گھر میں بلاکر بھوجن

کھلاؤ اور سیوا سے خوش کرکے اس سے بھگود گیتا کے ساتویں ادھیائے کے پاٹھ کا
پھل مجھے دلاؤ تو میرا ادھار ہو گا۔ ویش پتر پتا سے اجازت لیکر گھر لوٹ آیا اور لڑکے
نے گھر آکر اپنی بیوی کو یہ حال سنایا۔ اس نے کہا اگر سادھو برہمن کی سیوا کرنے
سے تمھارے پتا کا ادھار ہو تو جلدی کرو۔ پھر ویش پتر نے اپنے نگر کے سب گیتا پاٹھ
کرنے والے برہمن بلاکر بھگود گیتا کے ساتویں ادھیائے کا پاٹھ کرا کے برہمنوں کو
بھوجن اور کپڑے وغیرہ دکشنا دی اور ہاتھ جوڑ کر بینتی کی کہ اے مہاپرشو! آشیرواد
دیں، تاکہ میرا پتا ادھم یونی سے چھوٹے۔ تب سادھو اور برہمنوں نے ملکر آشیرواد
دیا۔ اس ساتویں ادھیائے کے پھل کو لے کر پتا کو دیا۔ اسی وقت شنکوکرن ادھم یونی
سے چھوٹ کر لڑکے کا دھنیواد کرتا ہوا ویکنٹھ دھام کو چلا گیا۔
اسطرح شریمد بھگود گیتا کے ساتویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

ایک دفعہ بھگوان وشنو کے قریب بیٹھی ہوئی لکشمی جی نے پوچھا۔ اے مہا پربھو! آپ نے بھگود گیتا کے ساتویں ادھیائے کا مہاتم تو سنایا' اب آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سنائیے۔ لکشمی جی کے وچن سنکر بھگوان وشنو بولے۔ اے پریہ! آج میں تمہیں بھگود گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سناتا ہوں۔ دھیان سے سنو۔

ایک دفعہ متھلا پوری میں راجہ متھیلش کے یہاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بڑا بھاری اکال پڑا۔ جس سے راجہ کی ساری پرجا دکھی ہوکر ہاہاکار کرنے لگی۔ راجہ نے پرجا کے دکھوں کو مٹانے کے لئے بہت سے دان یگیہ کئے۔ لیکن پرجا کا دکھ دور نہیں ہوا۔ اسی دکھ سے بے چین ہوکر راجہ نے سادھو برہمنوں کی سبھا بلا کر اس کا وچار شروع کیا کہ میرے کون سے پاپ سے یہ اکال پڑا ہے۔ اندر وغیرہ دیوتاؤں کی خوشی کے لئے میں نے بہت سے یگیہ کئے' لیکن پھر بھی دیوتاؤں نے بارش نہیں کی۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ اس وقت ایک برہمن راجیہ سبھا میں آیا۔ راجہ نے برہمن کو بہت جیوتشی جان کر سبھا سے اٹھ کر عزت کے ساتھ بٹھایا' اور ان سے بھی وہی سوال کیا۔ برہمن نے کہا۔ تیرے راجیہ میں ایک برہمن کو اولاد نہیں تھی۔ وہ برہمن اولاد کیلئے اجامیگھ یگیہ کرنے کے لئے سب سامگری اکٹھی کرنے لگا' تو اس کو کوئی بکرا نہیں ملا۔ تھک کر وہ برہمن دودھ دینے والی بکری کا بچہ بکری سمیت مول لیکر اسکے بچے کو ہون میں دینے لگا۔ تب بکری بولی۔ اے برہمن! تو مہاپاپی ہے جو اپنے پتر کے لئے میرے پتر کا ہون کر رہا ہے۔ جس راجہ کے راجیہ میں ایسا پاپی برہمن ہے وہ راجیہ ساری پرجا کے ساتھ دکھی ہوگا۔ ایسی بددعا دے کر وہ بکری بیٹے کے دکھ میں مرگئی۔ کچھ دنوں کے بعد وہ برہمن بھی مرا۔ جب دھرم راج کے پاس گیا تب انھوں نے کہا یہ برہمن بڑا پاپی ہے اسے نرک میں بھیج دو۔ اس برہمن کا نرک سے نکل کر بندر' کتا وغیرہ کی یونیوں میں جنم ہوا ہے۔ وہ برہمن بہت سی یونیوں کو بھوگنے سے بڑا دکھی ہے۔ جب اسکا اور بکری کا ادھار ہوگا تب تیری پرجا بھی سکھی ہوسکتی ہے۔ راجہ نے کہا کہ ان کے ادھار کا اپائے کیا ہے' سو مہربانی کرکے بتائیں۔ برہمن نے کہا۔ کوروکیشتیر میں دھرم روپی نام کے سنیاسی

رہتے ہیں، وہ بڑے گیتا پاٹھی ہیں۔ وہ تمھارے نگر میں آکر بھگود گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا پھل تمھیں دیں تو اس برہمن اور بکری کا ادھار ہوگا اور سب پر جا سکھی ہوجائے گی۔ راجہ نے فوراً رتھ کو سجاکر سارتھی کے ساتھ کورو کیشنیر میں دھرم روپی کو لانے کے لئے بھیجا۔ سارتھی نے وہاں پہنچ کر راجہ کا سندیش سنیاسی سے کہہ سنایا۔ بھگود گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے ابھیاس سے وہ سنیاسی بہت تیجوان اور پربھاؤ شالی تھا۔ راجہ کے من کی سب باتیں جان کر پہلے تو بہت اداس ہوا، پھر یہ جانکر کہ مہاتما دوسرے کی بھلائی کے لئے ہوتے ہیں، رتھ پر بیٹھ کر متھلا میں آیا۔ آتے ہی بھگود گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے پھل سے برہمن اور بکری کا ادھار کیا۔ وہ دونوں ادھم دیہہ سے چھوٹ کر پرم پد کو پہنچے اور نگر میں خوب بارش ہوئی۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

نویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے لکشمی جی سے کہا کہ اب نویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ دکھشن دیش میں سوشرما نامی ایک شودر تھا۔ بڑا پاپی تھا۔ ماس، شراب پیتا تھا۔ جوا کھلتا اور چوری کرتا۔ اور پر استری سنگ کرتا تھا۔ ایک دن وہ شراب پی کر سو رہا تھا کہ وہ رات کو مر گیا اور پریت بنکر بڑ کے ایک درخت پر رہنے لگا۔ ایک بھکاری برہمن بھی اسی نگر میں رہتا تھا۔ دن کو بھیک مانگتا اور استری کو لاکر دیتا۔ اسکی بیوی بہت لالچی تھی وہ کبھی کسی کو دان نہ دیتی تھی۔ کچھ عرصے بعد ان دونوں نے پران تیاگے اور پریت ہوئے۔ وہ بھی اسی درخت کے نیچے آکر رہے جہاں وہ پریت رہتا تھا۔ وہاں رہتے ہوئے انہیں بہت مدت بیت گئی۔ ایک دن اسکی بیوی پشاچنی (چڑیل) نے کہا کہ اے پرش! تمھیں اپنا پچھلا جنم یاد ہے وہ بولا ہاں سب یاد ہے۔ میں پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ تب پشاچنی نے پوچھا تم نے ایسا کون سا اچھا کرم کیا ہے جس سے تمھیں اپنا پچھلا جنم یاد ہے۔ وہ بولا میں نے ایک برہمن سے ادھیاتم گیان کو سنا تھا۔ جس سے میں اپنے پچھلے جنم کو جانتا ہوں۔ پشاچنی نے پوچھا۔ وہ برہمن کون تھا اور ادھیاتم کرم کسے کہتے ہیں۔ جسکے سننے سے تم کو پچھلے جنم یاد ہے۔ پریت نے جواب دیا میں نے کوئی پن نہیں کیا، البتہ شریمد بھگود گیتا کا ایک شلوک سنا تھا، جو بھگوان شری کرشن نے ارجن کو سنایا تھا۔ اتنا کہہ کر وہ شلوک معنی سمیت پشاچنی کو سنانے لگا۔ اس وقت شلوک کو سنتے ہی ایک اور پریت اوپر سے اتر کر انکے پاس آیا اور بولا کہ جو باتیں تم آپس میں کر رہے ہو وہ مجھے بھی کہو۔ تب برہمن پشاچ نے وہ شلوک اسے بھی سنایا۔ اس سے تینوں پریتوں کی یونی چھوٹ گئی اور ویمان پر بیٹھ کر وشنو لوک کو گئے۔ یہ بھگود گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو لوگ اس مہاتم کو بھگتی پوروک سنتے ہیں وہ سدا ویکنٹھ میں نواس کرتے ہیں۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

دسویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن جی بولے۔ اے لکشمی! اب دسویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ کاشی نگر میں ایک دھیرج نام کا برہمن رہتا تھا۔ وہ بڑا دھرماتما اور ہری بھگت تھا۔ ایک دن وہ وشویشور مہادیو جی کے درشن کو جارہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ وہ تیز دھوپ سے بے چین ہوکر چکرا کر مندر کے نزدیک گر پڑا۔ اتنے میں بھرنگو نام کا گن آیا اور اس برہمن کو بیہوش پڑے دیکھا۔ اس نے جاکر شیوجی کو بتایا' مہادیو جی سن کر چپ رہے۔ اس گن نے مہادیو جی سے ایک سوال پوچھا۔ اے سوامی! اس نے ایسا کون ساکرم کیا ہے جو اتنی اچھی جگہ موت پائی ہے۔ اسکی چاروں باتیں اچھی ہوئی ہیں۔ ایک تو کاشی نگر' گنگاجی کا اشنان' سنتوں کا یعنی وشویشورجی مہاراج کا درشن' اناج چھوڑنا اور ایکادشی کا دن۔ مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اس نے ایسا کون ساپنیہ کیا تھا۔ تب مہادیو جی نے کہا۔ اے بھرنگو! میں تجھے اسکے جنم کا حال سناتا ہوں۔ ایک دفعہ کیلاش پربت پر میں اور دیوی پاروتی دونوں بیٹھے تھے کہ ایک ہنس میرے درشن کو آیا۔ یہ ہنس برہما کا واہن تھا۔ برہما لوک سے مانسرور کو جارہا تھا۔ اس سرودر میں خوبصورت کمل کھلے ہوئے تھے۔ وہ ایک کمل کو پار کرنے لگا' اسکی پرچھائیں اس پر پڑی اور وہ ہنس ایک دم کالا ہوکر آکاش سے دھرتی پر گر پڑا۔ اسی راستے میں ایک گن آیا اس نے آکر مجھ سے کہا کہ اے سوامی! یہ آپکے درشن کو آیا تھا لیکن شام برن (کالا) ہوکر گر پڑا ہے۔ گن میرے حکم سے ہنس کو میرے پاس لے آئے میں نے پوچھا اے ہنس تم کالے کیوں ہوئے۔ ہنس بولا اے پربھو! میں آپ کے درشن کو آیا تھا۔ مان سرودر میں کمل کھلے تھے میں نے انہیں پار کیا تو میرا جسم شیام برن (سیاہ) ہوگیا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ بات سن کر شیوجی سوچنے لگے۔ اسی وقت آسمان سے آکاش وانی ہوئی کہ اے شیوجی! آپ کیا سوچ رہے ہیں' اس ہنس کا پرسنگ (حال) سنیں۔ میں نے آکاش وانی سے کہا کہ تم میرے سامنے آؤ میں دیکھوں کہ تم کون ہو۔ تب ایک چتربھج (چار ہاتھوں والا) روپ شیام سندر پارکھ میرے سامنے آیا۔ اور بولا یہ ہنس اس کنولنی کے اوپر سے گزرا تھا اسلئے یہ شیام برن ہوگیا۔ یہ سارا واقعہ کنولنی سے پوچھے۔ وہ سب بتادے گی۔

تب میں نے کنولنی سے پوچھا۔ وہ بولی کہ میں پچھلے جنم میں اپسرا تھی۔ میرا نام پدماوتی تھا۔ ایک برہمن گنگا کے کنارے اشنان کرکے ہر روز شریمد بھگود گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا تھا۔ ایک دن راجہ اندر کا سنگھاشن ڈولنے لگا۔ اندر ڈرا کہ یہ کیا ہوا جب دیکھا کہ ایک برہمن شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ کررہا ہے' تو راجہ اندر ڈر کر یہ کہنے لگا کہ یہ برہمن بڑا تپسوی ہے کہیں تپ کے تیج سے میرا راج نہ چھین لے۔ مجھے اندر راجہ نے حکم دیا کہ تم اس تپسوی کی تپسیہ کو بھنگ کردو۔ تب میں اس تپسوی کے پاس سے گذری اسکا انگ میرے انگ سے چھوا۔ اس نے مجھے سراپ دیا کہ اے پاپنی تو کنولنی ہوجا۔ سریوں کی طرح تیرے بھی پانچ انگ ہونگے۔ دو کنول چرن' دو کنول ہاتھ اور ایک کنول مکھ۔ ایسا ہی ہوا۔ میں کنولنی ہوکر مانسرودر میں رہنے لگی۔ جہاں ہزاروں بھنورے میری واسنا سے ترپت ہوتے ہیں۔ اور میرا تیج ایسا ہے کہ جو پنچھی مجھ پر سے گذرتا ہے تو جھلس کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہ کہہ کر کنولنی ہنس سے بولی کہ ہنس تو کون ہے اور کیوں آیا۔ ہنس بولا۔ چار ہنس برہماجی کے واہن (سواری) ہیں' ان میں سے ایک میں ہوں۔ مانسرودر میں موتی چگنے آیا تھا۔ دل میں سوچا کہ مہادیوجی کے درشن کروں اس وجہ سے ادھر آنکلا تھا۔ جب میں تمہارے اوپر سے گذرا تو سفید برن سے شیام برن ہوگیا اور آکاش سے گر پڑا۔ اے کنولنی تم سچ سچ کہو کہ کس وجہ سے تمہارا تیج ایسا ہوا ہے۔ وہ بولی میں ہر روز شریمد بھگود گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرتی ہوں اسی وجہ سے میرا ایسا تیج ہے۔ مجھکو لانگھنے والا کالا ہوکر اچیت ہوجاتا ہے۔ ہنس بولا اب کوئی طریقہ ہے جس سے میں سفید برن ہوجاؤں اور تو بھی اس جسم سے مکت ہوجائے۔ کنولنی بولی۔ شریمد بھگود گیتا کے دسویں ادھیائے کے پاٹھ سے ہمارا ادھار ہوسکتا ہے۔ یہ باتیں ہورہی تھی اتنے میں ایک برہمن آگیا اسکو کہا کہ بھگود گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سنائے۔ اس نے پاٹھ سنایا سنتے ہی دونوں کا ادھار ہوا۔ ہنس سفید برن (سفید رنگ) اور کنولنی دیو کنیا ہوئی۔ دونوں نے ہاتھ جوڑ کر برہمن سے کہا کہ آپ دھنیہ ہیں' جو ہمیں کرتارتھ کردیا۔ برہمن بولا کیونکر؟ کنولنی بولی کہ یہ ہنس کالا ہوگیا تھا اور میں کنولنی اب آپکے پاٹھ سنانے سے میں دیو کنیا اور ہنس سفید برن ہوا۔ اب آپ آشیرواد دیں تاکہ ہم دیولوک جائیں۔ تب برہمن نے انکو آشیرواد دیا اور وہ دونوں

کرتارتھ ہو گئے۔ یہ کتھا سنا کر مہادیو جی نے بھر گو سے کہا یہ وہی گیتا پاٹھی برہمن تھا جس نے کنولنی اور ہنس کو گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کر کے کرتارتھ کیا تھا۔ اے لکشمی! یہ دسویں ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے دسویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

گیارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن، شری لکشمی جی سے کہتے ہیں کہ اب گیارھویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ دکھن دیش میں تنگ بھدر نام نگر ہے۔ اس کے راجہ کا نام سکھانند تھا۔ وہ راجہ بڑا ہری بھگت تھا۔ اس کے گھر میں ایک ٹھاکر دوار تھا۔ وہاں ایک برہمن شری لکشمی نارائن کی پوجا کرتا تھا اور شریمد بھگود گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ ہر روز کیا کرتا تھا۔ اور راجہ بھی ہر روز وہاں جاکر لکشمی نارائن کی پوجا کرتا اور شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ سنا کرتا تھا۔ اسی طرح مدت گذر گئی ایک دن راجہ مندر سے گھر جارہا تھا کہ راستے میں اسے ایک سنت ملا، اسکے ساتھ دو اتیت (سیاح) بھی تھے۔ اس نے راجہ کو کہا کہ ہم بنارس کشمیر کا اشنان اور درشن کرنے آئے ہیں، ہم کو رہنے کیلئے کوئی جگہ دو۔ راجہ نے ان تینوں کیلئے ایک حویلی کھلوادی۔ پھر راجہ نے انکو بلاکر بھوجن کروایا۔ کچھ دیر بعد راجہ پھر انکے درشن کو آیا اور اپنے بیٹے کو ساتھ لایا۔ دونوں درشن کرکے ان کے پاس بیٹھ گئے۔ گیان کی باتیں ہوتی رہیں۔ اتفاقاً راجہ کا بیٹا حویلی میں کسی کام سے گیا وہاں ایک پریت رہتا تھا اس نے اسکو مار ڈالا۔ نوکروں نے راجہ کو اس بات کی خبر دی جسکے سنتے ہی راجہ کے ہردے کو سخت چوٹ لگی۔ دل میں سوچا کہ سادھوؤں کے درشن کا اچھا پھل ملا۔ راجہ وہاں سے اٹھا تو سادھو بھی راجہ کے ساتھ آیا۔ دیکھا راجہ کا بیٹا مرا پڑا ہے۔ سنت نے کہا پریت اس لڑکے پر دیا (نظر کرم) کر جو یہ پھر سے زندہ ہوجائے۔ اب تو اپنے پچھلے جنم کی بات کر۔ پریت بولا میں پچھلے جنم میں برہمن تھا اور اس گاؤں کے باہر ہل جوتا کرتا تھا۔ ایک دن ایک دبلا پتلا سا برہمن وہاں آیا وہ اچانک کھیت میں گر پڑا اور اسکے بدن سے خون نکل رہا تھا۔ ایک چیل اس کا گوشت نوچ کر کھانے لگی اور میں بیٹھا دیکھتا رہا۔ میرے من میں رحم نہ آیا جو اس برہمن کو بچاؤں۔ اتنے میں ایک اور برہمن آیا اس نے یہ سب دیکھ کر مجھ سے کہا اے ہل چلانے والے برہمن تیرے کرم چنڈال جیسے ہیں۔ بے رحم! تیرے کھیت میں چیل ایک برہمن کا گوش نوچ کر کھا رہی ہے اور تو پتھر دل بنا بیٹھا رہا۔ جا تو میرے شراپ سے پریت کی زندگی پائے گا۔ تب میں نے اسکے پیر پکڑ لئے اور پوچھا کہ مہاراجہ میرا ادھار کیسے ہوگا؟ تب

برہمن نے کہا جب کوئی تجھ کو گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنائے گا تبھی تیرا ادھار ہوگا۔ یہ کہانی سن کر سنت نے راجہ سے پوچھا اب کیا کرے؟ راجہ نے کہا مہاراج اسکا ادھار کریں، تاکہ میرا بیٹا بھی زندہ ہوجائے۔ تب برہمن نے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا اور جل پریت کے منہ پر چھڑکا۔ اسی وقت پریت نے دیو یونی پائی۔ اس نے جتنے بھی جیو مارے تھے وہ سب مکت ہوئے۔ راجہ کا بیٹا بھی مکت ہوگیا۔ ان سب کیلئے آسمان سے ویمان آئے چونکہ گیتا پاٹھ سے جنکا ادھار ہوا تھا وہ سب شیام سندر چتربھج روپ ہوگئے تھے اسلئے راجہ اپنے بیٹے کو نہیں پہچان سکا۔ اس نے پریت سے پوچھا کہ میرا بیٹا کونسا ہے پریت نے اشارے سے بتایا۔ راجہ نے کہا اے بیٹا تو مجھ سے آکر ملو۔ بیٹا بولا۔ یہ بات تم کیسے کہہ سکتے ہو میں تو پہلے بھی کئی بار تمہارا بیٹا اور کئی بار تمہارا باپ بن چکا ہوں۔ راجہ نے موہ کے بس ہوکر اپنے بیٹے سے کہا ایسی باتیں نہ کر تو میرا اکلوتا بیٹا ہے کوئی اور سنتان میرے پاس نہیں۔ میری گتی کیسے ہوگی۔ بیٹا بولا۔ پتاجی اگر کسی کل میں ایک وشنو بھگت ہو تو اس کے سارے کل کا ادھار ہوجاتا ہے۔ تم پریشان نہ ہو اب میں بھگوان شری نارائن جی کی شرن میں جارہا ہوں اور جب میں بھگوان شری نارائن کے درشن کرونگا تو تمہارے اکیس کلوں کا ادھار ہوجائیگا۔ یہ بات سنکر راجہ نے کہا اپنے سفر کیلئے روانہ ہو۔ تب وہ سب ویمانوں پر بیٹھ کر ویکنٹھ کو چلے گئے۔ تب سادھو نے راجہ سے کہا اب تم بھی روزانہ شریمد بھگود گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرو اور تلسی میں جل چڑھایا کرو تاکہ تمہارا بھی جنم سدھر جائے اور ادھار ہوجائے۔ یہ بات کہہ کر سادھو بھی چلا گیا۔ اور راجہ روزانہ شریمد بھگود گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا اور تلسی میں جل چڑھاتا رہتا۔ اسطرح اسکا بھی ادھار ہوگیا۔ بھگوان شری نارائن کہتے ہیں اے لکشمی! یہ گیارہویں ادھیائے کا مہاتم جو تم نے شرون (سنا) کیا۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

بارہویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن لکشمی جی سے کہتے ہیں کہ اب بارہویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔
دکھن دیش میں سکھانند نام کا ایک راجہ رہتا تھا۔ اسی نگر میں دمت نامی ایک کمپٹ
رہتا تھا۔ ایک ویشیا سے اسکی محبت تھی۔ وہ دونوں ایک دیوی کے مندر میں جاکر
شراب پیتے، ماس کھاتے اور بھوگ کرتے۔ اگر کوئی پوچھتا کہ کیا کرتے ہو تو کہتے کہ
مندر میں جاکر ہم دیوی کی پوجا کرتے ہیں۔ ایسے ہی کئی دن بیت گئے۔ اسی مندر میں
ایک برہمن بھی دیوی کی سیوا کرتا تھا۔ ایک دن اسی برہمن نے دیوی کی استوتی کی،
دیوی نے درشن دیئے اور حکم دیا کہ اے برہمن تو جو کچھ مانگ میں تجھ تو دونگی۔
برہمن نے کہا۔ مجھے دھن، سنتان اور سکھ چاہئے مانگا۔ دیوی نے کہا جو کچھ تو مانگ
رہا ہے میں تجھے دونگی، پہلے میرا کہنا مان۔ برہمن بولا کیا؟ دیوی بولی کچھ ایسا اپائے کرو
جس سے ان دونوں پاپیوں کا ادھار ہوجائے۔ برہمن دیوی کی بات مان کر اپنے گورو
کے پاس گیا اور کہا، مہاراج میں نے بھوانی کی سیوا کی تھی اور استوتر پڑھا تھا بھوانی
ماں نے پرسن ہوکر مجھے دھن، سنتان اور سکھ دیا ہے، لیکن کہا ہے پہلے میں کچھ ایسا
اپائے کروں جس سے (دمت اور ویشیا) کا ادھار ہو۔ اب جسطرح آپ کہیں میں
کرونگا۔ گورو نے کہا میں تو کچھ اپائے نہیں جانتا تم بھگوان شری نارائن سے پوچھو۔
تب برہمن نے بھگوان شری نارائن کی تپسیہ کی وہ پرسن ہوئے آکاش وانی کی کہ
اے برہمن! تمہاری کیا خواہش ہے۔ تب برہمن نے یہ ساری کہانی انکو کہی اور کہا
مہاراج میں نہیں جانتا کہ ان دونوں کا ادھار کیسے کروں، آپ مہربانی کرکے جو حکم
دینگیں میں وہی کرونگا، جس سے ان پاپیوں کا ادھار ہو اور دیوی مجھے دھن، سنتان
اور شانتی دے۔ بھگوان شری نارائن نے کہا تم انکو شریمد بھگود گیتا کے بارہوں
ادھیائے کا پاٹھ سناؤ۔ اس سے انکا ادھار ہوگا۔ برہمن نے مندر میں آکر بھگوان
شری نارائن کا حکم کو دیوی کو سنایا۔ تب دیوی نے کہا کہ گیتا پاٹھ سنکر وہ پاپی کیونکر
سدھر میں گے۔ برہمن بولا، بھگوان شری نارائن نے حکم دیا ہے تب دیوی نے کہا
ان دونوں کو بلاکر گیتا پاٹھ سناؤ۔ تب برہمن نے دونوں کو بلاکر شریمد بھگود گیتا کے
بارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا۔ سنتے ہی دونوں ادھم یونی چھوڑ کر سارے پاپوں سے

چھوٹے اور آسمان سے ویمان آئے وہ ان میں بیٹھ کر ویکنتھ کو گئے۔ تب دیوی
نے کہا اے برہمن! شریمد بھگود گیتا کے بارہویں ادھیائے کا ایسا پھل ہے جسکے سنتے
ہی دونوں پاپی مکت ہو گئے اور ویمانوں پر بیٹھ کر ویکنتھ کو گئے۔ میں بہت خوش
ہوئی ہوں اور میرا نام آج سے ویشنو ہوا اور آج سے میں نے تجھے اس نگری کا راج
دیا۔ یہ کہہ کر بھوانی انتردھیان ہو گئیں۔ برہمن اپنے گھر گیا۔ جب راجہ کو پتا چلا تو
سوچا کہ میرے تو کوئی سنتان نہیں ہے کیوں نہ یہ راج اس برہمن کو دیکر جنگل میں
جاکر تپ کروں۔ وہ برہمن راجہ کے پاس آیا راجہ نے کہا' اے دیوتا! تم اس نگر کا
راج کرو اور میں جنگل میں تپسیہ کرنے جارہا ہوں۔ یہ کہہ کر برہمن کو راج دیکر وہ
راجہ جنگل میں چلا گیا۔ راجہ کی یہ بات دیوی بھوانی جانتی تھی۔ اسکی وجہ سے راجہ
راج برہمن کو دے کر جنگل میں چلا گیا۔
اسطرح شریمد بھگود گیتا کے بارہویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

تیرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے کہا اے لکشمی! اب تیرھویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔ دکھن دیش میں ہری پور نام کا ایک نگر تھا۔ اس نگر کے راجہ کا نام پورکھ تھا۔ اس نگر میں ایک ویشیا رہتی تھی جو بہت دوراچاری (بد چلن) تھی۔ جو گوشت، شراب اور برے کام کرتی تھی۔ اس نے ایک آدمی سے وعدہ کیا کہ جنگل میں فلاں جگہ آؤنگی، تم بھی آنا۔ وہ پرش جنگل میں گیا اور وہ بھی گئی لیکن عورت کو وہ نہیں ملا۔ اس نے سارا دن اس کو تلاش کرنے میں گذارہ، جب شام ہو گئی تو ویشیا اس آدمی کا نام لے کر پکارنے لگی۔ اتنے میں وہ شخص بھی آگیا۔ دونوں بڑے پریم سے ملے۔ اتنے میں ایک شیر آیا اور بولا۔ اے ویشیا میں تجھے کھاؤنگا۔ وہ بولی، میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے جو تو مجھے کھانا چاہتا ہے۔ تو پچھلے جنم میں کون تھا یہ بھی بتا۔ شیر نے کہا میں پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ جھوٹ بولا کرتا تھا اور بڑا لالچی تھا۔ جوا کھیلتا اور کبھی کبھی دوسروں کا دھن بھی چرالیا کرتا۔ ایک دن صبح کے وقت کہیں جارہا تھا کہ گر پڑا اور مرگیا۔ یم دوت دھرم راج کے پاس لے گئے انہوں نے حکم دیا اسے فوراً شیر کا جنم دو۔ دھرم راج نے مجھے حکم دیا کہ تم پاپی اور دوراچاری کو کھایا کرنا، لیکن یاد رکھ سادھوؤں اور ہری بھگتوں کے پاس نہ جانا۔ پس میں دھرم راج کے حکم کی وجہ سے تیرے پاس آیا ہوں۔ تو بدچلن اور پاپن ہے اسی لئے میں تجھے کھاؤں گا۔ یہ کہہ کر شیر نے فوراً ویشیا کو ہڑپ لیا۔ جب یم ویشیا کو دھرم راج کے پاس لے گئے تو انہوں نے حکم دیا کہ اسے چنڈالنی کا جنم دو۔ چنڈالنی کا جنم پانے کے بعد ایک دن وہ نربدا ندی کے کنارے جارہی تھی کہ اسکو ایک برہمن دکھائی دیا جو شریمد بھگود گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ کررہا تھا، اس چنڈالنی نے بیٹھ کر پاٹھ سنا۔ جب ادھیائے کا پاٹھ سن کر اسکا پرشاد پایا تو اسکے پران نکل گئے اور دیو یونی پائی اور ویمان پر بیٹھ کر ویکنٹھ دھام کو جانے سے پہلے برہمن سے بولی اے مہاتما! جو کچھ آپ نے پڑھا وہ سن کر میری چنڈالنی یونی چھوٹی اور میں دیو یونی پاکر ویکنٹھ جارہی ہوں۔ ایک پرارتھنا ہے کہ ایک شیر اسی جنگل میں رہتا ہے اس نے پچھلے جنم میں مجھے کھایا تھا اسکا بھی ادھار کریں۔ سادھو بولا، اس کو شریمد بھگود گیتا کے تیرھویں ادھیائے کے

ایک شلوک کا پنیہ دیتا ہوں۔ اسکا بھی ادھار ہو جائیگا۔ یہ کہہ کر اس سادھو نے ایک شلوک کا پنیہ شیر کو دے دیا۔ وہ بھی ادھم یونی کو چھوڑ کر ویکنٹھ کو گیا۔

اسطرح شریمد بھگوو گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے کہا' اے لکشمی! اب بھگود گیتا کے چودھویں ادھیائے کا مہاتم سنو۔
شمال میں کشمیر کے سرسوتی میدان میں ایک پنڈت رہتا تھا۔ جو بہت ودھوان تھا۔
وہاں کے راجا کا نام سوریہ ورما تھا۔ اسکی دوستی سنگل دویپ کے راجہ کے ساتھ
تھی۔ سنگل دویپ کا راجہ کشمیر کے راجہ کو موتی' لال جوہر دریائی گھوڑے بہت
بھیجا کرتا تھا۔ ایک دن کشمیر کے راجہ کے من میں خیال آیا کہ مجھے بھی سنگل
دویپ کے راجہ کو کچھ ضرور بھیجنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر ایک دن وزیر سے پوچھا کہ
میں اس راجہ کو کیا بھیجوں۔ وزیر نے کہا' اور تو وہاں سب کچھ ہوتا ہے بس شکاری
کتے نہیں ہوتے۔ تب کشمیر کے راجہ نے دو شکاری کتے ڈولیوں میں مخملی گدیوں پر
بیٹھا کر اور انکے گلے میں سونے کی زنجیریں پہنا کر راجہ سنگل دویپ کو بھیجے۔ راجہ
دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ بولا میری راجدھانی میں سب کچھ ہے صرف شکاری کتے
نہیں تھے۔ میرے دوست نے اچھا کیا جو اسے بھیج دیئے۔ کئی دنوں کے بعد راجہ
شکار کو گیا۔ اسکے ساتھ دوسرے بھی راجہ تھے۔ راجہ نے دوسرے راجاؤں کے
ساتھ یہ شرط باندھی کہ شکار وہی ہی لے جس کے کتے شکار ماریں گے۔ وہاں ایک
خرگوش آنکلا۔ سب راجاؤں نے اسکے پیچھے اپنے کتے چھوڑ دیئے۔ خرگوش بھاگا اور
کتے بھی اسکے پیچھے ڈورے۔ خرگوش ان سے بہت دور نکل گیا' لیکن سنگل دویپ
کے راجہ کے کتے نے اسکو پکڑلیا۔ لوگوں نے شور مچادیا۔ خرگوش چھوٹ کر پھر
بھاگا۔ مگر کتے کے دانت لگنے کے درد کیوجہ سے گرتا پڑتا جارہا تھا۔ کتا بھی اس کے
پیچھے جنگل میں پہنچا۔ جہاں ایک کچا تالاب پانی سے بھرا تھا۔ تالاب کے کنارے ایک
جونپڑی تھی۔ جس میں ایک سادھو رہتا تھا۔ خرگوش دوڑتا ہوا تالاب میں جاگرا' کتا
بھی پیچھے گرا۔ اتنے میں راجہ بھی گھوڑا لئے آپہنچا' تو دیکھا دونوں مرے پڑے
ہیں۔ انہوں نے ادھم یونی چھوڑ کر دیو یونی پائی۔ راجہ نے ان دیو یونی سے پوچھا تم
کون ہو۔ وہ بولے میں ہی خرگوش ہو اور یہ وہی کتا ہے۔ اے راجہ! تمھارا کلیان
ہو جس نے ہمارا ادھار کیا ہے۔ تب راجہ بولا کہ تمھاری خوش قسمتی کہ تمھارا
ادھار ہوا۔ اب یہ بتاؤ کہ کس پنیہ سے تمھارا ادھار ہوا۔ انھوں نے کہا اس

تالاب کے پانی کو چھوتے ہی ہماری ادھم یونی چھوٹی۔ اتنا کہہ کر وہ ویکنٹھ چلے گئے۔ راجہ نے تپسوی کو نمسکار کرکے پوچھا۔ مہاراج آپ نے یہ کیسا پانی رکھا ہے جس کو چھونے سے یہ دونوں ویکنٹھ کو گئے۔

سادھو بولا' اے راجن! منڈانی نام کا میرا گورو تھا اور میرا نام سوشرما ہے۔ میرا گورو یہاں رہتا تھا اور روزانہ اسنان کرکے بھگود گیتا کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا اور مجھے بھی شرمد بھگود گیتا کا پاٹھ پڑھاتے تھے۔ تب راجہ نے کہا کہ اے سنت! خوش قسمتی سے ہی سادھوؤں کی چرن دھول حاصل ہوتی ہے۔ مہربانی کرکے مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے پچھلے جنم میں ایسا کون سا پتیہ کیا تھا جو انکا ادھار ہوا اور وہ مکت ہو گئے۔ تب سادھو بولا کہ تم کس جگہ کے راجہ ہو' وہ بولا سنگل دوسپ دیش کا راجہ ہوں۔ سادھو بولا اب انکے پچھلے جنم کی کتھا سنو۔ یہ خرگوش پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ یہ اپنے دھرم سے بھرشٹ ہو گیا تھا۔ یہ کتا پچھلے جنم میں اسکی بیوی تھی۔ یہ اپنی بیوی کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی نے اسے زہر دے کر اسے مار دیا تھا۔ جب دونوں مرکر یم لوک گئے تو دھرم راجہ نے حکم دیا کہ برہمن کو خرگوش کا اور عورت کو کتے کا جنم دو۔ تب دونوں نے پرارتھنا کی کہ ہمارا ادھار کیسے ہوگا۔ تب دھرم راج نے کہا' جب بھگود گیتا کے چودھویں ادھیائے کے پاٹھ والے مہاتماؤں کے پانی کو چھوؤ گے اسی سے تمہارا ادھار ہوگا۔ اتنا سن کر راجہ ڈنڈوت کرکے اپنے گھر آیا اور گھر پہنچ کر ایک برہمن سے کہا کہ تم مجھے شرمد بھگود گیتا کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ سنایا کرو۔ تب روزانہ شرمد بھگود گیتا کا پاٹھ سننے لگا اور مکت ہوا۔

اسطرح شرمد بھگود گیتا کے چودھویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا۔

پندرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے کہا' اتر دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ تھا' اور اس کے منتری کا نام سوبھگ تھا۔ راجہ کو اپنے منتری پر بڑا بھروسہ تھا'لیکن منتری بڑا کپٹی (دغاباز) تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح سے راجہ کو مار کر راجہ بن جاؤں۔ آخر ایک دن موقع پاکر اس نے راجہ اور اسکے خاص نوکروں کو قتل کرکے خود راجہ بن بیٹھا۔ کچھ عرصے بعد منتری بھی مرگیا۔ یم دوت اس کو دھرم راج کے پاس لے گئے' دھرم راج نے کہا یہ بڑا پاپی ہے اسے گھور نرک میں ڈالدو۔ کئی نرک بھوگنے کے بعد اس نے سنگل دو میپ دیش مین گھوڑے کا جنم لیا۔ گھوڑوں کے ایک سوداگر نے اسکو بھی خرید لیا اور دوسرے گھوڑوں کے ساتھ اپنے گھر کو چلا۔ سوداگر جب اپنے دیش میں آیا تو راجہ کے سیوکوں نے راجا کو خبردی کہ ایک سوداگر بہت عمدہ گھوڑے لایا ہے۔ راجہ نے بہت سے گھوڑوں کے ساتھ اس گھوڑے کو بھی خرید لیا۔ جب اس گھوڑے کو پھرا' تب راجہ کو دیکھ کر گھوڑے نے سر پھیر لیا۔ راجہ نے برہمنوں سے اسکی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے کہا کہ اس گھوڑے نے آپ کو نمسکار کیا ہے۔ اس جواب سے راجہ کو تسلی نہ ہوئی۔ وہ یہ کہہ کر چپ ہوگیا کہ یہ بات نہیں کچھ اور بات ہے۔ کچھ دنوں بعد راجہ اسی گھوڑے پر شکار کھیلنے گیا۔ گھوڑا بہت تیز دوڑاتے ہوئے راجہ بہت دور نکل آیا۔ اتنے میں دوپہر ہوگئی اور راجہ کو بہت پیاس لگی۔ جنگل میں ایک جھونپڑی تھی اور اسکے پاس ایک تالاب دیکھا۔ راجہ نے وہاں پہنچ کر گھوڑے کو ایک درخت سے باندھا اور خود چلا گیا۔ وہاں ایک تپسوی بیٹھا ہوا اپنے بیٹے کو بھگود گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا پاٹھ پڑھا رہا تھا۔ راجہ کو اپنی کٹیا میں آتے دیکھ کر اس نے اپنے بیٹے کو درخت کے پتے پر ایک شلوک لکھ کر دے دیا اور کہا کہ جاؤ اور کھیلتے ہوئے اس شلوک کو یاد کرو۔ لڑکا باہر چلا گیا۔ تپسوی نے راجہ کا آدر ستکار کیا اور اسکو بٹھایا۔ وہ لڑکا اسی درخت کے نیچے چلا گیا جہاں راجہ کا گھوڑا بندھا تھا۔ کھیلتے ہوئے پتا لڑکے کے ہاتھ سے گر کر گھوڑے کے آگے جاگرا۔ گھوڑا اس پتے پر لکھے لفظوں کو دیکھتے ہی مرگیا اور دیو یونی کو پاکر ویکنٹھ کو چلا اور آسمان میں جاکر کھڑا ہوا۔ راجہ نے باہر آکر گھوڑے کو مردہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور

سوچنے لگا کہ اسکو کس نے مارا ہے۔ اتنے میں آسمان سے دیو یونی بولا۔ اے راجہ!
تمہارا گھوڑا میں ہوں۔ دیو یونی پاکر ویکنٹھ کو جارہا ہوں۔ راجہ نے کہا کہ تم کس
کرنی سے دیا یونی کو حاصل کرکے ویکنٹھ کو جارہے ہو۔ دیو یونی بولا کہ یہ اس
رشی سے پوچھو۔ راجہ نے رشی سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے۔ رشی بولا' اے راجن!
میں نے اپنے بیٹے کو شریمد بھگود گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا شلوک درخت کے
پتے پر لکھ کر دیا تھا۔ وہ پتا لڑکے سے گر کر تمہارے گھوڑے کے آگے جاگرا۔ وہ
ان لفظوں کو دیکھتے ہی مکت ہوگیا۔ راجہ بولا یہ پہلے جنم میں کون تھا۔ میں نے جس
دن اسے خریدا تھا اس نے مجھے دیکھ کر سر پھیرا تھا' میں حیران ہو گیا تھا' لیکن یہ بھید
آج تک مجھے معلوم نہ ہوسکا' مہربانی کرکے آپ مجھے بتائیں۔ رشی بولا' اے راجن!
تم پچھلے جنم میں بھی راجہ تھے اور یہ تمہارا منتری تھا۔ اس نے تمہیں مار ڈالا تھا اور
خود راج کرنے لگا۔ تم پھر اس جنم میں راجہ ہوگئے' لیکن جب یہ مرا تو دھرم راج
کے حکم سے اسے گھوڑے کی یونی ملی۔ تم نے اسے خرید لیا وہ دل میں کہنے لگا کہ
راجہ تم نے مجھے پہچانا نہیں اس لئے اس نے سرہلایا تھا۔ اس کو اپنے پچھلے جنم کی خبر
تھی۔ سو اس نے تمہیں پہچان لیا۔ اتنی بات کہہ کر رشی منی چپ ہوگیا۔ راجہ نے
حیران ہوکر رشی منی کو ڈنڈوت کیا اتنے میں راجہ کا لشکر اسے ڈھونڈھتا وہاں آپہنچا۔
راجہ رشی منی کو نمسکار کرکے گھوڑے پر سوار ہوکر گھر آیا اور بیٹے کو راج دے
کر خود تپسیا کرنے چلا گیا اور شریمد بھگود گیتا کے پاٹھ کرنے سے مکت ہوا۔ اے
لکشمی یہ تمہیں شریمد بھگود گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا مہاتم سنایا ہے۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

سولہویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے کہا' سورٹھ دیش کے راجہ کا نام کھڑگ باہو تھا۔ وہ بڑا دھرماتما تھا۔ نگر میں گھر گھر ٹھاکر دوارے تھے اور بڑے یگیہ ہوتے تھے۔ اور گھروں میں سونے کے تھم موتیوں سے جڑے ہوئے تھے۔ راجہ ہری کا بھگت اور سادھو سنتوں کا سیوک تھا۔ اسکی پرجا بھی بڑی دھرماتما تھی اور سکھ سے رہتی تھی۔ راجہ جیوؤں پر بہت دیا کرتا تھا اور اسکے گھر ہاتھی گھوڑے بہت تھے۔ ان میں ایک ہاتھی بہت مست تھا۔ نگر میں اس کا بڑا شور مچا ہوا تھا۔ کوئی مہاوت اسکے پاس نہ آتا جو کوئی اسکے پاس آتا اسکو مار ڈالتا اور نہ کسی مہاوت کو سوار ہونے دیتا۔ راجہ نے دور دور سے مہاوت بلائے اور انکو کہا جو اسکو قابو کریگا بہت انعام پائے گا۔ ہاتھی مندروں کے آگے کھڑا رہتا تھا۔ جس کوچے میں جاتا اسکو برباد کردیتا اور جو اسکے آگے آتا تھا اسکو مار ڈالتا' لیکن وشنو بھگتوں کو نہ مارتا۔ جب نگر میں آتا تو بہت اپدر کرتا اور کبھی جنگل کو نکل جاتا تو درختوں کو گراتا۔ راجہ دن رات فکر میں رہتا اور ایسی تجویزیں سوچتا رہتا تھا۔ جس سے یہ ہاتھی پکڑا جائے' لیکن کچھ نہ ہوسکا۔ ایک دن یہ ہاتھی نگر میں کہرام مچا رہا تھا تو لوگوں نے سادھو کو جو اسی راستے پر جارہا تھا اسے ہٹنے کو کہا' تاکہ اسے مار نہ ڈالے۔ سادھو بولا مجھ میں بھجن کابل ہے۔ ہاتھی کی طاقت نہیں جو میرے نزدیک آسکے۔ لوگوں نے کہا وہ بھجن کو نہیں جانتا ہے ضرور مار ڈالے گا۔ سادھو بولا ہاتھی اسکو مارتا ہے جو پرمیشور کا بھجن نہیں کرتے ہیں۔ میں تو ہری بھگت ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ اگر میری موت اسی کے ہاتھ ہے تو میں ضرور مرونگا۔ اتنے میں ہاتھی وہاں آپہنچا' سادھو ڈرا نہیں وہیں کھڑا رہا۔ جب ہاتھی سادھو کے نزدیک پہنچا تو سادھو نے اسے نظر جما کر دیکھا۔ ہاتھی نے سونڈ سے سادھو کے چرن پکڑے لوگوں نے سمجھا کہ اب ہاتھی اسے ضرور مار دے گا' لیکن ہاتھی اسکے چرن (قدم) پکڑے ہی کھڑا رہا۔ سادھو بولا اے گجیندرا! میں تجھے جانتا ہوں تو پچھلے جنم کا پاپی ہے مگر اب فکر نہ کر میں تیرا ادھار کرونگا۔ گجندر بار بار چرن پکڑتا اور ماتھا جھکاتا تھا۔ لوگوں نے راجہ سے جاکر کہا کہ آپ جس ہاتھی کو پکڑنے کی فکر میں ہیں اسکو ایک سادھو نے اپنے آگے کھڑا کرلیا ہے۔ یہ بات سن کر راجہ نے آکر

دیکھا سچ مچ ہاتھی سادھو کے آگے کھڑا ہے۔ مہاتما بولے اے گجندر! آگے آؤ' ہاتھی آگے گیا اور چرن جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اس گیتا پاٹھی مہاتما نے کمنڈل سے جل لیکر منہ سے کہا کہ میں نے شریمد بھگود گیتا کے سولھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل تجھے دیا۔ اس پنیہ کے پرتاپ سے ہاتھی ادھم یونی سے چھوٹا اور اسی وقت دیو یونی ہو گیا۔ آسمان سے ویمان آیا اس میں بیٹھ کر راجہ کے سامنے آکھڑا ہوا اور بولا' اے راجہ! میں تمھارے نگر میں اسی لئے رہتا تھا کہ تم بڑے دھرمی ہو' کبھی کوئی سنت یہاں ضرور آئیگا جو مجھے اس ادھم یونی سے چھڑائیگا۔ سو اس مہاتما نے مجھے ادھم یونی سے چھڑایا۔ اب میں مکت ہو گیا ہوں۔ یہ بات کہہ کر دیو یونی ویکنٹھ کو گیا۔ تب راجہ نے آکر سادھو کو ڈنڈوت کیا اور کہا اے مہاتما جی! آپ نے کونسا ایسا پنیہ کیا ہے جس سے ہاتھی مکت ہوا۔ مہاتما بولے' میں نے گیتا کے سولھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پن اسکو دیا ہے' اسی پن کیوجہ سے ہاتھی نے مکتی حاصل کی۔ راجہ بولا یہ ہاتھی پچھلے جنم میں کون تھا۔ سادھو بولے' یہ پچھلے جنم میں ایک اتیت کا بیٹا تھا۔ گورو نے اسکو ودیا پڑھائی بڑا پنڈت ہوا۔ ایک بار گورو تیرتھ کو گیا' پیچھے اسکی عزت بڑھ گئی۔ اچھے اچھے ست سنگی اسکے درشن کو آنے لگے۔ بارہ برس بعد گورو آیا' یہ سبھا میں بیٹھا ہوا تھا' لیکن اس نے انکو پرنام نہیں کیا۔ اس نے سوچا کہ اس سے میری مہما گھٹ جائے گی۔ اپنی آنکھیں موندھ کر چپ رہا۔ گورو نے دیکھ لیا کہ اس نے مجھے دیکھ کر آنکھیں بند کرلیں۔ پس اس نے اسے شراپ دیا کہ اے اندھے تو نے مجھے دیکھ کر سر نہیں جھکایا اور اپنی بڑائی کا ابھیمان کیا' اسلئے ہاتھی کا جنم پائے گا۔ وہ بولا گورو جی مجھے معلوم ہے کہ آپ کا شراپ ضائع نہیں جائے گا مگر یہ بھی بتائیں کہ میرا اودھار کب ہوگا۔ گورو کو دیا آئی اور کہا۔ جب کوئی شریمد بھگود گیتا کے سولھویں ادھیائے کا پن تجھے دیگا تب تیری مکتی ہوگی۔ یہ بات سنکر راجہ نے مہاتما سے کہا کہ مجھے شریمد بھگود گیتا کا پاٹھ سکھلائیں۔ سادھو نے راجہ کو بھگود گیتا کا پاٹھ کرنا سکھلایا تو راجہ اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگلوں میں تپسیا کرنے چلا گیا اور اس کا بھی اودھار ہوا۔ اے لکشمی! یہ گیتا کے سولھویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو تم نے سنا۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے سولھویں ادھیائے کا مہاتم سماپت ہوا

سترہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے کہا۔ منڈلیک نامی ایک دیش میں دوشاسن نامی راجہ راج کرتا تھا۔ ایک اور دیش کا راجہ تھا۔ دونوں نے شرط لگائی کہ جس کا ہاتھی جیت جائے وہ ایک خاص تعداد میں دھن لے گا۔ دوسرے دیش کے راجہ کا ہاتھی جیتا اور دوشاسن کا ہاتھی ہارا اور کچھ عرصے بعد وہ ہاتھی بھی مرگیا۔ راجہ کو فکر ہوئی اور دل میں سوچنے لگا کہ ایک تو دھن گیا اور دوسرا ہاتھی بھی مرگیا' تیسرا جگ ہنسائی بھی ہوئی۔ اسی فکر میں راجہ مرگیا۔ یم دوت راجہ کو پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ وہ بولا یہ ہاتھی کے موہ میں مرا ہے اسے ہاتھی کی یونی میں ڈالو۔ تب راجہ نے سنگل دو یپ میں ہاتھی کی یونی پائی۔ ہاتھی یہ سوچتا رہا کہ پچھلے جنم میں راجہ تھا اب ہاتھی ہوں نہ کچھ کھاتا اور نہ ہی کچھ پیتا۔ ایک دن سنگل دیپ کے راجہ کے پاس ایک سادھو آیا اور اس نے راجہ کو ایک شلوک سنایا۔ راجہ نے خوش ہوکر کہا اے برہمن! آپ کی جو خواہش ہو وہ مانگو۔ برہمن نے کہا' میرے پاس اور تو سب کچھ ہے ایک ہاتھی نہیں ہے۔ راجہ نے اسے وہی ہاتھی دیدیا۔ برہمن اسے اپنے گھر لے آیا۔ ہاتھی نہ دانہ کھاتا اور نہ پانی پیتا۔ رات دن یہی سوچتا کہ کوئی ایسا ہو جو مجھے اس جسم سے چھڑا دے۔ برہمن نے مہاوت کو بلاکر پوچھا کہ اس ہاتھی کو کیا دکھ ہے؟ جو یہ کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ مہاوت نے دیکھ کر کہا' اس کو کچھ نہیں ہے۔ تب برہمن نے راجہ سے کہا۔ راجہ اس کو دیکھنے کیلئے آیا۔ راجہ نے جانوروں کے اچھے اچھے وید کو بلاکر ہاتھی کو دکھایا۔ تو ہاتھی کھڑا رو رہا تھا۔ انھوں نے کہا۔ اے راجن! اسے کوئی مانسک دکھ ہے۔ راجہ نے ہاتھی سے پوچھا تو ہی بتا کہ تجھے کیا دکھ ہے۔ پرمیشور کی شکتی سے ہاتھی نے انسانی زبان میں کہا' راجہ تم بڑے دھرمگیہ ہو اور یہ برہمن بھی بڑا بدھی مان ہے۔ اسکے گھر کا پرشاد تو کوئی پنّ آتما ہی کھاتا ہے' میں تو ادھم جیو ہوں۔ جب یہ بات برہمن نے سنی تو اس نے کچھ سوچکر بھگود گیتا کے سترہویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا' سنتے ہی ہاتھی اپنا جسم چھوڑ کر دیو یونی ہوا۔ آسمان سے ویمان آیا اس میں بیٹھ کر راجہ کے آگے کھڑا ہوا اور بولا کہ راجہ تم دھنیہ ہو اور یہ برہمن بھی دھنیہ ہے' جسکی وجہ سے مجھے مکتی ملی۔ اب ویکنٹھ کو جارہا ہوں۔ راجہ بولا آپ اپنے پچھلے

جنم کی بات سنائیں کہ آپ کون تھے۔ تب وہ بولا میں پچھلے جنم میں راجہ تھا اور میرا نام دوشاسن تھا۔ ایک راجہ سے شرط باندھ کر ہاتھی لڑایا' میرا ہاتھی ہار گیا۔ کچھ دن بعد وہ مرگیا' اسکے مرنے کا مجھے بڑا دکھ ہوا اور میں اسی فکر میں مرگیا۔ یم دوت پکڑ کر مجھے دھرم راج کے پاس لے گئے انھوں نے کہا' یہ ہاتھی کے ویوگ (بچھڑنے) میں مرا ہے اس کو ہاتھی کی یونی دو۔ میں ہاتھی کی یونی میں آگیا۔ اس برہمن نے شریمد بھگودگیتا کے [illegible]ارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنا کر مکت کیا۔ اب ویکنٹھ جارہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ ویکنٹھ چلا گیا راجہ بھی اپنے گھر کو چلا گیا۔ بھگوان شری نارائن بولے اے لکشمی جی! یہ سترہویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو تم نے سنا۔

اسطرح شریمد بھگودگیتا کے سترہویں ادھیائے کا مہاتم سمپات ہوا۔

اٹھارویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے۔ اے لکشمی! جیسے سب ندیوں میں شری بھاگیرتھی گنگا شریشٹ ہے۔ سب ورنوں میں برہمن اور سب تیرتھوں میں پشکر راج شریشٹھ ہے۔ سب رشیوں میں ویاس جی، سب درختوں میں پیپل اور تلسی افضل ہے۔ جیسے گئوؤں میں کام دھینو افضل ہے ایسے ہی گیتا کے سب ادھیاؤں میں اٹھارواں ادھیائے افضل ہے۔ اب اس ادھیائے کا مہاتم سنو۔ سومیرو پربت پر راجہ اندر اپنی سبھا لگائے بیٹھے تھے اور سب دیوتا موجود تھے۔ اپسرا ناچ رہی تھی۔ گندرپ کیرتن کررہے تھے۔ بڑے بڑے برہمن بیٹھے تھے۔ اتنے میں انہوں نے پارکھد کو دیکھا جو ویمان پر ایک چتربھج روپ دھاری کو لئے آرہے ہیں۔ دیوتا بولے یہ پارکھد کس کو لئے آرہے ہیں۔ پارکھد نے ویمان کو لاکر سب دیوتاؤں کے سامنے رکھا اور راجہ اندر کو کہا کہ تم اندراسن کو چھوڑ دو اور اس چتربھج کو بیٹھنے دو۔ یہ سنتے ہی اندر آسن سے اٹھ کھڑا ہوا اور پرکدھوں نے چتربھج کو ویمان سے اتار کر اندر آسن پر بیٹھا دیا۔ تب اندر راجہ نے اپنے گورو برہسپتی سے پوچھا کہ اس نے ایسا کونسا پن کیا ہے جو یہ اندر آسن کا ادھکاری ہوا ہے۔ میرے خیال میں اس نے کبھی کوئی پن نہیں کیا۔ تیرتھ، برت، تپسیا یا یگیہ نہیں کیا۔ کبھی بنارس کیشتر نہیں گیا۔ نہ کبھی شیشر مہادیو کے درشن پائے ہیں۔ کوئی گئو دان نہیں کیا۔ کبھی سادھو سنت کی سیوا نہیں کی۔ برہمنوں کو بھوجن نہیں کھلایا۔ اتنے پنوں میں سے اس نے کوئی پن نہیں کیا۔ میں حیران ہوں کہ یہ کسطرح اس آسن کا ادھکاری ہوا ہے۔ برہسپتی آپ ترکال درشٹی ہو آپ دیویہ درشٹی ہو سو آپ میرا یہ شک دور کریں۔ تب برہسپتی بولے۔ اس نے تو کوئی ایسا پن نہیں کیا۔ یہ بات تم جاکر بھگوان شری نارائن سے پوچھو۔ تب راجہ اندر سب دیوتاؤں کے ساتھ میرے پاس آئے۔ نمسکار کرکے چرن وندھنا کی اور استت کرکے بولے۔ آپ انترجامی ہیں، ایک بنتی کرتا ہوں میں نے کہا کہو۔ اندر کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تب اندر نے کہا۔ اے دیناناتھ! آپکے چار پرکھد ایک چتربھج روپ دھاری کو ویمان پر بیٹھا کرلے آئے اور انہوں نے مجھے آسن سے کھڑا ہونے کو کہا۔ میں اس چتربھج کے

سامنے نہ ٹھہر سکا' اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے ایک سو اشومیدھ یگیہ کئے تھے
تب میں نے اندر آسن پایا ہے۔ اس چتر بھج نے کس پُن کے پرتاپ سے اندر
آسن پایا ہے۔ تب میں نے ہنس کر کہا۔ اس نے ایک بڑا گپت دھرم کیا ہے جس کو
میں جانتا ہوں اور تم بھی جانتے ہوں۔ اے اندر اس نے شریمد بھگود گیتا کے
اٹھارویں ادھیائے کا پاٹھ کیا ہے پھر اس نے بھوگوں کے کرنے کی خواہش من میں
کی تھی۔ جب اس نے جسم چھوڑا' تب میں نے پرکھدوں کو حکم دیا کہ اسکو لے جاکر
اندر آسن پر بٹھلاؤ۔ تاکہ یہ اندر پوری کا راج کرے۔ تم جاکر بھوگوں کی سامگری
اس کے لئے اکھٹی کرو۔ جب اسکی بھوگوں کی منشا پوری ہوجائیگی تو میں اسکو
ویکنٹھ باسی کردونگا۔ یہ بات سنکر راجہ اندر بھگوان شری نارائن کو ڈنڈوت کرکے
انکے حکم سے اندر پوری آیا۔ بھوگوں کی سامگری اس چتر بھج کو اکھٹی کردی۔
اور کہا تم آنند سے بھوگ کرو۔ اے لکشمی! یہ شریمد بھگود گیتا کے اٹھارویں
ادھیائے کا پھل ہے جو تم نے سنا۔

اسطرح شریمد بھگود گیتا کے اٹھارویں ادھیائے کا مہاتم سمپات ہوا۔

مترجم : راجہ رام داس
کِشور لاکھا

پروفینگ : لو.جی
کِشور لاکھا

سنسکرت : رامانندا داس

کمپیوٹر کمپوزنگ : کِشور لاکھا

تعاوَن : سناتن داس

پرنٹنگ : بھکتی ویدانت بُک ٹرسٹ
جوہو، ممبئی - 400 049

ملنے کا پتہ : سناتن داس (پریچینگ انچارج)

(1) ہری مندر، مسافر خانہ، نذد سکھی پیر تھانہ، حیدر آباد، سندھ۔

(2) شری شری رادھا مدھن موہن مندر
مُرادواہن روڈ، ہندو کمپاؤنڈ روڈ، لاڑخانہ، سندھ۔

(3) شری شری رادھا پرتھاسارتھی مندر
ہیتھیاں، بہولپور، پنجاب۔